براہوئی گرائمر

لیفٹیننٹ آر لیچ

ترجمہ

غلام مصطفیٰ سولنگی

براہوئی اکیڈمی (رجسٹرڈ) پاکستان، کوئٹہ

براہوئی گرامر

لیفٹننٹ. آر لیچ

ترجمہ :-

غلام مصطفیٰ سولنگی

مقدمہ، تصحیح، حاشیہ و حوالہ :-

نذیر احمد شاکر براہوئی

براہوئی اکیڈمی (رجسٹرڈ) پاکستان، کوئٹہ

کتاب	براہوئی گرامر
مصنف	لیفٹننٹ۔ آر لیچ
ترجمہ	غلام مصطفیٰ سولنگی
مقدمہ، تصحیح، اضافہ وحاشیہ	نذیر احمد شاکر براہوئی
اشاعت اول	2001ء
تعداد	500
قیمت	100
کمپوزر	شاہین بارانزئی
پرنٹر	یونائیٹڈ پریس، زونکی رام روڈ، کوئٹہ
ناشر	براہوئی اکیڈمی (رجسٹرڈ) پاکستان، کوئٹہ

فہرست

انتساب :

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی

کے نام

بلوچستان کے عظیم فرزند پاکستان کے علمی، ادبی، تحقیقی کہکشاں کے ایک روشن ستارہ براہوئی، اردو اور انگریزی زبانوں کے عظیم اسکالر۔ براہوئی زبان میں بلوچستان کے اولین ڈاکٹر۔ جن کی تحقیق نے علم و ادب کے لئے نئے دروازے کھول دیئے۔ براہوئی۔ اردو کے تقابلی مطالعہ پر نہایت عمیق اور دقیق ریسرچ مکمل کرکے براہوئی زبان کی فوقیت ثابت کی۔

براہوئی زبان پر بلوچستان کے اولین براہوئی فرزند نہایت خلوص اور جوش و ولولہ کے ساتھ براہوئی زبان میں اور براہوئی کے متعلق اردو انگریزی میں متعدد کتابیں مکمل کیں۔

نیز تاریخ اسلام پر بھی انہوں نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی جو مکران میں مسلمانوں کی آمد حالات و واقعات پر محیط ہے۔ بلوچستان کے اس گوہر نایاب، اس وقت عدلیہ میں بھی ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اور بطور جج بھی اپنے قابلیت و لیاقت کا لوہا منوالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے زورِ قلم میں مزید اضافہ کرے۔

اپنی طرف سے

لیفٹننٹ۔ آر لیچ، ہنری پوٹنگر کے بعد بلوچستان آکر براہوئی زبان سیکھی اور مکمل براہوئی گرامر ۱۸۳۸ء میں مقالے کی صورت میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں شائع کروائی۔ اور دوبارہ یہ ۱۹۰۰ء میں لاہور سے کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ انہوں نے پہلی مرتبہ براہوئی گرامر کے تکمیل کے علاوہ پہلی براہوئی لوک کہانی، اور پہلی براہوئی لوک گیتوں پر تحقیق کی۔ اُن کا یہ احسان براہوئی عوام پر تاقیامت رہے گا۔

سندھ کے نوجوان محقق، ادیب، دانشور اور مترجم غلام مصطفیٰ سولنگی کا نام سندھی ادب میں ایک بڑی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اور ابھی اس نے لیفٹننٹ آر۔ لیچ کے کتاب "براہوئی گرامر" کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ نہایت صاف، سلیس اور شستہ کیا ہے۔ جو براہوئی عوام پر ایک احسان ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی اسی خلوص اور جذبے کے تحت براہوئی زبان و ادب

کی خدمت کرتے رہیں گے۔

نیز براہوئی زبان کے مایہ ناز اسکالر سندھ کے عظیم فرزند نذیر احمد شاکر براہوئی نے اس کتاب کے مقدمہ، حوالات، حواشی لکھے ہیں اور اس کی تصحیح کی ہیں، جو کتاب کی اہمیت اور افادیت کو نمایاں کرتی ہیں۔ نذیر احمد شاکر براہوئی کی لسانیات اور تاریخ میں خدمات براہوئی زبان کے متعلق یقیناً سنگ میل ثابت ہوں گی۔

ایم صلاح الدین مینگل
(ایڈووکیٹ)
صدر براہوئی اکیڈمی (رجسٹرڈ) پاکستان، کوئٹہ

مقدمہ

لیفٹننٹ۔ آر. لیچ : زندگی اور ادبی کارنامے

انگریز کسی ملک پر قبضہ کرنے سے قبل تجارت اور سفارت کے بہانے سے اپنے ایجنٹ، اُن ممالک میں روانہ کرتے تھے۔ جو ان ممالک اور ریاست کے بارے میں معلومات اکھٹی کر کے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کونسل کو بھیجتے تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی ان ایجنٹوں کے رپورٹوں کو سامنے رکھتے ہوئے، ان پر عمل کرنے کیلئے عملی اقدامات اٹھاتی تھی۔ ان ایجنٹوں میں جنھوں نے بڑا نام پیدا کیا،ان کے مختصراً نام کچھ یوں ہیں :۔

۱۔ کیپٹن کک، ۲۔ ناتھن کرو، ۳ کیپٹن ڈیوڈسن، ۴۔ ہیزی پاٹنجر، ۵۔ جیمس لوئس بمعروف چارلس میسن، ۶۔ آرتھر کولونی، ۷۔ الیگزنڈر برنس، ۸۔ کیپٹن ای۔ بی ایسٹوک، ۹۔ ہیزی والٹر بیلیو، ۱۰۔ سر جان مالکوم ۱۱۔ اور لیفٹننٹ رابرٹ لیچ بعمروف آر لیچ۔

لیفٹننٹ لیچ فن تعمیر کا بہت بڑا ماہر انجنیئر تھا۔ اس نے اس شعبے

میں نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ اس کا پتہ ہمیں پہلی بار الیگزنڈر برنس کے کابل کے سفر نامہ میں ملتا ہے۔ جب گورنر جنرل ہند لارڈ آکلینڈ (۱۷۸۴ء۔ ۱۸۵۹ء) نے اواخر نومبر ۱۸۳۶ء کو جغرافیائی اور دریائی تجارت کی تحقیقات کیلئے برنس کی سرکردگی میں ایک وفد مقرر کیا، جس کے اراکین میں لیفٹننٹ آر۔ لیچ انجنیر کا لشکر بمبئی، لیفٹننٹ جان ووڈ بحریہ ہند کا ایک عہدیدار اور ڈاکٹر پرسیول تھے۔ الگزنڈر برنس، کابل کے سفرنامہ میں اس وفد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

„سال ۱۸۳۶ء میں نومبر کے اواخر میں ہندوستان کے گورنر جنرل ارل آف آکلینڈ نے مجھے کابل کیلئے سفارت لے جانے کی ہدایات دیں۔ لیفٹننٹ (اب میجر) رابرٹ لیچ، جس کا تعلق بمبئی انجنرز سے تھا، انڈین نیوی کے لیفٹننٹ جان ووڈ اور پرسیول، بی لارڈ اسکائر، ایم، بی بھی اس سفارت کے وفد میں شامل کیئے گئے،،۔(۱)

بظاہر یہ وفد سندھ کی اراضی اور بحری تجارت کی تحقیقات

(۱) Alexander, Burnes "Travels into Bokhara" Sindhi Translated by, Atta Muhammad Bhambro, Sindhica Academy , 1998, p. 213.

کیلئے، اور شمالی ہندوستان، افغانستان، بخارا اور ایران کی سیاحت کیلئے مقرر کیا گیا تھا لیکن انگریزوں کے اس وفد کے سیاسی مقاصد یہ تھے کہ وہ کابل اور خراسان کے راستوں کا فوجی نقطۂ نظر سے جائزہ لیں۔ ان باتوں کا اقرار الیگزنڈر برنس یوں کرتا ہے کہ :۔

,,دریائے سندھ میں قدم رکھتے ہیں میں نے لیفٹنٹ لیچ اور ووڈ کو ضروری ہدایات دیں۔ لیفٹنٹ کو کہا کہ آپ اس ملک کے فوجی اہمیت والے مقامات اور مکانات کا اچھی طرح سے معائنہ کریں اور اس موضوع سے متعلق تمام معلومات کو قلمبند کریں۔ لیفٹنٹ ووڈ کو سندھ کے وہکروں (چھوڑوں) کے بارے میں تحقیقات کیلئے کہا۔ دونوں کو سختی سے تاکید کی کہ جو کام ان کو سونپا گیا ہے وہ ان کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات اکھٹی کریں،،۔(۱)

چنانچہ یہ وفد ۱۸۳۶ء کے اواخر میں شکار پور (سندھ) پہنچا۔ سندھیوں کا انگریزوں سے اجنبیت کا یہ عالم تھا کہ شکار پور کے لوگ ٹھٹ کے ٹھٹ ان کو دیکھنے کیلئے آئے تھے۔ برنس اپنے خیمے سے باہر نکل کر ازراہ تمسخر اُن سے کہتا کہ آؤ آؤ، ہماری دُم اور سینگوں کو دیکھو لوگ اس کی اس بات پر بہت ہنستے تھے، اور بعض اس سے کہتے کہ

---

(۱) Alexander, Burnes, 0p.cit. p. 213.

واقعی تمہاری دُم اتنی لمبی ہے کہ انگلستان تک پہنچتی ہے اور تمہارے سینگ اتنے دراز ہیں کہ وہ خراسان سے جا ملیں گے۔ وہ خود بھی لوگوں کی ان باتوں پر ہنستا تھا،،۔(۱)

۱۶ مارچ ۱۸۳۷ء میں جب یہ وفد خیر پور پہنچا، تو وہاں پہلے سے ہی خان آف قلات خان محراب خان براہوئی کا ایک سفارتی وفد موجود تھا۔ برنس نے اس براہوئی وفد کی توسط سے کچھی کے نائب میر حسن براہوئی اور قلات کے خان، محراب خان براہوئی سے رابطہ رکھنے کی کوشش کی۔ برنس اپنے سفرنامہ میں رقمطراز ہیں، کہ :۔

,,جس زمانے میں ہم خیر پور میں مقیم تھے، تو قلات کے براہوئی حاکم کا ایک وفد بھی آیا ہوا تھا۔ وفد کے توسط سے قلات کے حکمران محراب خان سے رابطہ رکھنے کی کوشش کی اور اس کا بیٹا جو اس وقت گندھاوا میں مقیم تھا، اس سے تعلق بڑھایا۔ اس وفد نے ہم سے پکا وعدہ کیا کہ وہ ہماری ہر قسم کی مدد کریں گے۔ غلام نبی نامی ایک وکیل یا نمائندہ نے بھی ہم سے ملاقات کی اور ان لوگوں سے ہم نے اچھی خاصی معلومات حاصل کیں۔ ہم نے ان کو ایشیا کے لباسوں

(۱) اعجاز الحق قدوسی ,,تاریخ سندھ،، (جلد دوم)، لاہور، مرکزی اردو بورڈ، بارسوئم ۱۹۸۵ء، ص، ۶۷۷۔

کی تصویریں دکھائیں، جن کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ رنجیت سنگھ کی تصویر کو دیکھتے ہی، ایک نے چلا کر کہا کہ ,,آپ کوتاہ نظر اور اندھے بھی ہیں، پھر بھی آپ ساری دنیا کو پریشان کر رکھا ہے،،۔اس نے پشاور کے یوسف زئی لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے رنجیدہ ہوکر کہا کہ ,,آپ سکھوں سے ان کا دل کاٹ کر کیوں نہیں الگ کر دیتے،،رنجیت سنگھ کی تصویر اپنے دوسرے ساتھی کو دکھاتے ہوئے کہا کہ ,,اس قد کے چھوٹے کافر کو دیکھو، اس کو قتل کرو، آپ ان کے اتنے قریب ہیں کہ دوبارہ جا نہ سکیں گے، جتنے تم اب اس کے قریب تر ہو،، وہ غصے میں اپنی طاقت کا یہ مظاہرہ کر رہا تھا، لیکن ہمیں اس پر ہنسی آرہی تھی،،(۱)

غرضیکہ چند یوم کے بعد یہ وفد دریائی راستے سے بحری راستے کا جائزہ لیتے ہوئے ڈیرہ جات اور باغبان روانہ ہوگیا اور وہاں سے پشاور کے راستے سے کابل پہنچا اور امیر دوست محمد خان سے ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں میں اس وفد نے کوشش کی کہ شجاع الملک اور رنجیت سنگھ اور امیر دوست محمد خان کے بگڑے ہوئے تعلقات استوار ہوجائیں

(۱) Alexander, Burnes, op.cit. p. 241.

اور طرح طرح کی محبت آمیز باتیں اس سے کیں، لیکن امیر دوست محمد خان نے مطلقاً ان باتوں کی طرف توجہ نہ دی۔ جب انگریزوں کا یہ وفد مایوس ہوگیا، اور انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی دال کسی طرح نہیں گلتی، تو انہوں نے خفیہ طور پر امیر دوست محمد خان خوانین سے مل کر اور انہیں روپے پیسے کا لالچ دے کر اپنی راہیں ہموار کیں اور انہیں جلد ہی اندازہ ہوگیا کہ روپے سے امیر دوست محمد خان کے خوانین اور امراء کابل کو شجاع الملک کیلئے ہموار کیا جاسکتا ہے۔ یہ سارا انتظام کر کے برنس اس وفد کے ساتھ کابل سے براہ پشاور اور لدھیانہ لوٹا(۱) ادھر رابرٹ لیچ اس مشن پر کابل سے قندھار پہنچا اور اس نے اپنے مقاصد کے تحت وہاں کے سرداروں کو اپنے مقاصد کیلئے ہموار کرنا چاہا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ پھر اس نے ان سے مایوس ہوکر امرائے خوانین قندھار کو جنگ زرگری سے ہموار کیا۔ چنانچہ حاجی خان کاکری وغیرہ کو روپے پیسے کالالچ دے کراپنی راہ پر لے آیا۔(۲)

نومبر ۱۸۳۷ء میں روسی وزیر کے کہنے پر ایرانی شہزادہ محمد مرزا نے ایرانی لشکر کے ساتھ ہرات پر دھاوا بول دیا۔ دوست محمد خان جو برنس کے سخت شرائط کی وجہ سے مُنہ موڑ کر روس کے طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور کابل میں مقیم روسی سفیر سے گفت و شنید جاری

(۱) اعجاز الحق قدوسی، حوالہ دیا گیا ہے، ص ۶۷۷۔

(۲) ایضاً = ص ۶۷۸۔

رکھی۔ ادھر گورنر ہند لارڈ آکلینڈ نے ,,روسی خطرہ،، کا بہانہ بنا کر یہ ظاہر کیا کہ روسی فوجیں خیوا اور ہندو کش کے راستوں سے ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اسی لئے کابل میں برطانوی اثر و رسوخ کو مضبوط کرنے کیلئے شجاع الملک جیسے معزول اور نااہل حکمران کو دوبارہ کابل کے تخت پر بٹھانا ضروری ہے۔ (۱) جون ۱۸۳۸ء میں سرولیم میکناٹن کی کوششوں سے شاہ شجاع الملک، رنجیت سنگھ اور انگریزوں کے مابین ایک معاہدہ طے پایا، جو ,,اتحاد ثلاثہ،، کے نام سے مشہور ہوا۔ جس میں یہ طے پایا کہ شاہ شجاع اور انگریز، افغانستان پر حملہ کریں گے اور شاہ شجاع کے اخراجات کیلئے سندھ کے ٹالپروں سے خراج کی بحث کا بہانہ بنا کر طاقت کے زور پر وصول کیا جائیگا۔ ان پیسوں میں سے پندرہ لاکھ روپے رنجیت سنگھ کو دینے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سندھ کے مغربی کناروں کے خطوں کو بھی ان کے حوالے کرنا ہے۔ پہلی اکتوبر ۱۸۳۸ء میں برطانوی سرکار کی اجازت سے گورنر جنرل نے شملہ سے کابل پر حملے کا اعلان کیا۔ (۲) کابل پر حملہ کرنے کیلئے خیبر، گومل درے اور پنجاب سے انگریز زیادہ قریب تھے، لیکن گورنر جنرل، رنجیت

(۱)Angus, Hamilton, "Problem of the Middle east" "Persia and Powers" London, 1909, P. 174

(۲) رحمداد خان مولائی شیدائی، ,,جنت السندھ،، (سندھی)، حیدر آباد، سندھی ادبی بورڈ، ص،۶۹۴۔

سنگھ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے۔ سندھ سے درہ بولان تین ہزار میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اس بیچ میں خوجک جیسے خطرناک لک بھی واقع تھے۔ ان حالتوں میں سندھ اور بلوچستان سے طاقت کے زور پر لشکر کو روانہ کرنے کا یہ مقصد تھا کہ انگریز یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ یہ ممالک انگریزوں کے زیردست ہیں۔ (۱) جب انگریزوں نے یہ طے کیا کہ برطانوی فوج سندھ سے ہوکر قلات ریاست سے گذر کر کابل پر حملہ کرے گی، تو ان ممالک کے حکمرانوں سے اجازت نامہ لینے کی کوششوں میں لگ گئے۔

برنس نے قندھار میں متعین لیفٹنٹ لیچ کو حکم دیا کہ وہ شکار پور واپس چلا جائے اور سندھ میں گورنر جنرل کے ایجنٹ، کرنل پوٹنگر کے احکامات کی پابندی کرے اور فوج کی آمد پر رسد اور دوسری ضروریات کے ذخائر مہیا کرے۔ لیچ، خان قلات کے علاقہ کوئٹہ پہنچا اور پوٹنگر کے کہنے پر خان قلات کے پاس جانے کی تیاری کی۔ خان براہوئی

(۱) Edmund C.Cox, "A short history of Bombay presidency" , Bombay, 1887, p.299. and also see .Dr Adrain Duarte, M.A.D. Litt, "A history of British relations with Sindh- (1613- 1848) 'Sindhi translated by, Atta Muhanmmad Bhambro, Karachi, Sindhica Academy, 1999, pp.247-248.

۷ جنوری ۱۸۳۸ء میں لیچ کا شاندار استقبال کیا۔ اس کے اور خان کے درمیان تحائف کا تبادلہ ہوا، لیکن خان براہوئی، فرنگی کے کچھ باتوں سے رنجیدہ خاطر ہوگیا اور لیچ کے رخصت ہونے پر سکھ کا سانس لیا(۱) لیچ کے پرغرور گفت و شنید کے باعث اس کا خان قلات کے درمیان کوئی مستقل معاہدہ طے نہ ہوسکا۔ لیکن پھر بھی محراب خان نے انگریزی فوجوں کو اپنے علاقے سے گذرنے اور راشن کیلئے اجناس خرید کرنے کی ان کو فراخ دلانہ اجازت دے دی۔ لیچ نے قلات سے میر محراب خان براہوئی کی اجازت حاصل کرکے کچھی کے بنیوں کو انگریزی افواج کیلئے غلہ خرید کرکے جمع کرنے کا حکم دے دیا اور وہاں سے شکار پور پہنچا اور تھوڑے عرصے بعد سر الیگزنڈر برنس بھی آ پہنچا۔ جسے لارڈ آکلینڈ نے امیرانِ خیرپور سے معاہدہ کرنے کیلئے بھیجا تھا(۲)

لیچ کے جانے کے بعد خان محراب خان براہوئی نے اپنے بھائی محمد اعظم خان کو ایک دستہ رسالہ کے ساتھ کوٹرو بھیجا، تاکہ برطانوی افواج کی نقل و حرکت میں کوئی رکاوٹ نہ ہونے دی جائے اور باشندے

---

(۱) چارلس میسن ,,سفر نامہ قلات،، اردو ترجمہ : پروفیسر ایم انور رومان، کوئٹہ ،بے نظیر انٹرپرائیزز، ۱۹۸۶ء، ص، ۹۴۔

(۲) ایضاً، اور دیکھئے میر گل خان نصیر، ,,تاریخ بلوچستان،،(جلد اول) کوئٹہ ،قلات پبلشرز، ۱۹۹۳ء، ص، ۱۲۴۔

سپاہیوں یا اردلیوں کے ساتھ جھگڑا مگڑا نہ کریں۔ وہاں پہنچ کر محمد اعظم کو روپے کی ضرورت پڑی تو اپنی مرضی اور اختیار سے ایک ہندو سے رقم مانگی۔ اس نے انکار کیا تو اس کی جائداد پر قبضہ کر لیا، جس میں غلے کا ایک پارسل بھی تھا۔ ہندو نے سچ یا جھوٹ کا بہانہ بنایا کہ اس نے یہ اناج انگریزوں کیلئے خریدا تھا اور اس کے ساتھیوں نے حسب معمول ایک انفرادی ظلم کو اجتماعی مسئلہ بنایا۔ دکانیں جلادیں اور کاروبار بند کردیا، لیکن فوراً ہی سمجھوتہ کر لیا گیا اور محمد اعظم خان کو چار سو روپے مل گئے اور کاروبار پھر شروع ہوگیا۔ کوٹڑو کے برطانوی مقامی ایجنٹ نے اس مسئلے کو خوب اچھالا اور انگریز افسر اس وقت محراب خان کے خلاف کوئی بھی شکایت سننے کے مشتاق تھے۔ لہٰذا انہوں نے اس مسئلے کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور محمد اعظم خان اپنی رعایا سے زر طلبی کو کچھی میں برطانوی گماشتوں کے جمع کردہ غلہ کی صریح اور ناجائز ضبطی میں ڈھال دیا گیا جو اعظم خان جیسے ناکارہ انسان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ محراب خان نے یہ خبر سنتے ہی اپنے بھائی کو تہدید نامہ لکھا اور آئندہ ایسے ناشائستہ اقدام سے سختی سے منع کیا۔(۱)

لیچ نے سخت لہجہ میں ایک خط خان براہوئی کو لکھا۔ اس کے ساتھ شجاع الملک جو اس وقت شکار پور میں موجود تھے، نے بھی خان

(۱) چارلس میسن،، سفر نامہ قلات،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، ۹۷۔۹۸

کو لکھا کہ شاہنوار خان ہمارے شاہی کیمپ میں حاضر ہے، دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ نے انگریزوں کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا تو آپ کو معزول کر کے شاہنواز خان کو خانِ قلات مقرر کردیا جائے گا۔ (۱) خان قلات نے انگریزوں کے ساتھ اِن نفرتوں اور رنجشوں کو دوستی میں بدلنے کیلئے آخوند محمد حسن کو ۱۰ فروری ۱۸۳۸ء میں بھاگ روانہ کیا اور وہاں اس نے سر ولیم میکناٹن سے ملاقات کی۔ آخوند محمد صدیق اور میر شاہنواز خان نے خان محراب خان براہوئی پر جو الزامات لگائے تھے۔ آخوند محمد حسن نے اُن کی تصدیق کردی اور انگریزوں کو یقین دلایا کہ میر محراب خان ان کا بدترین مخالف ہے اور ان کے برخلاف خطرناک سازشوں کا ایسا جال پھیلا رہا ہے، جس سے بچ کر نکلنا کچھ عرصہ بعد بہت مشکل ہوجائے گا۔ آخوند محمد حسن نے بھی میر شاہنواز خان کو تخت قلات کا جائز وارث بتلایا اور میر محراب خان کے ساتھ اپنی نمک حرامی سے میکناٹن پر یہ ثابت کردیا کہ وہ انگریزوں کا دوست اور خیر خواہ ہے۔ میکناٹن نے آخوند محمد حسن جیسے ذلیل انسان کو جو اپنے بادشاہ، قوم اور وطن کے ساتھ غداری کر رہا تھا، اپنے سینے سے لگا لیا، اسے اپنا دوست سمجھ لیا اور اس پر انعام

(۱) چارلس میسن ,,سفر نامہ قلات،، ص، ۹۵۔ اور دیکھیے، میر گل خان نصیر ,,تاریخ بلوچستان،، (جلد اول) ص، ۱۲۴۔

اکرام کی بارش کردی۔ (۱) آخوند محمد حسن، قلات پہنچ کر محراب خان کو انگریزوں کی ڈراؤنی صورت دکھائی۔ آخوند محمد حسن نے کہا کہ میں انگریزوں کو آپ سے خوش رکھنے کے ہزاروں جتن کئے، لیکن میکناٹن کسی قیمت پر بھی آپ سے دوستانہ معاہدہ کرنے کو تیار نہیں ہوا۔ آخوند محمد حسن نے میر محراب خان کو مشورہ دیا کہ اب انگریزوں کے ساتھ کھلم کھلا دشمنی اور مردانہ وار مقابلہ کرنے کے سوا بچاؤ کی اور کوئی صورت باقی نہیں رہی ہے۔ اور تجویز دی کہ درہ بولان کی ناکہ بندی کرکے انگریزوں کی عام لوٹ مار کا حکم دیا جائے۔ اس نے میر محراب خان کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ اس طرح انگریز پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ لیکن آخوند محمد حسن کی بھڑکانے والی باتوں کا میر محراب خان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ کیونکہ اسے بخوبی معلوم تھا کہ تمام سردار اس سے باغی اور دربار، آخوند محمد حسن جیسے غدار نمک حراموں کے ہاتھوں میں ہے وہ جانتا تھا کہ ان حالات میں انگریزوں کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے وہ خاموش رہا۔ مگر آخوند محمد حسن اسے تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اس نے تمام قبائلی معتبرین اور ان سرداروں کے نام جواب تک میر میر محراب خان کے ساتھ تھے، اس کا حکم حاصل کئے بغیر احکام جاری کردئے کہ، ,,انگریزی فوج اور قافلے کو درہ بولان سے گزرنے نہ دیا جائے۔ علاقہ کچھی اور بولان میں جہاں کہیں انگریزی سپاہ

(۱) میر گل خان نصیر، ,,تاریخ بلوچستان،، (جلد اول)، ص، ۱۲۵۔

ہو اسے لُوٹا جائے، ان کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی جائیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان کو اذیتیں پہنچا کر قتل کر دیا جائے،،۔ آخوند محمد حسن نے ان احکامات پر خان میر محراب خان کی شاہی مُہر بطور وزیر اس کے قبضے میں ہوتی تھی لگا دی اور ان حکم ناموں کو خفیہ قاصدوں کے ذریعے جابجا بھجوادیے۔ ان میں سے بہت سے خطوط دھوکے سے راستے میں پکڑے گئے اور سفیر کو خان کی خباثت کا یقین دلانے کے کام میں لائے گئے، جبکہ اس بے چارے کو اس کا علم تک نہ تھا۔ آخوند محمد حسن کے رفقائے کار، سید محمد شریف اور داؤد محمد مرحوم کے بھائی بھی مسلسل قبائل کو لوٹ مار پر اکساتے رہے اور اپنے کرتوتوں کو بے چارے خان کی کٹر دشمنی سے منسوب کرتے رہے۔ بعد میں یہ سارے خطوط آخوند محمد حسن کے کمرے سے مل گئے اور انگریزوں نے خان براھوئی کو بے قصور ٹھہرایا۔(۱)

سر ولیم میکناٹن ۲ مئی ۱۸۳۹ء میں شالکوٹ پہنچے اور آخری حربوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلیئے کوششیں شروع کیں۔ اس نے الیگزنڈر کو خان محراب خان سے معاہدہ کرنے کیلیئے قلات روانہ کیا۔ اس میں سید محمد شریف بھی تھا جو براھوئی خان کے خلاف سازشوں میں پیش پیش رہا تھا۔ ان کو سفیر پہلے ہی آزما چکا تھا وہ محراب خان کا

(۱) چارلس میسن،،، سفر نامہ قلات،،، ص، ۱۱۵۔ ۱۱۴۔ ۱۱۰۔ اور دیکھئے میر گل خان نصیر،،، تاریخ بلوچستان،،، (جلد اول) ص، ۱۲۶۔ ۱۲۵۔

ملازم تھا تاہم برطانوی حکومت کے مفادات کیلیئے کام کر رہا تھا۔ محراب خان نے برتر کے خواہشات کے مطابق معاہدہ کیا اور وہ اسے لے کر واپس کوئٹہ ہوا اور اپنے منشی موہن لال کو چھوڑ آیا کہ وہ خان کے ساتھ برطانوی کیمپ جائے جہاں خان نے شاہ شجاع اور سفیر وزیر کی تنظیم کیلیئے جانا تھا۔ معاہدہ سید شریف اور اس کے ہمکار نائب آخوند محمد حسن کو نہ بھایا۔ ان دونوں کو سفیر وزیر نے خرید لیا تھا اور ان دونوں کا مقصد خان کو تباہ و برباد کرنا تھا۔ وہ اس معاہدے کو منسوخ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ (۱) ان لوگوں نے سر الیگزنڈر کے کان بھر دیئے کہ چالباز اور مفسد محراب خان اب معاہدہ پر پچھتا رہا ہے اور اس نے اس کا راستہ روکنے کیلیئے کچھ لوگ بھیجے ہیں۔ سر الیگزنڈر نے اس شیطان مجسم ساتھی کی بات پر پورا بھروسہ کیا اور معاہدہ اس کے سپرد کردیا اور دو ہزار روپے بھی دیئے اور خود چھپ کر کوئٹہ روانہ ہوئے۔ وہاں محمد شریف پہلے ہی اپنے بھتیجے حسن شاہ کو سمجھایا کہ اپنے کچھ کارندوں کے ساتھ منگچر کے قریب ہم سے ہی معاہدہ اور پیسے لوٹنا۔ حسن شاہ نے اپنے چچا سے چودہ سو روپے لے کر ان کے حکم کے مطابق کام کر دکھایا۔ (۲) یہی مکار کوئٹہ پہنچ کر برطانوی افسروں کے سامنے گڑگڑائے یہ سارا واقعہ خان براہوئی کے اشارے پر ہوا ہے۔ ادھر خان

---

(۱) چارلس میسن، ,,سفرنامہ قلات،، ص،۹۹۔

(۲) ایضاً، ص،۱۰۱۔۱۰۰۔۹۹۔

قلات کے کان بھر دیئے کہ برتر نے آپ کو بیس ہزار نقد اس لئے دیئے ہیں کہ آپ کوئٹہ پہنچتے ہی گرفتار کیا جاسکے اور آپ کی جگہ شاہنواز خان قلات کے تخت پر بٹھائیں گے۔ خان براہوئی کو ان کے باتوں پر یقین آگیا، خان جو پہلے ہی شکی مزاج تھے۔ برتر ان باتوں کو معلوم کئے بغیر خان براہوئی کو کوئٹہ آنے سے روک دیا اور اپنے برطانوی افسروں کوخان براہوئی سے خط و کتابت کرنے سے بھی منع کیا۔

برطانوی فوج نے شاہ شجاع کیلئے ۷ اپریل ۱۸۳۹ء میں قندھار اور اپریل میں غزنی کو فتح کیا۔ بالآخر ۳ اگست ۱۸۳۹ء میں کابل کو فتح کیا گیا۔ شاہ شجاع فاتحانہ انداز میں کابل میں داخل ہوا۔ کابل فتح کرنے کے بعد شہر کے باہر انگریزوں نے اپنی چھاؤنی بنا کر اس میں اقامت اختیار کی۔ برنس شہر میں سرائے نواب امین الملک میں مقیم ہوا۔ (۱) ۱۷ ستمبر ۱۸۳۹ء میں جنرل تھامس ولشائر کو کابل میں کمانڈر انچیف آرمی آف انڈس کا حکم موصول ہوا کہ واپس ہوتے ہوئے قلات پر قبضہ کرے۔ ۶ اکتوبر ۱۸۳۹ء میں ولشائر، کوئٹہ پہنچے، کوئٹہ میں متعین پولیٹیکل ایجنٹ کپتان بین سے رابطہ کرتے ہوئے حملے کیلئے سارے انتظامات مکمل کیئے۔ اس دوران گورنر جنرل ہند لارڈ آکلینڈ کا حکم بھی موصول ہوا۔ بالآخر ۳ نومبر ۱۸۳۹ء کو میجر جنرل ولشائر، ایک بھاری فوج کے

---

(۱) اعجاز الحق قدوسی ,,تاریخ سندھ،، (جلد دوم)، ص، ۲۸۶۔

ساتھ کوئٹہ سے قلات پر قبضہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے۔ ۵ نومبر ۱۸۳۹ء میں خان محراب خان براہوئی نے انگریزوں کے ساتھ بہادری اور دلیری سے لڑتے ہوئے اپنے وطن پر اپنی جان نچھاور کی۔

ادبی خدمات۔

۱۔ ۱۸۳۹ء میں لیچ نے عبدالنبی پٹھان کو اپنا دیسی ایجنٹ مقرر کر کے قلات سے مکران تک کا سفر کیا۔ اپنے اس سفر کی روئداد ۱۸۴۴ء میں جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں شائع کی۔

۲۔ ۷۔ ۳۔ ۱۸۳۶ء میں برنس کی نگرانی میں کابل مشن کے دوران سندھ میں ٹالپر حکومت کے فوج کے متعلق اور کوائف پر ایک کتاب بعنوان "Report on the Sindhian troops" لکھا جو ۱۸۳۷ء میں شائع ہوئی۔

۳۔ اسی دوران ریاست خیرپور کے گمبٹ اور رانی پور کے صنعتی علاقوں کے متعلق ایک تفصیلی رپوٹ بعنوان "Report of a visit to the manufaturing town of Rani pur, Gambat and Koda" لکھی، جو ۱۸۳۷ء میں شائع ہوئی۔

۴۔ اسی دورے کے دوران سات زبانوں کی لغت ترتیب دی، جو بعنوان "Vocubalaries of the Seven Languages Spoken

"in the Countries, west of the Indus لکھی اور یہ جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں ۱۸۴۳ء میں شائع ہوئی۔

۵۔ قلات کی تاریخ پر ایک مختصر اور اہم کتاب بعنوان ,,قلات کے احمد زئیوں کی مختصر تاریخ،، لکھی، جس کی ٹائپ شدہ کاپی سندھی ادبی بورڈ، سندھ حیدر آباد میں موجود ہے۔

۶۔ ۱۸۳۸ء میں نو زبانوں کی گرامر مع لغت بعنوان "Epitoms of the grammar of the Brahuiky, Balochky, and the Panjabi Languages with vocabulries of the Baraky, the Pashi, the lughmani, the cashgari, the Teerani and the Deer dialects,, لکھی جو جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے جلد ہفتم، صفحات ۵۳۸ تا ۵۵۶ تک کل ۱۹ صفحات پر جون ۱۸۳۸ء میں شائع ہوئی (۱)

---

(۱) راقم الحروف کی یہ تحریر بعنوان ,,لیفٹننٹ۔ آر لیچ،، براہوئی زبان نا اولیکو گرائمرءِ نوشتہ کروکا انگریز،، (لیفٹننٹ۔ آر لیچ براہوئی کا پہلا گرائمر تحریر کرنے والا انگریز)، براہوئی ادبی سوسائٹی کے ادبی و تحقیقی مجلّہ سہ ماہی ,,دے ٹک،، میں جنوری تاجون ۲۰۰۰ء کے پرچے میں شائع ہوا۔ یہاں اس کا اردو ترجمہ کچھ اضافے اور ردوبدل کے ساتھ پڑھنے والوں کیلئے پیش کیا جارہا ہے۔

براہوئی گرامر۔

اہلِ یورپ، پہلے پہل براہوئیوں سے انیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں اس وقت روشناس ہوئے، جب سر ہنری ایف پوٹنگر کی کتاب "Travels in Balochistn and Sindh" (بلوچستان اور سندھ کی سیاحت) لندن سے ۱۸۱۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کے صفحہ ۵۴ پر پوٹنگر نے تحریر کیا ہے کہ، ,,براہوئی زبان اپنے ہمسایہ باشندوں کی زبان سے علیحدہ ہے، جو سننے میں تو پنجابی کی طرح ہے لیکن مسلمہ طور پر اس سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی۔ (۱) اس کے بعد لیفٹننٹ۔ آر لیچ بلوچستان میں اپنی ملازمت کے دوران بالا محولہ براہوئی زبان کی پہلی مبسوط گرامر لکھا، جس کو بعد میں رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز نے ۱۹۰۰ء میں مفیدِ عام پریس سے دوبارہ کتابی صورت میں انیس صفحات پر مشتمل شائع کیا۔(۲)

---

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، ,,براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، لاہور، مرکزی اردو بورڈ ۱۹۸۲ء ص ۷۶۔ اور دیکھئے نور محمد پروانہ، ,,براہوئی زبان پر غیر براہوئیوں کی تحقیقات،، (براہوئی مقالہ)، ,,توشہ،، کوئٹہ، براہوئی اکیڈمی پاکستان، ۱۹۷۷ء ص ۲۰۔

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، ایضاً ص ۷۶۔ اور نور محمد پروانہ ایضاً، ص، ۲۱۔۲۰

جیمس پرنسیپ (James Pirnsep) کا نظریہ۔

لیفٹننٹ۔ آر لیچ کے براہوئی گرامر کے حاشئے میں، رسالہ کے ایڈیٹر جیمس پرنسیپ (James Pirnesp)(۱) نے براہوئی زبان کی حالت کے اختتامیوں (Case endings) کا سنسکرت کی حالت کے اختتامیوں سے تقابلی مطالعہ کر کے براہوئی زبان کو مبہم انداز میں ہند آریائی سے قریب تر بتایا ہے۔ جیمس پرنسیپ لکھتا ہے :۔

"Whatever name be given to them, the Brahuiky inflectoins are evidently nearer to the sanskrit than those of most modern dailects and this militates against the derivation of the tribe from Aleppo. Compare the following:-

---

(۱) جیمس پرنسیپ (۱۷۹۹۔ ۱۸۴۰ء) آئی سی ایس تھے۔ انہوں نے دو لسانی سکوں کی مدد سے خروشتی اور برہمی رسم الخط کو دریافت کیا۔ ان کا نام خاص طور پر برہمی سے متعلق ہے۔ انھون نے ۱۸۳۷ء میں برہمی کے پورے حروف تہجی لکھ دیئے۔ انہوں نے فیروز شاہ کوٹلہ دلی میں اشوک کی لاٹ کی تحریر کو پڑھ کر پالی زبان بھی دریافت کی۔

Sanskrit	Brahuiki
Nominative= sanskrit, ah persian ah,	sans: a, pers: ā
Instrumentive= ena	ene
objective = ā ya (ne for nouns ini)	ni (huli ne from huli)
Ablative = āt (changeable to ah, and c)	āu and āt
Genitive = nan (for nouns ini)	nā as huli, huli nā
Locative = e, i, or tah	at, ti

The accusative or second case alone seems wanting, being supplied by the dative or, properly, objective case the plural can not so easily be Traced unless we suppose dh to be changed to t (1)

(1)Lieut R. Leech, "Epitome of the grammar of the Brahuiky, the Balochky and the Panjabi (دیکھئے صفحہ نمبر ۲۶ پر) languages with vocabularies of

ترجمہ :۔ "ان کو کوئی سا بھی نام دیا جائے مگر براہوئی کے گردان (Inflections) نہایت جدید زبانوں کے گردانوں کے مقابل سنسکرت سے زیادہ قریب ہیں۔ یہ دعویٰ براہوئی قبیلے کے ALEPPO سے زیادہ بالکل برعکس ہے۔درج میں موازنہ کرتے ہیں :۔

سنسکرت

حالت فاعلی۔ سنسکرت اہ ،فارسی آہ

حالت اوزاری۔ اینہ

حالت مفعولی۔ اَیہ (اسم اِن اِ سے نے)

حالت جری۔ آٹ (آن اور اے کے طور پر قابل تبدیلی)

حالت اضافی۔ نہہ (اسم اِن اِ کیلیئے)

حالت مکانی۔ اے، اِیا تہہ

براہوئی

حالت فاعلی۔ سنسکرت اُ، فارسی آ۔

حالت اوزاری۔ اینے

حالت مفعولی۔ نی (ہُلی نے سے ہلی)

the Baraky, the Pashi, the Cashgari,the Teerahai and the deer deilects" Joural the Asiatic society of Bengal, vo vii: Juen 1838, p 539.

حالت جری۔ آن اور آٹ۔

حالت اضافی۔ نا بطور ئی، ئی نا

حالت مکانی۔ اٹ، ٹی

مفعول (Accusative) یا دوسری حالت (Second case) بہت خالی خالی معلوم ہوتے ہیں اور مفعول (objectve) کو مفعول ثانی (dative) کی مدد بھی حاصل ہے۔ عدد جمع کو باآسانی سمجھایا نہیں جاسکتا، جب تک ,,بھ،، کو ,,ت،، میں تبدیل نہ کیا جائے،،۔

جیمس پرنیسپ نے براہوئی زبان کی حالت کے اختتامیوں (case endings) کا سنسکرت کی حالت کے اختتامیوں کے ساتھ سطحی تقابلی مطالعہ کرکے یہ غلط اندازہ لگایا کہ براہوئی زبان ہند آریائی سے قریب ہے، کیونکہ اس نے جو سنسکرت کی حالت کے اختتامیے دیئے ہیں، وہ یہ ہیں۔

اِ، اینہ ، آیہ، آٹ، نہہ، اے اِ، تہہ۔

مگر اس کے برعکس بشپ کالڈویل نے دراوڑی زبانوں کا آریائی زبانوں کے ساتھ تقابل کرکے، سنسکرت کے درج ذیل حالت کے اختتامیے دیئے ہیں، جو جیمس پرنیسپ کے دیئے گئے حالت کے اختتامیوں سے بالکل مختلف اور الگ ہیں۔

ام، م۔ن اَہ، اس، اِن۔(۱)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیمس پرنیسپ کے بتائے ہوئے سنسکرت کے حالت کے اختتامیے غلط ہیں۔ اس کے ساتھ جیمس پرنیسپ نے براہوئی زبان کے جو حالت اختتامیے دیئے ہیں وہ یہ ہیں۔

اَ۔ آ، اینے ، نی ، آن ، آٹ، نا، اٹ، ٹی۔

ان میں سے Ablative Locative اور Genitive کے علاوہ اور کوئی بھی حالت کے اختتامیے براہوئی زبان میں مروج نہیں، بلکہ اس کے برعکس براہوئی زبان میں درج ذیل حالت کے اختتامیے مروج ہیں۔ جو یہ ہیں۔

ای، اٹ، نے، آن، نا، ٹی، آءِ۔ (۲)

اور یہ سب کے سب براہوئی کے حالت کے اختتامیے دروا‌ڑی الاصل ہیں۔(۳)

(۱)R.Robert. Caldwell, "A Comparative grammar of the Dravidian or South Indian family oflanguages, "Third edition,revised and edited by the Rev, J.L, wyat, new Delhi, 1974, pp. 225,274, 285, 294, 287, 277.

(۲)D. Bray, "The Brahui Language" vol:1, rebrInt, Quetta, Brahui Academy, 1977, p. 76.

(۳)D. Caldwell, op. cit, pp. 272, 274, 275, 286,292, 304, 285, 275, and also see D. Bray, op. cit, pp. 10. 11, 12, 14, and also see george Shirt, (دیکھئے صفحہ نمبر ۲۹ پر)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیمس پرنیسپ نے براہوئی کے غلط حالت کے اختتامیوں کا سنسکرت کے غلط حالت کے اختتامیوں سے تقابلی مطالعہ کر کے غلط اندازہ لگایا تھا۔ بیس سال پہلے ایم، بی، ایمینو نے بھی جیمس پرنیسپ کے اس نظریہ کورد کر چکے ہیں۔ وہ تحریر کرتا ہے کہ :۔

The editor, James prinesp, made the unfortunate gues that Brahui is Indo- Aryan, basing it on a Superficial comparison of the Brahui and Sanskrit case- endings (1)

ترجمہ :۔ ,,ایڈیٹر جیمس پرنسیپ نے براہوئی اور سنسکرت کے حالت کے اختتامیوں کا سطحی تقابلی جائزہ لیتے ہوئے یہ غلط اندازہ لگایا ہے، کہ براہوئی، ہند آریائی زبان ہے،،۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ جیمس پرنسیپ کا یہ نظریہ کہ براہوئی ہند آریائی ہے، غلط اور بے بنیاد ہے۔

"Traces of a Dravidian element in Sindhi" The Indian Antiquary, vol: ii, December, 1878, p. 294.

لیچ کے گرامر کا لسانیاتی و تنقیدی جائزہ۔

ا۔ لیچ کے رومن رسم الخط کا جائزہ۔

لیچ نے براہوئی زبان کے جملوں اور الفاظ کو رومن رسم الخط میں تحریر کرنے کے لئے جو رومن رسم الخط اختیار کیا، اس کو صحیح طریقے سے سمجھنے کیلئے ہم نیچے براہوئی الفابیٹ کے سامنے لیچ کے رومن رسم الخط کے الفابیٹ دے رہے ہیں۔ اس سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ لیچ نے براہوئی اُلف۔ ب کیلئے کون سے رومن الف۔ ب مقرر کیا، کا پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً :۔

(a)

ا۔	a	جیسے	Arwat	اَروَت
ب۔	B,b	=	Burzā	برزا
		=	Dhaḍbo	دھڑبو
بھ۔		=	...	...
پ۔	p	=	pāṭ	پاٹ
پھ۔	ph	=	phulo	پُھلو
ت۔	T,t	=	Tanāb	تناب
تھ۔	th	=	Math	مَتھ

ٹ	t	=	Detik	دے ٹک
ٹھ		جیسے	...	...
ث	s	=	...	...
ج	J,j	=	joḍ	جوڑ
جھ	jh	=	...	...
چ	ch	=	chālav	چلو
چھ		=	...	...
ح	h	=	Hardey	ہردے
خ	kh	=	Khall	خل
د	D, d	=	dey	دے
دھ	dh	=	Gudh	گدھ
ڈ		=	Baḍ kes	بڈ کیس
ڈھ		=	...	...
ذ	z	=	....	...
ر	R, r	=	Rāst	راست
رھ		=	...	...
ڑ	d	=	Khaḍ	خڑ
ڑھ	dh	=	weḍhkar	ویڑھ کر
ژ	Z,s	=	Zaghm	زغم

باز	Bas			
ہژدہ	hazdha	=	z	ژ۔
سکھا	sekha	جیسے	s	س۔
شال	shal	=	sh	ش۔
قوص	kus	=	s	ص۔
صوف	suf			
...	...	=	z	ض۔
طوق	touk	=	T, t	ط۔
...	...	=	z	ظ۔
شروع	shurū	=	a, ū	ع۔
نرغونچ	narghoonch	=	gh	غ۔
شفتالو	shaftalu	=	F, f	ف۔
چہ وقت	chiwakt	=	k	ق۔
ککڑ	kukuḍ	=	k	ک
جکھ	jakha	=	kh	کھ۔
گُڈا	guḍa	=	g	گ۔
لما	Lumma	=	L, ll	ل۔
مولؕ	molt	=	lh,lt	لؕ
...	...	=	lh	لھ۔

م۔	M,m	=	musti	مستی
مھ۔	...		...	...
ن۔	N,n	جیسے	nok	نوک
نھ۔	...		...	...
و۔	o,v,w	=	Bootav	بوٹو
			shorah	شورہ
			gwan	گئن
ہ۔	h	=	harde	ہردے
ی۔	y,i	=	tawiz	تاویز
		=	Khyal	خیال
ے۔	i, e	=	padink	پادینک

(b) براہوئی۔ حروف علت (مصوتے)

اَ	a	Halma	ہلمہ
آ	ā	Langār	لنگار
اِ	I, i	Ispedār	اسپیدار
ای	Eu	Eulum	ایلم
اُ	u	Gulum	گلم
او	ū	Tūt	توت
اِی	e	Chatebo	چٹیبو

ای	e	Kheri	خیری
او	wa	Khwash	خوش
اَو	ou	Touk\ pishkou	طوق / پشکو

(c) حروف جر ,,آ،، بمعنی ,,پر،، کی جگہ ,,یا،، کا استعمال:

براہوئی زبان کے ماسوائے جہالاوانی محاورہ (Jhalawani Dailect) (ا) کے دوسرے محاوروں میں ,,آ،، حروف جر کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: کنے آ۔ مجھ پر، میز آ، میز پر، لیچ نے جتنے بھی الفاظ لکھے ہیں، اُن کو عام حالت (Oblique case) میں لکھتے وقت ,,یا،، حروف جر استعمال کیا ہے، جو جہالاوانی محاورہ کی مثالیں ہیں۔ مثلاً :۔

ہُلی یا۔ گھوڑے پر

کنے یا۔ مجھ پر

(d) حروف جر ,,آن،، بمعنی ,,سے،، کی جگہ ,,یان،، کا استعمال:

لیچ کے ,,آن،، کی جگہ ,,یان،، کا استعمال بھی جہالاوانی محاورہ کی مثال ہے۔ مثلاً :۔

عام محاورے		جہالاوانی محاورہ	
تینے آن	خود سے	تینے یان	خود سے
میرتے آن	میروں سے	میرتے یان	میروں سے

(e) حروف اضافت واحد ,,نا،، بمعنی ,,کا،، کی جگہ ,,نے،، کا استعمال:

(ا) لسانیات کے مطابق Dailect کو ,,محاورہ،، اور Accent کو ,,لہجہ،، کہا جاتا ہے۔

براہوئی زبان کے سارا وانی محاورہ میں ,,نا،، کو ,,نے،، میں تبدیل کیا جاتا ہے اور قلاتی محاورہ میں بھی یہ عمل دُھرلیا جاتا ہے۔ مثلاً۔

سارا وانی اور قلاتی محاورے	عام محاورے
ایلمک نے۔ آپ کے بھائی	ایلمک نا۔ آپ کے بھائی
ہمراہ نے۔ آپ کے دوست،یار	ہمرا نا۔ آپ کے دوست،یار

(f) ضمیر واحد غائب ,,او،، بمعنی ,,وہ،، کی جاگہ ,,اود،، کا استعمال :

آج سے ڈیڑھ سو برس ضمیر واحد غائب کیلئے ,,اود،، کا استعمال کیا جاتا تھا لیکن موجودہ دور میں ,,اود،، کا ,,د،، متروک ہو کر ,,او،، بنا ہے، کہیں کہیں براہوئی بولنے والے ,,اود،، بھی بولتے ہیں۔

(g) ضمیر اشارہ واحد ,,دا،، بمعنی ,,یہ،، کیلئے ,,داد،، کا استعمال :

اب براہوئی زبان کے سارے محاوروں میں ,,داد،، بمعنی ,,یہ،، استعمال کیا جاتا ہے۔ ,,داد،، اب متروک ہو گیا ہے۔

(h) فعل ,,ایتنگ،، بمعنی ,,دینا،، کی جگہ ,,ییتنگ،، کا استعمال :

لیچ نے غلطی سے ,,ایتنگ،، کے پہلے ,,الف،، کو ,,ی،، میں تبدیل کیا ہے۔ براہوئی زبان کے سارے محاورں میں ,,ایتنگ،، یا ,,ہیتنگ،، بولا جاتا ہے، یعنی ,,ا،، اور ,,ہ،، آپس میں بدل جاتے ہیں، لیکن ,,ی،، کہیں بھی بولا نہیں جاتا

(i) براہوئی زبان کے رخشانی یا نوشکوی محاورہ میں ہر لفظ کے آخری مصمتے کو غیر متحرک بنایا جاتا ہے۔ لیچ نے ایسے بہت سے الفاظ دیئے ہیں، جو رخشانی یانوشکوی محاورہ کی مثالیں ہیں۔ مثلاً :۔

عام محاورہ		نوشکوی یا رخشانی محاورہ
سَلِہ	رک جا	سَل
بَش مَہ	کھڑے ہو جا،اُٹھو	بش مہ
تاتہَ	چچی	تات
خُواجہَ	جناب	خواج
سِلہ	دھوؤ	سِل
زائیفہَ	عورت،بیوی	زائیف
باوہَ	باپ	باوّ

(j) رخشانی محاورہ میں الفاظ کے آخری مصمتے کے مصوتہ کو طویل کیا جاتا ہے۔ لیچ نے کچھ ایسے الفاظ دیئے ہیں جو رخشانی محاورہ کی مثالیں ہیں۔ مثلاً۔

عام محاورہ		رخشانی یانوشکوی محاورہ
لُمہَ	ماں	لُما
کَتہَ	کرو	کتا

(k) <u>فعل ,,ایتنگ،، بمعنی ,,دینا،، کے ,,الف،، کی جگہ ,,و،، کا استعمال:</u>

براہوئی زبان کے کسی بھی محاورے میں اب ,ویتنگ، بولا نہیں جاتا، لیکن ,اوے، جھالاوانی محاورہ میں ,نفی، کے مفہوم میں بولا جاتا ہے۔

ایتے آن	اُن میں سے	ویتے آن
ایتے	اُن کو	ویتے

لیچ کے گرامر کا تنقیدی جائزہ۔

لیچ کے گرامر کا مطالعہ کرنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ، انہوں نے براہوئی الفاظ اور جملوں کو صحیح نمونے میں لکھتے وقت محتاط رویہ اختیار نہیں کیا ہے۔ اس لئے اس گرامر میں براہوئی زبان کے جملے اور الفاظ غلط تحریری صورت میں ملتے ہیں۔ ہم یہاں لیچ کے اہم غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ایک وہ براہوئی الفاظ جن کے معنی غلط دیئے ہیں۔ اور دوسرے براہوئی کے وہ الفاظ جو غلط تحریر کئے ہیں۔

(a) <u>وہ الفاظ جن کے معنی غلط دیئے گئے ہیں۔ مثلاً۔</u>

اُلفاظ	صحیح معنی	لیچ کے دیے ہوئے معنی
مُستی	آگے	قریب
خُڑک	قریب	دوسرے طرف
ہنُدُن	ایسے، ایسا	ہاں
قُوص	قمیص	کوٹ
خیری	اونی چادر	ناڑہ، کمربند
با	منہ	ہونٹ
تَخرین	کڑوا	ترش
تُرند	تیز طبیعت	ترش (زیادہ نمک والا سالن)
سُم	گولی	تیر

الفاظ	صحیح معنی	پرچے کے دیئے ہوئے معنی
گنڈو	چھوٹا (لمبائی میں)	خراب
کٹ	چارپائی	بسترہ
ڈغار	زمین	میدان
پاٹ	لکڑی	ڈنڈا
موڵ	دھواں	دودھ (Milk)
گنڈ	چھوٹا (لمبائی میں)	لمبا
مُرغُن	لمبا	چھوٹا
گُد	عورت کے سر کی چادر	کپڑے
تخِ	رکھو	جگہ
ملمہَ کہَ	دوڑو	بھاگ جانا
گلم کر	گھونٹ لے لو	چوسنا

(b) <u>وہ الفاظ جو غلط تحریر کیے گئے ہیں۔</u>

صحیح الفاظ	معنی	پرچے کے دیے ہوئے الفاظ
ہِن	سنو	ہِفی
ہِدرغ	توڑو	پرخ
سہلہ	دھوؤ	لِل
ہُورغ	روؤ	ہارغ
بَش مَبو	اٹھو (جمع)	بش مُو

گُد	عورت کے سر کی چادر	قدھ
نُت	آٹا	نُتھ
دُروغ	جھوٹ	دَرَغ
بَش مُرک	اٹھو	بتھ مرک
کاٹُم	سر	کاٹمب
صَندل	میز	صندبے
تَـہـٹی	اندر	فبہٹی
ہرانگ	جدھر	ہرانک
دُراخ نُس	اچھے ہیں	دُرخُس
دَمدریئگوٹ	نہیں تھکا	دم دتدوٹ
اَینو	آج	اَمُو
نَت	پیر	نَتھ
خولُم	گندم	خوُلم

لیچ کے براہوئی گرامر میں ان اہم غلطیوں کو دیکھتے ہوئے ایم، بی، ایمینیو اپنی رائے یوں پیش کرتے ہیں۔

The qualityof the material is not high, and the quantity is fairly small. (1)

---

(۱)M.B. Esmeneau, Brahui and (دیکھئے صفحہ نمبر ۴۰ پر)

ترجمہ :۔ ,,مذکورہ بالا مقالے (لیچ کے گرامر) میں شامل مواد نہ تو کسی اونچے معیار کا ہے اور نہ ہی اس کی مقدار کوئی زیادہ ہے،،۔

iii۔ لیچ کے گرامر میں براہوئی لوک گیت اور لوک کہانیوں کا تحقیقی مطالعہ اور تجزیہ

لیچ نے براہوئی گرامر کے آخر میں دو لوک گیت اور دو لوک کہانیاں شامل کیں ہیں۔ ہم یہاں ذیل میں ہر ایک پر مختصراً تحقیقی نگاہ ڈالتے ہیں۔

(a) پہلا لوک گیت۔

لیچ نے براہوئی گرامر میں جو پہلا ,,لوگ گیت،، دیا ہے وہ یہ ہے۔

گُوری مَریوُاومارُو نعل(۱)　　اے کمبن لعل ناب صدقے تیرے

(بقیہ) Dravidian Comparative grammar" Berkely University of California press, 1962, p. 2.

(۱) اس براہوئی لوک گیت کا ترجمہ ہم نے ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی کا کیاہوا ہے۔ لیچ نے اس کا ترجمہ "He, I will move as a censer a round thee, my precious little ruby" یعنی''نوجوان! میں تمہارے چاروں طرف احاطہ بنادوں گا او میرے چھوٹے سے قیمتی یاقوت!،،کیا ہے۔

نیتو بریو اُ چُنکا جُوان(۱)　　اے نوخیز آؤں ساتھ تیرے

پاسَ بَفیسہَ اُ چُنکا وَرنا(۲)　　وعدہ دینا لیکن وفا نہیں اے نوخیز ناب

تیس تفیس اُ چُنکا وَرنا(۳)　　وعدہ دینا لیکن وفا نہیں اے نوخیز جوان

بامباءِ سَلپ اُو گُل ءِ لالہ(۴)　　بالا بام ایستادہ نہ ہو گل لالہ

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ۔ "She, I will come with thee, oh fair and loved youth" یعنی لڑکی: میں تمہارے ساتھ چلوں گی او پیارے اور خوبرو جوان!،، کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ:۔ "You say yes, but perhaps you won,t come, my precious little ruby," یعنی "نوجوان۔ تم یہاں تو کہتی ہو مگر تم آؤ گی نہیں او میرے چھوٹے سے قیمتی یاقوت!، کیا ہے۔

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے "تیسہ تفیسہ،، یعنی "دو گے یا نہیں دو گے" کے الفاظ کو **حذف** کرکے، ان کی جگہ "بریسہ بفیسہ،، یعنی "آؤ گی یا نہیں آؤ گی،" کے الفاظ درج کیے ہیں۔ لیچ نے اس کا ترجمہ "He, now you will give, now you won,t give, oh beautiful young maid" یعنی "**نوجوان**، اب تم دو گی، اب تم نہیں دو گی، او خوبصورت نوجوان دوشیزہ،، کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "Don,t stand on the terace, my brightulip" یعنی "ڈھلان پر مت کھڑی ہو میری لالہ،، کیا ہے۔

رندی خنوءِ نے اوچُنکا وَرنا(۱) اے نوخیز جوان کٹنی تمہیں دیکھ لے گی
تینا کروءِ نےاو گل ءِ سوسن(۲) سوسن تجھے ہتھیالے گی

بہت سے براہوئی ادیبوں نے اس لوک گیت کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ مگر باقاعدہ اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اپنی کتاب ,,براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، میں کیا۔ (۳)دوسری بار بھی اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے ہی کیا،جو ,,براہوئی لوک گیت،، کتاب میں شائع ہوئی۔ اور اس کا نام ,,مار و لعل،، رکھا۔ (۴) ہم نے متن میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کا، براہوئی لوک گیت بمعہ اردو ترجمہ دیا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اس لوک گیت میں اور کچھ بولوں کا اضافہ (جو اسے بعد میں جستجو کر کے ملے) دیا ہے، جس سے یہ لوک گیت مکمل ہے۔

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ۔ "The old bawd will see you, oh! beautiful young maid" یعنی"وہ بڑھیا تمہیں لے گی اونوجوان دوشیزہ" کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ۔ "She will make you hers, lovely lily" یعنی اور پھر تمہیں وہ بنائے او پاری سوسن، کیا ہے۔

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ,,براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، لاہور، مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۸۲ء، ص، ۱۷۷۔

(۴) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ، ,,براہوئی لوک گیت،، (اردو ترجمہ کے ساتھ) کوئٹہ، زمرد پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء، ص، ۹۵۔۸۴۔

اس کے برعکس لیچ نے اس کے کچھ بند دیئے ہیں اور وہ نامکمل ہے۔ جسے ہم یہاں مقدمہ میں پڑھنے والوں کیلئے پیش کرتے ہیں۔

(b) دوسرا لوک گیت۔

لیچ نے اس گرامر میں جو دوسرا لوک گیت دیا ہے، وہ یہ ہے۔

اُو زیبو ننے دِیر ایتے (۱) اے حسینہ ہمیں پانی پلادے
نادِیک ہمینو ننے دِیر ایتے (۲) تیرے ہاتھوں کا پانی شیریں ہے ہمیں پانی پلادے
گُودی گِدان نا ننے دیر ایتے (۳) گدان (خیمہ) کی ملکہ ہمیں پانی پلادے

(۱) لیچ کے اصل الفاظ یہ ہیں "اوہ زیبو ننے دیر یتے" (oh zabu nane dir yety) لیچ نے اس کا ترجمہ "oh zabu! give me a littil water" یعنی اوزیبو مجھے تھوڑا پانی تو دیں، کیا ہے۔

(۲) لیچ نے ,ایتے، کی جگہ ,یتے، لکھا ہے اور اس کا ترجمہ "water from those hands must be sweet" یعنی "ان ہاتھوں کا پانی تو میٹھا ہوگا" کیا ہے۔

(۳) لیچ کے اصل بول یوں ہیں "گودی گدانا ننے دیر یتے" (Godi gidannā nane dir yety) لیچ نے اس کا ترجمہ give me a littel water oh mistress of (thy slave,s) house. یعنی "مجھے تھوڑا سا پانی دو، او دوشیزہ اس گھر کی مجھے give me little water,, تھوڑا پانی تو دیں" کیا ہے۔

نادیک پدینو ننے دیرایتے (۱) تیرے ہاتھوں کا پانی خنک ہے ہمیں پانی پلادے

اس لوک گیت کا براہوئی کے بہت سے ادیبوں نے منثور و منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ پہلی بار اس لوک گیت کا اردو ترجمہ عبدالرحمٰن کرد نے اپنے تحقیقی مقالے ,,براہوئی ادب،، میں کیا۔ (۲) دوسری بار اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اپنی کتاب ,,براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، میں کیا۔ (۳) تیسری بار اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے ,,کوئٹہ قلات کے براہوئی،، میں جو دراصل "The

---

(۱) لیچ کے اصل الفاظ یہ ہیں ,,نادیک پھدینو ننے دیر یتے،، (Nadik phudenu nane dir yety) لیچ نے اس کا ترجمہ "Water from those hands must be cool, give me a littil water." یعنی ان ہاتھوں کا پانی تو ٹھنڈا ہوگا، مجھے تھوڑاسا پانی دے دیں، ہم نے ان چار بندوں کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کا ہی دیا ہے۔

(۲) عبدلرحمٰن کرد، ,,براہوئی ادب،، (مقالہ) ,,ثقافت اور ادب وادی بولان میں،، کوئٹہ ،بزم ثقافت،۱۹۶۶ء، ص، ۲۱۴۔

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی ,,براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، حوالہ دیا گیا، ص، ۱۷۸۔۱۷۷۔

"Brahuis of Quetta Qalat region" کتاب کا اردو ترجمہ ہے، جسے انور رومان نے لکھا ہے (۱) چوتھی بار اس کا اردو ترجمہ بعنوان ,,منے دیر ایتے،، یعنی ہمیں پانی پلادے، کے نام سے ڈاکٹر عبد الرحمٰن براہوئی نے اپنی کتاب ,,براہوئی لوک گیت،، میں کیا۔ (۲) جو دراصل، براہوئی زبان میں لکھی ہوئی لوک گیتوں پر مشتمل ,,گواڑخ،، کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔(۳)

یہ بھی یاد رہے کہ لیچ نے اس لوک گیت کے چار بول دیئے ہیں، جو اوپر لکھ آئے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی نے بڑی جستجو اور کاوشوں کے بعد اس لوک گیت کے اور بول بھی دریافت کئے اور یوں اس لوک گیت کو مکمل کر کے ,,گواڑخ،، نامی کتاب میں شامل کیا۔ ہم نے متن میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کا ہی مکمل لوک گیت بمع اردو ترجمہ کے دیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے لیچ کے چار بولوں کے

---

(۱) انور رومان ,,کوئٹہ قلات کے براہوئی،،، اردو ترجمہ، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ، قلات پبلشرز، ۱۹۸۷، ص۸۰۔۷۹۔

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ,,براہوئی لوک گیت،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، ۹۷ تا ۹۸۔

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ,,گواڑخ،، (براہوئی)، کوئٹہ، براہوئی اکیڈمی پاکستان، ۱۹۶۸ء۔

متعلق تحریر کرتا ہے، کہ۔

,,آر لیچ نے ۱۸۳۸ء میں اس لوک گیت کے صرف چار بول تحریر کئے ہیں۔ اب چار بولوں کے علاوہ اس گیت کے دوسرے بول بھی تحریر کئے جاتے ہے جو دستیاب شدہ ہیں۔(۱)

(c) پہلی لوک کہانی۔

لیچ نے براہوئی گرامر کے آخر میں دو لوک کہانیاں تحریر کیں ہیں۔ ان میں سے پہلی، جس کو بغیر عنوان کے تحریر کیا ہے، وہ متن میں ,,پہلی لوک کہانی،، کے سرے میں ,,چار یار،، کے عنوان کے تحت شامل ہے۔

پہلی بار اس لوک کہانی کا اردو ترجمہ انور رومان نے ,,جگ بیتی،، کے نام سے کیا، جو روز نامہ امروز کے دہ سالہ نمبر، مارچ ۱۹۵۸ء میں ص ۱۱۳ تا ۱۱۸ تک شائع ہوا۔ (۲) دوسری بار بھی اسی مترجم نے اس کہانی کو تمثیلی انداز میں اسی عنوان کے تحت ترجمہ کر کے اپنی کتاب

---

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ,,براہوئی لوک گیت،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، ۹۷

(۲) ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ,,براہوئی سے اردو تراجم،، (توضیحی کتابیات) اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء، ص، ۳۸۔

„براہوئی کی لوک کہانیاں،، میں شامل کیا۔ (۱) تیسری بار اس کہانی کو براہوئی زبان کے نامور اسکالر ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی نے نے آزاد اردو ترجمہ کر کے „چار دوست،، کے عنوان سے اپنی کتاب „بروہی لوک کہانیاں،، میں شامل کیا۔ (۲) چوتھی بار بھی ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی نے اس کا مختصراً اردو ترجمہ کر کے اپنی کتاب „براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، میں شامل کیا۔ (۳) پانچویں بار ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کی نے „کوئٹہ قلات کے براہوئی،، کتاب کا اردو ترجمہ کر کے کیا جو دراصل انور رومان کی لکھی ہوئی کتاب "The Brahuis of Quetta Qalat Region" کا اردو ترجمہ ہے۔ (۴) براہوئی زبان کے نامور اسکالر، محقق اور ماہر لسانیات ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں یہ انکشاف کیا ہے کہ اس کہانی کو عوام نے اتنا خوش رکھا کہ

(۱) انور رومان „بروہی کی لوک کہانیاں،، مستونگ، قلات پریس ۱۹۶۵ء ص،۱تا۲۰۔

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی „براہوئی لوک کہانیاں،، اسلام آباد، لوک ورثہ کا قومی ادارہ،۱۹۷۸ء ص،۱۴۳تا۱۴۶۔

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی „براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص،۱۷۹۔۱۷۸۔

(۴) انور رومان „کوئٹہ قلات کے براہوئی،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، ۶۹۔ ۷۰۔

اس کہانی پر اردو فلم بنائی گئی۔ (۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے یہ نہیں لکھا کہ کون سی فلم اور کب ریلز ہوئی تھی۔(۲)

(d)دوسری لوک کہانی۔

لیچ نے اس دوسری براہوئی لوک کہانی کا کوئی نام نہیں رکھا ہے۔ پہلی بار انور رومان نے اس کا اردو ترجمہ کر کے ,,انتقام،، کے نام سے روز نامہ امروز لاہور کے استقلال نمبر ۱۹۵۸ء میں شائع کیا۔(۳) دوسری بار بھی اسی مترجم نے اس کا اردو ترجمہ ,,انتقام،، کے نام سے ترجمہ کر کے اسے تمثیلی انداز میں اپنی کتاب ,,بروہی کی لوک کہانیاں،، میں شائع کیا۔ (۴) تیسری بار ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اس کا اردو ترجمہ ,,ملا منصور،، کے نام سے کر کے اسے اپنی کتاب ,,براہوئی لوک

(۱) ڈاکٹر عبدلرحمٰن براہوئی، ,,براہوئی زبان کا پہلا گرائمر،، (مقالہ براہوئی ,,توشہ،، کوئٹہ، براہوئی اکیڈمی، ۱۹۸۷ء۔

(۲) راقم الحروف نے ۱۸ دسمبر ۲۰۰۰ء کو بروز پیر ڈاکٹر براہوئی سے ٹیلیفون پر بات چیت کی، اس نے کہا کہ اس کہانی پر فلم بنی تھی، مگر فلم کا نام یاد نہیں ہے۔

(۳) ڈاکٹر انعام الحق کوثر ,,براہوئی سے اردو تراجم،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، ۳۸۔

(۴) انور رومان ,,بروہی کی لوک کہانیاں،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، ۲۱ تا ۴۶۔

کہانیاں،، میں شامل کیا۔ (۱) چوتھی بار اس لوک کہانی کو ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے بغیر کسی عنوان کے بہت مختصراً تحریر کرکے اسے اپنی کتاب ,,براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، میں شامل کیا۔ (۲) پانچویں بار ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے ,,کوئٹہ قلات کے براہوئی،، میں اردو ترجمہ کرکے بغیر کسی عنوان کے شامل کیا۔ جو دراصل انور رومان کی کتاب "The Brahuis of Quetta Qalat region" کا اردو ترجمہ ہے۔(۳)

---

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، ,,براہوئی لوک کہانیاں،، حوالہ دیا گیا ہے ص،۱۸۹تا۱۹۳۔ آخری حصہ حذف کیا ہے۔

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، ,,براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص،۱۷۹۔

(۳) انور رومان، ,,کوئٹہ قلات کے براہوئی،، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص،۷۰۔ ۷۱۔

براہوئی گرامر

لیفٹننٹ آر. لیچ

ترجمہ :۔

غلام مصطفیٰ سولنگی

حاشیہ وحوالہ :۔

نذیر احمد شاکر براہوئی

براھوئی زبان ساری قلات ریاست (Khanship of Qalat) (۱) میں بولی جاتی ہے۔ جس کی حدود ہڑند (Haṛṛand) (۲) شال (Shall) (۳) کوکک (Kokak) (۴) کیچ (Kech) (۵) اور گرم سیل (Garam Sel) ضلع سے ملتی ہیں۔ اس زبان کی خط (Handwriting) اور حروف تہجی فارسی ہے۔ ماسوائے دو حروف کے یعنی ل (L) جوکہ دیوناگری (Devnāgāri) کے حروف ōō سے قریب ہے۔ اور دوسرا حروف ت (t) ہے جس کا منہ سے زور دار سانس کے اخراج کے ذریعے تلفظ نکالا جاتا ہے۔ براھوئی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا اصل وطن حلب (Aleppo)

---

(۱) مصنف نے ,خلات، (Khalat) لفظ استعمال کیا ہے۔ جو دراصل قلات (Qalat) ہے۔

(۲) مصنف نے ,,ہرند،، (Harrand) لفظ استعمال کیا ہے، ہم نے اس کی جگہ ہڑند (Harrand) لفظ استعمال کیا ہے۔ ہڑند علاقہ، بلوچستان کے شمال مشرقی سرحد سے متصل علاقہ کو کہتے ہیں۔

(۳) ,,شال،، (Shall) کو اب ,کوئٹہ، (Quetta) کہتے ہیں۔

(۴) گرم سیل (افغانستان میں) ایک علاقہ ہے۔

(۵) موجودہ بلوچستان میں مکران ڈویژن کا ایک ضلع جو ,کیچ، کے نام سے ہی مشہور ہے۔

(٦) اب افغانستان کے جغرافیائی حدود میں واقع ہے۔

Halab ہے۔ جہاں سے وہ اپنے سردار قمبر کے ساتھ قریباً بیس۔ پینتیس پشتیں قبل بلوچستان میں ہجرت کرکے آئے تھے۔ یہ وہ قمبر (Kamber) ہیں جس کے نام کے پیچھے قمبرانی قبیلہ (Kambrānees) بنایا گیا تھا۔ یہی وہ قبیلہ ہے جو قلات ریاست پر حکمرانی کرتا چلا آرہا ہے۔

حروف تہجی (Alphabet)

حروف کو رومن بنانے کیلئے جو طریقہ رائج کیا گیا تھا وہ اب تک چلا آرہا ہے۔ اس طریقہ کے مطابق حروف علت (Vowels) اطالوی (Italian) تلفظ دینا مقصود تھا۔ ناگری (Nāgari) حروف تہجی صحیح (Consonants) کے ساتھ براہوئی زبان عربی (Arabic) کے ,,خ،، اور ,,غ،، کا بھی استعمال کرتی ہے اور اس طرح ,,ل،، (L) بھی بعض اوقات فرانسیسی (French) نون (Non) کے آخری ن (n)، یا سنسکرت (Sanskrit) اُنسوَر (Anuswara) کی طرح تلفظ کیا جاتا ہے۔ معکوسی حروف (Cerebrals) کو نیچے نشان (.) (dat) دیکر ظاہر کیا ہے۔

جنس (Gender)

براہوئی زبان میں جنس کے اظہار کی کوئی حد نہیں، لیکن ایک علیحدہ تلفظ ,,نرِنگا،، جنس مذکر کے اور ,,مادہ غا،، جنس مؤنث کے آخر میں

لاحقہ کے طور پر لگایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ,,نرِ نگا چُک،، ایک نر پرندہ اور ,,مادہ غا چُک،، ایک مادہ پرندہ۔ یہ لاحقے خاص طور پر کسی چیز کو بیان کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چیز پہلے سے بیان نہیں ہوتی بلکہ عام جنس(Common gender) میں ہوتی ہے۔

اسم کا گردان(Declension of noun)

میں لفظ حالت کو بیان کرنے کی معنی کے طور پر بھی استعمال کرسکتا ہوں، اس کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی کہ الفاظ ,بِلی نا، ,گھوڑے کا، کو لفظ ,بلی، کی حالت یا بیان کے طور پر لیا جائے، لیکن میں ایک یا دو سکوں (Pence) کو ایک شِلنگ (Shiling) کی حالت یا بیان ہونے پر غور کرسکتا ہوں۔ اس طرح میرے خیال میں انگریزی میں صرف ایک ہی حالت ہے جو کہ اصلی ہے۔ جبکہ ہندوستانی(Hindustāni) میں دو ہیں۔ جیسے ,گھوڑا، جو کہ اصلی اور حالت فاعلی (Nominative) ہے اور ,گھوڑے، گردانی حالت جو کہ حروفِ جار (Post position) کے اضافے کیلئے بنائی گئی ہے۔☆

☆ ہمارے خیال میں مصنف نے نحوی حالت کے نقطہ نظر کو گردان سے خلط ملط کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اسباب جن میں اسم دوسری اشیاء کے ساتھ رکھا جاتا ہو، چاہے وہ نمائندہ ہو، ذریعہ ہو، مفعول ہو، اضافی حالت ہو سلب کیا ہوا ہو۔ اصولی طور پر حروف جار (سابقہ)(Preposition)(بقیہ صفحہ ۵ پر)

براہوئی زبان میں اسماء کی صرف ایک ہی حالت ہے، جو کہ اصلی اور فاعلی ہے، جیسا کہ ,,ہُلی،، یعنی ایک گھوڑا۔

براہوئی میں کوئی مرکب خیال (Compound idea) یا اظہاریہ ایک اسم کو دوسرے اسم سے ملا کر درج ذیل طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

,,ہونا،، کو ظاہر کرنے کیلئے ,,نا،، کو دو الفاظ کے درمیان لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ ,,ہُلی نا مُرّہ،، یعنی گھوڑے کا بچہ، علیحدگی کیلئے ,,آن،، کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ,,ایتے آن اَسِٹ،، (۱) یعنی اُن میں سے ایک، اور ,ہُلی آن دتر، یعنی گھوڑے سے خون نکالنا، اور استٹ دعا۔ عطیہ دینے کیلئے ,نے، یا ,اے، کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ ,,دادے ایتے،، (۲) یعنی اس کو دیدو۔ اسم کو بنانے کیلئے ,ایتے،، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ زَغمنے، یعنی

(صفحہ ۴ کا بقیہ)اور حروف جار (Post position) کے ذریعے ظاہر کئے جاتے ہیں ،جس طرح گردان (inflection) میں ہوتا ہے۔ تاہم ہمیں یہ اختیار کسی طور پر بھی نہیں کہ ہم متن کو تبدیل کر سکیں (ایڈیٹر)

(۱)مصنف نے ,,ویتے آن اَسٹ،، لکھا ہے۔

(۲)مصنف نے ,دادے پیتہ،، لکھا ہے۔

تلوار سے،(۱) یہ زخم یعنی تلوار سے بنا، لٹینے یعنی لاٹھی سے، یہ ,,لٹ،، لاٹھی سے بنا۔

اسم بنانے کیلئے حالت کے سبب ,آن، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ,,ٹپ آن،، یعنی ,,زخم سے،، اس کی اصلی حالت,,ٹپ،، ہے یعنی زخم شامل کو ظاہر کرنے کیلئے ,,ٹی،، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ,,شہر ٹی،، (۲) یعنی ,,شہر میں،، یہ ,,شہر،، یعنی شہر سے بنا۔ ,,جنگ ٹی گسکنے،، یعنی لڑائی میں مر گیا ہے۔ یہ جنگ، لڑائی سے بنا۔

حالت کو بیان کرنے کیلئے اسم کے ساتھ ,,اَٹ،، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ,داکسرٹ دُز ارے، (۳) یعنی اس راستے پر چور ہے۔ یہ ,,کسر،، بھی راستہ سے بنا، یہ روڈ کے بارے میں مجموعی طور پر کہا گیا ہے یا ,,اَی،، کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ جیسا کہ ,,کسراءِ پیرو ارِغ سے،، یعنی راستے پر بوڑھا آدمی ہے۔

---

(۱) مصنف نے یہاں براہوئی زبان کے جھالاوانی محاورہ (Dailect) کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اور اسی سے مثالیں دی ہیں۔

(۲) مصنف نے یہاں ,,شر،، لفظ لکھا ہے، جو کہ اصل میں ,شہر، یعنی گاؤں قصبہ یا شہر کی معنی میں بولا جاتا ہے اور استعمال ہوتا ہے۔

(۳) مصنف نے ,,گز،، لفظ استعمال کیا ہے، جو کہ غلط ہے ہم نے اس کی جگہ ,دُز،، تحریر کیا ہے۔

پہنچ (approach) یا طرف (Direction) کو بیان کرنے کیلیئے اسم میں ,,آئے،، کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ ای حیدر آباد آءِ کاوہ یعنی میں حیدر آباد جاؤں گا۔☆

☆ ان کو کوئی سا بھی نام دیا جائے مگر براہوئی کے گردان (inflection) نہایت جدید زبانوں کے گردانوں کے مقابل سنسکرت سے زیادہ قریب ہیں۔ یہ دعویٰ براہوئی قبیلے کے (Aleppo) ہونے کی اصلیت کے بالکل برعکس ہے۔ درج میں موازنہ کرتے ہیں۔

سنسکرت	براہوئی
حالت فاعلی = سنسکرت۔اہ، فارسی۔ آہ	سنسکرت آ فارسی آ
حالت اوزاری = اینہ	ایئے
حالت مفعولی = آیہ (اسم ان اِسے نے)	نی (ٹلی نے سے ٹلی)
حالتِ جری = آٹ (آن اور اے کے طور پر قابل تبدیلی)	آن اور آٹ
حالت اضافی = نہ (اسم ان اکیلئے)	نابطور ٹلی، ٹلی نا
حالت مکانی = اے اِیا تھ	آٹ، ٹی

مفعول (Accusative) یا دوسری حالت (second case) بہت خالی خالی معلوم ہوتے ہیں اور مفعول (objective) کو مفعول ثانی (dative) کی مدد بھی حاصل ہے۔ عدد جمع کو با آسانی سمجھایا نہیں جاسکتا، جب تک ,, تھ،، کو ,,ت،، میں تبدیل نہ کیا جاجائے۔ (ایڈیٹر)

بالائی حالت بیان کرنے کیلئے ,آ، کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہُلی آ، گھوڑے پر،اور کٹ آ تخک، چار پائی پر رکھو۔(۱)

رفاقت کیلئے ضمیروں کی گردانی حالت میں ,تو، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ،نے تو بفرہ، میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔۔۔ ,نی، یعنی تمہارے، سے بنا ہے۔

عدد(Number)

کچھ ایسے بھی الفاظ ہیں جو دونوں اعداد میں ایک ہی جیسے رہتے ہیں، یا تو فعل یا پھر صفت کا مقدار ہی ان الفاظ کے دونوں اعداد میں کسی ایک سے تعلق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ ,ہُلی، براہوئی میں ,,گھوڑے،، کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اور بہت زیادہ گھوڑوں کیلئے صفت (adjective) استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً ,بھاز ہُلی، یعنی

---

(۱) مصنف نے ,,تِخَخ،، لکھا ہے۔ ہم نے اس کی جگہ ,,تخک،، لفظ تحریر کیا ہے۔ مصنف نے اس براہوئی جملے کی معنی "Put on the bed" یعنی بستر پر رکھو،، کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس کی معنی ,,چار پائی پر رکھو،، کیا ہے ۔کیونکہ براہوئی جملے میں، کٹ، یعنی چار پائی لفظ استعمال کیا ہوا ہے۔ جس کو انگریزی میں"Cat" کہتے ہیں۔

بہت سارے گھوڑے یا پھر فعل (verb) شنز شنزنگ، یعنی ہنہنانا (۱) ہُلی شنز شنز فرہ۔

لیکن قدیم مسلمہ طریقہ استعمال کی تعمیل کرتے ہوئے اور جیسا کہ لفظ ,ہُلی، گھوڑا کو بعض حضرات جمع بتایا ہے۔ میں اس لفظ کی مختلف حالات بیان کرتا ہوں۔

واحد (Singular)

حالت فاعلی (Nominative)	ہُلی	گھوڑا
حالت اضافی (Ginitive)	ہُلی نا	گھوڑے کا
حالت مفعولی (Accusative)	ہُلی نے(۲)	گھوڑے سے
حالت مفعول ثانی(dative)		
حالت جری (Ablative)	ہُلی آن	گھوڑے سے

(۱) مصنف نے گھوڑوں کی آواز کیلئے براہوئی میں ,,توار کیرہ،، کے الفاظ تحریر کئے ہیں۔ جو غلط ہے۔ کیونکہ گھوڑے ,,توار کیرہ،، نہیں بلکہ ,,شنز شنز یفرہ،، یعنی ,ہنہناتے ہیں۔ اس لئے ہم نے متن میں ,,ہنہنانا،، کے الفاظ تحریر کئے ہیں۔

(۲) یہ جملہ براہوئی زبان کے جہالاوانی محاورہ کی مثال ہے۔ لیکن عام طور پر یا (Standard dailect) میں ,ءِ، بولا جاتا ہے، جیسے ہُلیءِ، یعنی گھوڑے کو۔

جمع (Plural)

حالت فاعلی (Nominative) ہُلیک گھوڑے

حالت اضافی (Ginitive) ہُلی تا گھوڑوں کا

حالت مفعولی (Accusative) ہُلی تے گھوڑوں کو

حالت مفعول ثانی (dative)

حالت جری (Ablative) ہُلی تے آن گھوڑوں سے

مرکب اسم کا گردان (Declension of a Compound Noun)

شَرنگا نَرینہ اچھا آدمی

واحد (singular)

حالت فاعلی = شَرنگا نَرینہ

حالت اضافی = شَرنگا نَرینہ تا

حالت مفعولی = شَرنگا نَرینہ ءِ

حالت جری = شَرنگا نَرینہ غان

جمع (Plural)

حالت مفعولی = شَرنگا نَرینہ غاک

حالت اضافی= شَرنگا نَرینہ غاتا

حالت مفعولی= شَرنگا نَرینہ غاتے

مفعول ثانی=

حالت جری= شَرنگا نَرینہ غاتے آن

موازنہ (Comparison)

موازنہ کیلئے کوئی باقاعدہ لاحقے موجود نہیں، لیکن درج ذیل طریقہ سے درجات کی قوت (Forces of the degrees) کوبیان کیاجاتاہے۔

دا جوانءِ	وہ اچھا ہے
دا جوانو سیتے	وہ بہتر ہے
دا کہلان جوانءِ	وہ سب سے بہتر ہے
دا ایڑان جوانءِ	یہ اس سے بہتر ہے

دا کل میرتے آن دولتمندءِ یہ سارے میروں سے خوشحال ہے۔(۱)

ضمیر (Pronouns)

ضمیر متکلم کے متعلق (of th first personal pronoun)

---

(۱) مصنف نے، میر، کی جمع، ,,میت،، کی ہے، ہم نے میک، میرک، کیاہے۔

واحد (singular)

حالت فاعلی =	اِی	میں
حالت اضافی =	کنا	میرا
حالت مفعول ثانی =	کنے	مجھے
حالت جری =	کنے آن	مجھ سے

جمع (Plural)

حالت فاعلی =	نن	ہم
حالت اضافی =	ننا	ہمارا
حالت مفعول ثانی =	ننے	ہمیں
حالت جری =	ننے آن	ہم سے

ضمیر حاضر (Second personal pronoun)

واحد (Singular)

حالت فاعلی =	نی	تو
حالت اضافی =	نا	تیرا
حالت مفعول ثانی =	نے	تجھ کو
حالت جری =	نے آن / نیان	تجھ سے

جمع (Plural)

حالت فاعلی =	تُم	تم
حالت اضافی	تما	تمہارا
حالت مفعول ثانی =	نے	آپ کو
حالت جری =	نے آن / تمیان	آپ سے

ضمیر حاضر (Second personal pronoun)(۱)

اسمائے اشارہ قریبی فعل (Proximate-demonstrative verbal)

دا یہ (۲)

واحد (Singular)

حالت فاعلی =	دا	یہ
حالت اضافی =	دانا	اس کا
حالت مفعول ثانی =	دادے	اس کو
حالت جری =	داڑان	اس سے

---

(۱) مصنف نے غلطی سے ,ضمیر حاضر، اسماءِ اشارہ قریب، کیلئے ضمیر غائب لکھا ہے۔ ہم نے اس کی جگہ، ضمیر حاضر، لکھا ہے۔

(۲) مصنف اپنی کتاب میں ہر جگہ ,داد، یعنی اس کو، ,دا، یعنی ,یہ، کی معنی میں لکھا ہے۔ ہم نے ترجمے میں ہر جگہ ,داد، کو حذف کرکے ,دا، درج کیا ہے

(Plural) جمع

حالت فاعلی =	دافک	یہ
حالت اضافی =	دافتا	اِن کا
حالت مفعول ثانی =	دافتے	ان کو
حالت جری =	دافتے آن / دافتیان	ان سے

(Third personal pronoun) ضمیر غائب

اسمائے اشارہ دور (remote)

اے وہ (۱)

(Singular) واحد

حالت فاعلی =	او	وہ
حالتَ اضافی =	اونا	اُس کا
حالت مفعول ثانی =	اودے	اس کو
حالت جری =	اوڑان	اس سے

(Plural) جمع

حالت فاعلی =	اوفک	وہ

(۱) مصنف نے یہاں "اود" یعنی "اس کو" لکھا ہے، جو دراصل "او" بمعنی "وہ" ہے۔

حالت اضافی =	اوفتا	ان کا
حالت مفعول ثانی =	او فتے	ان کو
حالت جری =	او فتے آن / اوفتیان	اُن سے

ضمیر غائب (Third personal pronoun)

اسمائے اشارہ دور (remote)

اے وہ (۱)

واحد (Singular)

حالت فاعلی =	اے	وہ
حالت اضافی =	اینا	اس کا
حالت مفعولی =	ایدے	اس کو
حالت مفعول ثانی =		
حالت جری =	ایڑان	اس سے

جمع (Plural)

حالت فاعلی =	ایفک	وہ

(۱) مصنف نے یہاں ,اید، یعنی ,ان کو، لکھا ہے۔ جو دراصل ,,اے،، وہ ہے۔

حالت اضافی =	ایفتا	ان کا
حالت معفولی =	ایفتے	ان کو
حالت مفعول ثانی =		

ضمیر مشترک، اسم اشارہ ضمیر (Reciprocal pronoun)

تینٹ	خود

واحد (Singular)

حالت فاعلی =	تینٹ	خود
حالت اضافی =	تینا	خود کا / اپنا
حالت مفعول ثانی =	تینے	خود کو
حالت جری =	تینے آن / تینیاں	خود سے
	تین پہ تین	آپس میں(۱)

جمع (Plural)

ایضاً	ایضاً

---

(۱) مصنف نے براہوئی کے ,,تین پہ تین،، کا ترجمہ (among them selves یعنی ,,ان کے درمیان،، کیا ہے اور اردو کا ,آپس میں،، کے الفاظ درج کیئے ہیں، ہم نے ,,ان کے درمیان،، کے ترجمہ کو صحیح نہیں سمجھا اس لئے ہم نے ,,آپس میں،، جو صحیح سمجھ کر درج کیا ہے۔

ضمیر استفہام (Interrogative Pronoun)

واحد (Singular)

حالت فاعلی =	دیر	کون؟
حالت اضافی =	دِنا	کس کا؟
حالت مفعول ثانی =	دیرے / دیرءِ	کس کو؟
حالت جری	دیران	کس سے؟

---

(۱) بیچ نے انگریزی میں Interrogative to animate beings لکھا ہے، لیکن ہم نے اس کی جگہ ضمیر استفہام (Interrogtive pronoun) لکھا ہے، اور دیر (کون؟) کے بارے میں ڈینس برے تحریر کرتا ہے ,,حروف استفہام یہ ہیں، دیر (کون)، انت (کیا)، اَرا (کونسا) ان میں سے ,,دیر،، صرف آدمی کیلئے مستعمل ہے ,,انت،، غیر حاضر اشیاء کیلئے، جبکہ ,,اَرا،، دونوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

دیر (کون) جو کہ اسم ذات کے طور پر استعمال ہوتا ہے، عدد واحد کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے اور دونوں اعداد میں استعمال کیا جاتا ہے دیکھئے۔ D.Bray, "The Brahui Language" vol:1 Quetta, Brahui Academy, reprint 1977.p. 68.

جمع (Plural)

حالت فاعلی =	ایضاً	
حالت اضافی =	ایضاً	
حالت مفعول ثانی =	نی دیرئس؟	آپ کون ہیں؟
حالت جری =	نم دیر اُرے؟	آپ کون ہیں؟

(ii)(۱) واحد (Singular)

اَنت کیا؟ (۲)

---

(۱) لیچ نے (To inanimate object) لکھا ہے، ہم نے اسے حذف کر کے اس کو "ضمیر استفہام" کے سرے میں شامل کر کے دوسرا (ii) نمبر دیا ہے۔

(۲) "اَنت" کے بارے میں ڈینس برے تحریر کرتا ہے "اَنت" (کیا) اسم ذات کے طور پر اور بطور صفت بھی استعمال ہوتا ہے۔ بطور صفت یہ بلاشبہ جھکاؤ نہیں رکھتا۔ متصف اسم حرف تحیر کے ساتھ آتا ہے لیکن اس صورت میں جبکہ اس کے معنی عدد جمع میں نہ ہوں لیکن پھر بھی اسی صورت میں وہ عدد واحد ہی رہتا ہے۔ بطور اسم ذات ,انت، مسلسل جھکاؤ رکھتا ہے۔ عدد واحد دونوں میں قابل اطلاق ہے لیکن بعض اوقات عدد جمع اس کی جگہ لیتا ہے" D.Bray, op. cit. p.88

اَرا   کونسا؟(۱)

ضمیر موصول (Relative pronoun)

ہرا   جو (۲)

---

(۱) اَرا کے بارے میں ڈینس برے لکھتا ہے ,,اَرا (کونسا؟) جاندار اور غیر جاندار ہر دونوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر صفت ہے۔ اور اس لئے بلاشبہ یہ جھکاؤ نہیں رکھتا۔ اس کے اصل معنی یہ ہیں،، ان دونوں (یہ دو سے زیادہ) میں سے کونساوالا؟،، اس کو کبھی کبھار حلق سے ,ارا، کی بجائے ,ہرا، بھی نکل جاتا ہے۔ بطور اسم ذات اَرا (کونسا) دونوں اعداد کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے،، (D.Bray, op. cit.p. 89-90)

(۲) ,ہَرا، اور ,اَرا، کے معنی میں فرق ہے۔ گرامر کے اصولوں کے مطابق ,ہرا، ضمیر موصول ہے اور ,اَرا، ضمیر استفہام ہے۔ لیکن لیچ نے ,ارا، کو ضمیر موصول میں درج کیا ہے، جو کہ غلط ہے۔ اس لئے ہم نے متن میں ,ہرا، درج کیا ہے۔ اللہ بخش سے بھی یہی غلطی سرزد ہوئی ہے۔ وہ لکھتا ہے ,, ,ارا، کے معنی ہیں ,دونوں، میں سے کونسا والا یا کسی بھی عدد میں سے کونسا والا جبکہ اَخہ (بخہ) کے معنی ہیں ,,کتنے،، اور یہ آدمی اور غیر جاندار اشیاء کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہرا (کیا، کونسا والا) اور ہرا کہ (وہ) کو ضمیر متعلق بھی تصور کیا جاتا ہے،، دیکھئے۔

(Allah Bux, "Hand Book of the Brahui (بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

توصیفی جزءِ لاحقہ (Pronominal adjectives)

اَمرو۔ کس طرح، قسم کا، جیسے۔

اُواَمرو بندغ اَسے　　وہ کس طرح، قسم کا آدمی ہے

ہَنڈُنوس ایِ اُٹ ہَنڈُنوس اودے　　میں ویسا ہی ہوں جیسا یہ ہے

نیتوروپئ اغدرارے(۱)　　تمہارے پاس کتنے پیسے ہیں

اَخدَر کہ نی تیس ہَموخدَر ای ہَلیوہ(۲)　　جتنا تم دوگے اُتنا میں لونگا

داخُوزیباؤ زائیفہ ئس خَناٹ بازارٹی　　میں بازار میں بہت خوبصورت عورت

(صفحہ ۱۹ کا بقیہ: Language"Quetta, B.A sec: edi:

1983. pp. 12-13

,,اَرا،، اور ,,ہرا،، کے معنوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ ان کو آسانی سے درج ذیل جملوں سے باآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ: اَرا بندغ۔ کون سا آدمی، ہَر ابندغ۔ جو بھی آدمی یا جو آدمی۔ یا ارانگ کاسہ۔ کدھر جاتے ہو۔ ہَر انگ کاس۔ جدھر بھی جاؤ۔

(۱) ٹیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,نیک روپئ اخدر ارے،، ہم نے ,,نیک،، کی جگہ ,,نیتو،، تحریر کیا ہے۔

(۲) ٹیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,اخدر کہ نی تیس نموخدر ای ہلیوہ،، ہم نے اس جملے میں ,,نموخدر،، لفظ کو ,,ہموخدر،، لفظ میں تبدیل کیا ہے۔

دیکھی۔(۱)

کہ واہ واہ نا زائیفہَ ئُس اَسکہَ ہَنڈُنوس۔ کہ واہ واہ تمہاری بیوی تھی،
اَسکہ کہ لالَ نا پُھلی او۔ لال کی ننھی تھی اوہ،،(۲)

ہفتہ کے دن (Days of the week)

جمعہ (۳)	جمعہ
اول ءِ ہفتہ (۴)	ہفتہ
یک شنبہ	اتوار
دو شنبہ	پیر

---

(۱) ,,زائیفہ،، براہوئی زبان میں ,,بیوی،، کو کہتے ہیں۔ عام طور پر براہوئی زبان میں عورت کیلئے ,,پٹی آ،، اور ,,نیاڑی،، کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہاں,, زائیفہ سے مراد,, عورت،، ہے۔

(۲) لیچ نے اس براہوئی جملے کی معنی "oh! such a woman the image of a rose" یعنی ,,واہ! ایسی عورت تو گلاب کا عکس ہے،، کیا ہے۔ جو براہوئی جملے کی مفہومی معنی کو ظاہر کرتا ہے، لیکن اصل معنی وہی ہے،جو ہم نے متن میں تحریر کیا ہے۔

(۳) لیچ نے,,جما،، لکھا ہے۔

(۴) براہوئی قوم کے باشندے,, شنبہ،، بھی بولتے ہیں۔

سہ شنبہ (۱)	منگل
چار شنبہ	بدھ
پنچ شنبہ (۲)	جمعرات

اعداد شماری (Cardinal Numbers)

اَسِٹ	ایک
اِرٹ	دو
مُسِٹ	تین
چار	چار
پنچ	پانچ
شَش	چھ
ہفت	سات
ہشت	آٹھ
نُہہ	نو
دَہ	دہ

(۱) لیچ نے یہاں ,,شہ شنبہ،، لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ,,پنج،، لکھا ہے، در صل سندھی ,,پنج،، (Panj) بولتے ہیں، لیکن براہوئی ,,ج،، کو ,,چ،، میں بدل کر ,,پنچ،، بولتے اور کہتے ہیں۔

یانزدَہ (۱)	گیارہ
دوانزدہ (۲)	بارہ
سینزدَہ	تیرہ
چانڑدَہ (۳)	چودہ
پانزدَہ	پندرہ

---

(۱) لیچ نے ,,یازدَ،، (Yāzdh) لکھا ہے۔ براہوئی زبان کے بہت سے اعداد میں انفیائی مصوتہ (Nasalised vowel) استعمال ہوتا ہے۔ لیکن لیچ نے اِن اعدا کو لکھتے وقت انفیائی مصوتہ (ṇ) غنہ ,,ں،، کو شامل نہیں کیا ہے۔ ,,یازدَ،، میں انفیائی مصوتہ یا ,,ں،، نون غنہ کو شامل کرنے کے بعد ,,یانزدہ،، ہوگا۔ جو صحیح ہے۔ ڈینس برے، اُن براہوئی اعداد میں، جن میں انفیائی مصوتہ یا نون غنہ شامل ہوتا ہے، لکھا ہے۔ ,,حروف علت کی آواز بعض اوقات ناک سے نکالی جاتی ہے، لیکن خاص طور پر ان الفاظ کی آواز نکالنے کے دوران جو دوسری زبانوں سے مستعار لئے گئے ہوتے ہیں، ہمارے اس کتاب میں آواز نکالنے کی نشاندہی حروف علت پر یہ نشانی لگانے سے کی گئی ہے، جیسا کہ سینزدہ (Sē̃nzda) پانزدہ (Pā̃zda) دیکھے۔ D. Bray, op.cit vol:1. p.24

(۲) لیچ نے ,,دُناازدا،، (duāzdā) لکھا ہے۔

(۳) = = ,,چاندا،، (Chāndā) لکھا ہے۔

شانزدَہ (۱)	سولہ
ہَودہ	سترہ
ہژدہ (۲)	اٹھارہ
نوزدہ	انیس
بیست	بیس
بیست ءُاَسِٹ (۳)	اکیس
بیست ءُ اِرَٹ (۴)	بائیس
بیست ءُمُسِٹ (۵)	تئیس
بیست ءُ چار	چوبیس
بیست ءُ پنچ (۶)	پچیس

---

(۱) لیچ نے ,,شوزد،، (Shouzda) لکھا ہے۔

(۲) = = ,,ہزدَ،، (hazda) لکھا ہے یہ ,,ژ،، کی آواز ایرانی اثر کا نتیجہ ہے۔

(۳) لیچ نے ,,بیست ءُ یک،،(bisto yak) لکھا ہے، جو براہوئی کبھی کبھار استعمال کرتے ہیں۔

(۴) لیچ نے ,,بیست ءُدو، (bisto do) لکھا ہے۔

(۵) ==,,بیست ءُ سے،، (bisto say) لکھا ہے۔

(۶) = = ,,بیست ءُ پنج،، (bisto panj) لکھا ہے۔

بِیسْت ءُ شَشْ	چھبیس
بِیسْت ءُ ہَفْت	ستائیس
بِیسْت ءُ ہَشْت	اٹھائیس
بِیسْت ءُ نُہہ	اُنیس
سِی	تیس
چِھل	چالیس
پَنجاہ	پچاس
شَسْت	ساٹھ
ہَفتاد	ستر
نَوْد	نوے
صَدْ	سوَ

اعداد قطاری / ترتیبی (Ordinals)

آولیکو (۱)	پہلا
اِرٹمیکو / ایلو (۲)	دوسرا

(۱) اور (۲) لیچ نے صرف ,,اَول،، (Awal) لکھا ہے، براہوئی عام طور پر ,اولیکو، بولتے ہیں۔ دوسرے نمبر میں لیچ نے ,,ایلو،، (Elo) لکھا ہے۔ جو صحیح بھی ہے ، لیکن براہوئی عام طور پر ,ارٹمیکو، بھی بولتے ہیں۔ اس لئے ہم نے متن میں ,ارٹمیکو، بھی درج کیا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

۶۲ مسٹمیکو	تیسرا
چار میکو	چوتھا
پنجمیکو (۱)	پانچواں

بڑے اعداد / اعداد کسر (Fractions)

پاولی (۲)	چونی

(صفحہ ۲۵ کا بقیہ) ڈینس برے ,اولیکو، اور ,ارٹمیکو، کیلئے لکھتا ہے ,,عدد، ترتیبی، عدد وصفی سے بنائے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ، ,,امیکو،، (imiko) کا لاحقہ لگایا جاتا ہے۔ مگر ,,پہلا،، اس سے مستثنیٰ ہے جو کہ ,اول، سے مستعار لفظ ہے اور لاحقہ تبحیر کے ساتھ آتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے عدد ترتیبی کی حالت میں عدد کے اسم کے ساتھ ترتیبی لاحقہ لگایا جاتا ہے۔ مثلاً : اولیکو (پہلا) ، ارٹمیکو (دوسرا) .... ارٹمیکو کے بجائے بعض اوقات ,ایلو، بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے معنی ,,دوسرا،، کے ہی ہیں،،

D.Bray op. cit. vol: p

(۱) لیچ نے ,,پنجمیکو (Panjmiko) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ,میخالی، (Miakhali) لکھا ہے۔ ہم نے اس کے سامنے انگریزی لفظ (a quarter rupee) کا ترجمہ ,پاوَلی، درج کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ,میخالی، کو براہوئی ,چونی، کیلئے بولتے ہوں، لیکن اب یہ متروک ہو گیا ہو۔

نیم	آدھا
شَشِک (۱)	پونائی
پنچ پاؤ (۲)	سوا سیر

بنیادی فعل کا گردان (Conjugation of the verb substantive)

فعل حال (Present tense)

واحد (Singular)

ضمیر متکلم=	(Ist person)	ای اَسِٹ اُٹ	میں اکیلا ہوں
ضمیر حاضر=	(2nd person)	نی اَسٹ نُس	آپ اکیلے ہیں
ضمیر غائب=	(3rd person)	اواسٹ ءِ(۳)	وہ اکیلا ہے

---

(۱) لیچ نے "ششائی" (Shashai) لکھا ہے، جو براہوئی زبان کے جہالاوانی محاورہ میں رائج ہے۔ لیکن معیاری محاورہ میں "شَشِک" بولا اور لکھا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے "پنج پا" (Panj pa) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے "اود اسٹ ءِ" (od asite) لکھا ہے، جس کے معنی "اس کو ایک ہے" بنتی ہے۔ اس لئے ہم نے "اود" کو "او" لکھا ہے۔

جمع (Plural)

نَن آرین	ہم ہیں
نُم آریرے	آپ ہیں
اوفک آریر	وہ ہیں

پہلا غیر کامل (1st Imperfect)

واحد (singular)

اِی اُسُٹ	میں تھا
نی اُسُ	تم تھے
او اُسک (۱)	وہ تھا

جمع (Plural)

نَن اُسُن	ہم تھے
نُم اُسُرے	آپ تھے
اوفک اُسُر	وہ تھے

---

(۱) لیچ نے اوداسک، (od asak) لکھا ہے۔

دوسرا غیر کامل (2nd Imerfect)

واحد (Singular)

اِی مَسُٹ (۱)	میں ہوا تھا
نی مَسُس (۲)	تم ہوئے تھے
او مَسُس (۳)	وہ ہوا تھا

جمع (Plural)

نن مَسُن (۴)	ہم ہوئے تھے

---

(۱) لیچ نے اس کا انگریزی ترجمہ "I was being" یعنی "میں کیا جاتا تھا"۔ کیا ہے۔ جو براہوئی جملے کی معنی سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ہم نے یہاں اور آگے براہوئی جملوں کی مناسبت سے اردو ترجمہ کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا انگریزی ترجمہ "Thou was being" یعنی تم کئے جاتے تھے، کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا انگریزی ترجمہ "He was being" یعنی وہ کئے جاتا تھا، کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "We were being" یعنی ہم کئے جاتے تھے، کیا ہے۔

ئم مَسُرے(۱)	تم ہوئے تھے
اوفک مَسُر (۲)	وہ ہوئے تھے

کامل (Perfect)

واحد (Singuiar)

ای مُسُنٹ (۳)	میں ہوا
نی مَسُکس (۴)	تم ہوئے
اومَسُ (۵)	وہ ہوا

---

(۱) پیچ نے اس کا ترجمہ "You were being" یعنیؔ آپ کئے جاتے تھے" کیا ہے۔

(۲) پیچ نے اس کا ترجمہ "They were being,, یعنی وہ کئے جاتے تھے، کیا ہے۔

(۳) پیچ نے اس کا ترجمہ "I had been" یعنی "میں کر رہا تھا" کیا ہے۔

(۴) پیچ نے اس کا ترجمہ "Thou had been" یعنی تم کر رہے تھے۔ کیا ہے۔

(۵) پیچ کا اصل جملہ ,,اود مَش،، (od mas) یعنی اس کو ہوا، لیکن اصل میں ,,او مَش،، ہے، پیچ نے اس کا ترجمہ "He had been" یعنی وہ کررہا تھا، کیا ہے۔

جمع (plural)

نن مَسَکن(۱)	ہم ہوئے
ثُم مَسَنرے(۲)	تم ہوئے
اوفک مَنر (۳)	وہ ہوئے

زمان مستقبل (Future tense present)

واحد (Singular)

ای مریو (۴)	میں ہو جاؤں
نی مَریں(۵)	تم ہو جاؤ

---

(۱) پیچ نے اس کا ترجمہ ''We had been'' یعنی"ہم کر رہے تھے"کیا ہے۔

(۲) پیچ نے اس کا ترجمہ ''You had been'' یعنی"آپ کر رہے تھے"کیا ہے۔

(۳) پیچ نے اس کا ترجمہ ''They had been'' یعنی"وہ کر رہے تھے"کیا ہے۔

(۴) پیچ نے اس کا ترجمہ ''I will now be'' یعنی"میں اب کر رہا ہوں گا"کیا ہے۔

(۵) پیچ نے اس کا ترجمہ ''Thou will now be'' یعنی"تم اب کر رہے ہو گے"کیا ہے۔

او مریک (۱)	وہ ہوگا

جمع (Plaural)

نن مرین (۲)	ہم ہو جائیں
نم مریے (۳)	تم ہو جائیں
اوفک مریر (۴)	وہ ہو جائیں

---

(۱) پیچ کا اصل جملہ ,,اود مریک،، (od marek) یعنی اس کو ہوگا، ہے، لیکن اصل میں ,,اُود،، ,,اُو،، ہے۔ پیچ نے اس کا ترجمہ "He will now be" یعنی وہ اب کر رہا ہوگا، کیا ہے۔

(۲) پیچ نے اس کا ترجمہ "We will now be" یعنی ہم اب کر رہے ہوں گے، کیا ہے۔

(۳) پیچ نے اس کا ترجمہ ''You will now be' یعنی اب آپ کر رہے ہوں گے، کیا ہے۔

(۴) پیچ نے اس کا ترجمہ ''They will now be'' یعنی وہ اب کر رہے ہوں گے، کیا ہے۔

حرفی / لفظی زمان مستقبل (Futu re tense literal)

واحد (Singular)

(۱) ای مَروٹ	میں ہوں گا
(۲) نی مروس	تم ہو گے
(۳) اومروءِ	وہ ہو گا

جمع (Plural)

(۴) نَن مرون	ہم ہوں گے
(۵) نُم مرورے	تم ہوں گے

(۱) پیچ نے اس کا ترجمہ "I will here after be" یعنی میں آخرت میں ہوں گا، کیا ہے۔

(۲) پیچ نے اس کا ترجمہ "Thou wilst here after be" یعنی تم آخرت میں ہو گے، کیا ہے۔

(۳) پیچ نے اس کا ترجمہ "He will here after be" یعنی وہ آخرت میں ہو گا، کیا ہے۔

(۴) پیچ نے اس کا ترجمہ "We will here after be" یعنی ہم آخرت میں ہونگے، کیا ہے۔

(۵) پیچ نے اس کا ترجمہ "You will here after be" یعنی آپ آخرت میں ہونگے، کیا ہے۔

اوفک مرر ور(۱) وہ ہوں گے

تحکمانہ(imperative)

واحد (singular)

نی مریس (۲) آپ ہوں

اُو مَرے (۲) وہ ہوں

جمع (Plural)

نم مریرے (۴) تم ہوں

اوفک مریر(۵) وہ ہوں

---

(۱) پیچ نے اس کا ترجمہ "They will here after be" یعنی وہ آخرت میں ہوں گے، کیا ہے۔

(۲) پیچ نے اس کا ترجمہ "Be thou" یعنی تم کرو، کیا ہے۔

(۳) پیچ نے اس کا ترجمہ "Let him be" یعنی اسے کرنے دو، یاان کو ہونے دو، کیاہے۔

(۴) پیچ نے اس کا ترجمہ "Be you" یعنی آپ کریں، کیا ہے۔

(۵) پیچ نے اس کا ترجمہ "Let them be" یعنی انہیں کرنے دو، کیاہے۔

حالت شرطیہ (Subjunctive mood)

جس میں "اگر" (agar) مقدم ہوتا ہے۔

واحد (singular)

ای مَسْتْ	اگر میں ہوا تو
نی مَسْ	اگر تم ہوئے تو
او مَسْکْ	اگر وہ ہوا تو

جمع (Plural)

نن مَسْن	اگر ہم ہوئے تو
نم مَسْرے	اگر آپ ہوئے تو
اوفک مَسْر	اگر وہ ہوئے تو

فعل کا گ (Conjugation of the verb)

واحد (Singular)

ای ہَرِفوہ (۱)	میں پوچھوں گا
نی ہَرِفسہ (۲)	تم پوچھو گے

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "I ask" یعنی "میں پوچھوں گا" کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "Thou askest" "تم پوچھتے ہو" کیا ہے۔

اوہَرِ فِک (۱) وہ پوچھے گا

جمع (Plural)

نن ہَرِ فِنہ (۲) ہم پوچھیں گے

نم ہَرِ فورے (۳) آپ پوچھیں گے

اوفک ہَر فور (۴) وہ پوچھیں گے

پہلا غیر کامل گر ...ن (1st Imperfect)

واحد (Singular)

ای ہَرِ فینٹ (۵) میں نے پوچھا ہے

نی ہَرِ فینس (۶) تم نے پوچھا ہے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ ''He asks'' یعنی ''وہ پوچھتا ہے'' کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ ''We ask'' یعنی ''ہم پوچھتے ہیں'' کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "You ask" یعنی "آپ پوچھتے ہیں" کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ ''They ask'' یعنی ''وہ پوچھتے ہیں'' کیا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کا ترجمہ "I asked" یعنی "میں نے پوچھا ہے" کیا ہے

(۶) لیچ نے اس کا ترجمہ "Thou askedst" یعنی تم نے پوچھا ہے" کیا ہے۔

او ہرفینے (۱)	اس نے پوچھا ہے

جمع (Plural)

نن ہرِ فیئن (۲)	ہم نے پوچھا ہے
نم ہرِ فیئرے (۳)	آپ نے پوچھا ہے
اوفک ہرِ فیئو (۴)	انہوں نے پوچھا ہے۔

دوسرا غیر کامل گردان (2nd Imperfect)

۱ واحد (Singular)

اِی ہرِ فیئہ	میں پوچھ رہا تھا
نی ہرفیسہ	تم پوچھ رہے تھے
او ہرفیئہ	وہ پوچھ رہا تھا

جمع (Plural)

نن ہرفینہ	ہم پوچھ رہے تھے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "He asked" یعنی "اس نے پوچھا" کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "We asked" یعنی "ہم نے پوچھا" کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "You asked" یعنی "آپ نے پوچھا" کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "They asked" یعنی "انہوں نے پوچھا" کیا ہے۔

نُم ہرفیرے   آپ پوچھ رہے تھے

اوفک ہَرِفیرہ   وہ پوچھ رہے تھے

کامل گردان(perfect)

واحد (Singular)

اِی ہَرِفیسَٹ (۱)   میں نے پوچھ لیا تھا

نی ہرِفیسَس(۲)   تم نے پوچھ لیا تھا

او ہرفیسَس(۳)   اس نے پوچھ لیا تھا

جمع (Plural)

نن ہَرِفیسَن(۴)   ہم نے پوچھ لیا تھا

نم ہَرِفیسَرے (۵)   آپ نے پوچھ لیا تھا۔

---

(۱) پیچ نے اس کا ترجمہ "I had asked" یعنی"میں نے پوچھا تھا" کیا ہے۔

(۲) پیچ نے اس کا ترجمہ "Thou had asked" یعنی"تم نے پوچھا تھا" کیا ہے۔

(۳) پیچ نے اس کا ترجمہ "He had asked" یعنی"اس نے پوچھا تھا" کیا ہے۔

(۴) پیچ نے اس کا ترجمہ "We had asked" یعنی"ہم نے پوچھ لیا تھا" کیا ہے۔

(۵) پیچ نے اس کا ترجمہ "You had asked" یعنی"آپ نے پوچھ لیا تھا" کیا ہے۔

اوفک ہَرِ فیئسُر (۱) انہوں نے پوچھ لیا تھا

زمان مستقبل (Future tense)

واحد (Singular)

اِی ہَرِ فوٹ میں پوچھوں گا

نی ہَرِ فوس تم پوچھو گے

او ہَرِ فوءِ وہ پوچھے گا

جمع (Plural)

نن ہَرِ فونِ (۲) ہم پوچھیں گے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "They wil ask" یعنی "انہوں نے پوچھا تھا" کیا ہے۔

(۲) لیچ نے زمان مستقبل کے جو جملے دیئے ہیں وہ زمان مستقبل کے برعکس ماضی قریب کے ہیں۔ اس لئے ہم نے تینوں جملوں کو زمان مستقبل کے ربط کے مطابق تحریر کرکے متن میں درج کئے ہیں۔ مثلاً لیچ کا پہلا جملہ اصل یہ ہے۔ "نن ہر فیئن" ''Nan Harrafenun'' جس کے معنی ''We have asked'' یعنی "ہم نے پوچھا ہے" بنے گا لیکن لیچ نے اپنے اس جملے کی معنی "We will asked" یعنی "ہم پوچھیں گے" کیا ہے۔ ہم نے انگریزی جملے اور زمان کے مطابقت سے براہوئی کے جملے دیئے ہیں۔

نم ہَر فورے (۱)	آپ پوچھیں گے
اوفک ہَر فور (۲)	وہ پوچھیں گے

تحکمانہ (Imperative)

واحد (Singular)

ہَرِف (۳)	پوچھو

(۱) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,نم ہَرِ فونرو،، (Num harrafonnuro) ہے، جس کے معنی ''You have asked'' یعنی آپ نے پوچھا ہے، ہے۔ جو براہوئی کے زمان مستقبل کے جمع کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔

(۲) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,دافک ہَرِ فینۂ،، (Dafk harrafenu) یعنی ''They have asked'' یعنی انہوں نے پوچھا ہے، ہے، جو براہوئی کے زمان مستقبل کے جمع کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔

(۳) لیچ نے اصل میں ,,ہَرَف،، (harrf) لکھا ہے۔ ڈینس برے فعل امر یا تحکمانہ کے سلسلے میں تحریر کرتا ہے ,,عدد واحد کے فعل امر بنانے کے یہ تینوں طریقے لازمی طور پر استثنائی نہیں۔ فعل کے ایک بڑے تعداد میں عدد واحد کے امری فعل پہلے دونوں اقسام میں سے کسی بھی کی یقینی طور پر حالت بر قرار رکھتا ہے۔ جیسے ، ڈَلِنگ، (گھس ڈالنا، کترنا، کھا جانا) اور عدد واحد امری فعل ڈَل یا ڈَلا۔ مزید بر آں یہ کہ تقریباً (بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

جمع (Plural)

ہَر فبو(۱) پوچھیں

(بقیہ صفحہ ۴۱ سے) سارے افعال، جو کہ تیسرے طریقے کے مطابق اپنے عدد واحد امری افعال بناتے ہیں، کو ایک اختیاری صورت حاصل ہے۔ جیسے، اِلے، اِلا، پالے، پالہ، بلاشبہ سارے تینوں طریقے خُلنگ، سَلِنگ، سِلِنگ کی حالت میں یکسان طور پر مشترک ہیں۔ خُل (خُلے، خُلِنگ سے بنتا ہے) خُلا، خُلے، سَل (سَلِہ، سَلِنگ سے بنتا ہے) سَلَہ، سِل، سِلَہ، سِلِہ (سِلے)،،

D. Bray op. cit. vol. 2. p. 122.

(۱) لیچ نے اصل میں ,ہَرَفبو،، (harrafbo) لکھا ہے۔ ڈینس برے امری فعل یا تحکمانہ کے جمع کے سلسلے میں تحریر کرتا ہے ,,امری فعل کے ضمیر حاضر کا جمع امری عدد واحد کے ساتھ ,,بو (bo)،، ملانے سے بنتا ہے۔ اور یہ صوتیاتی تبدیلی کو کم سے کم کرتا ہے .... اگر امری عدد واحد اپنے بنیاد جیسا ہی ہے تو پھر لاحقہ، جو اس کے ساتھ لگایا جاتا ہے، کوئی تبدیلی نہیں لاتا، جیسے بِس، بِسبو، تَخ، تخبو، وغیرہ۔ اگر بنیاد ,ن، پر ختم ہوتا ہے تو پھر لازماً ,ن، لاحقہ سے پہلے ,م، میں تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے بن، بمبو، اور کَن، کمبو، فعل کی حالت تصریف اور فعل لازم، جیسا کہ رسینگنگ، کی صورت میں لاحقہ براہ راست شامل کیا جاتا ہے۔ تخنگ (رکھنا) تخنگبو، رسینگ، رسینگبو، یا (بقیہ صفحہ نمبر ۴۳ پر)

شرطیہ (Subjunctive)

جس سے پہلے,اگر،(agar) آتا ہے۔

واحد (Singular)

اگرای ہرفیٹ تو	(۱)	اگر میں نے پوچھا تو
اگرنی ہرفیس تو	(۲)	اگر تم نے پوچھا تو
اگر اوہرفے تو	(۳)	اگر اس نے پوچھا تو

(بقیہ صفحہ ۴۲) پھر بنیاد کا ,گ، چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح نتیجتاً ,,ن،، ,,م،، میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جیسے تخمبو، ریمبو، وغیرہ تین فعل، جو کہ معکوسی لھ (lh) کو امری عدد واحد کے ساتھ ملاتے ہیں، امری عدد جمع میں الٹے ہوجاتے ہیں۔ جیسے تُول، تُولبو، ہل، ہلبو، خل، خلبو، اس میں امر عدد واحدی کی متبادلاشکال یہ ہوتی ہیں، شاغ، شا، ہوغ، ہو، جبکہ عدد جمع میں اس کی صورتیں یہ ہیں۔شاغبو،شابو،ہوغبو،ہوبو،،

D.Bray op.ci.122-12۔

(۱) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,ای ہَرِفوٹ (I harrafut) یعنی میں پوچھوں گا، ہے، جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "If I might ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۲) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔,,نی ہَرَفوس(Ni harrafus)(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

جمع (Plural)

اگر نن ہَرفین تو(۱)	اگر ہم نے پوچھا تو
اگر نُم ہَرفیرے تو (۲)	اگر تم نے پوچھا تو
اگر اوفک ہَرفیر تو (۳)	اگر انہوں نے پوچھا تو

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۳) یعنی تم پوچھو گے، ہے۔ جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے، اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گے انگریزی ترجمہ "If thou mightest ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۳) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔ ,,اود ہَرَفوک،، (od harrafuk) یعنی وہ پوچھے گا، ہے۔ جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے، اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "If he might ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیاہے۔

(۱) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے، ,,نن ہَرَفونہ (Nan harrafuna) یعنی ہم پوچھیں گے، ہے، جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "We might ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیاہے۔

(۲) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔ ,,نم ہَرَفوڑو،، (Num harrafudo) یعنی تم پوچھو گے، ہے، جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "You might ask" (بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

مرکب مستقبل (Compound Future)

واحد (Singular)

اِی ہَرِ فِو (۱)	میں پوچھوں
نی ہَر فوس (۲)	تم پوچھو گے
اوہَرِ فوءِ (۳)	وہ پوچھیں

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۴) کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔ ,,دافک ہَر فور،، (dafk harrafur) یعنی"وہ پوچھیں گے،، ہے۔ جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے لیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ ''They might ask'' کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ ''I shall have asked'' یعنی ''میں پوچھ چکا ہوں گا،،کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ ''Thou shall have asked'' یعنی"تم پوچھ چکے ہو گے،،کیا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,اود ہَرَ فوءِ،، (od harrafoi) ہے۔ اور اس کا ترجمہ ''He shall have asked'' یعنی"وہ پوچھ چکا ہو گا،، کیا ہے۔

جمع (Plural)

(۱) نَن ہَرِ فِنہَ	ہم پوچھیں گے
(۲) تُم ہَرِ فِرے	آپ پوچھیں گے
(۳) اوفک ہَرِ فِرہ	وہ پوچھیں گے

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "We shall have asked" یعنی "ہم پوچھ چکے ہوں گے" کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "You shall have asked" یعنی "آپ پوچھ چکے ہوں گے" کیا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔ "دافک ہَرَ فیئرے" (dafk harrafenure) ہے اور اس کا ترجمہ "They shall have asked" یعنی "وہ پوچھ چکا ہوگا" کیا ہے۔

فعل متعلق (ظرف) (Adverb)

اَینو (۱)	آج
-پگہ (۲)	کل
بِلِّے	پرسوں
کُودے	پرسوں کے بعد کا دن
کُومادے (۳)	چوتھا دن
دَرو	گذرا ہوا دن
مُل خدُو	گذرا ہوا پرسوں کا شام
کُومُل خدُو	چار دن پہلے کا شام
کُدیر مُل خدو	گذرا ہوا پانچواں دن
اَوَلا (۴)	پہلے
دے ٹاک، نیمروچ (۵)	دوپہر

(۱) لیچ نے ,,آمو،، (Amu) لکھا ہے، جس کے معنی ,,وہی،، یا ,,یہی،، بنتا ہے۔

(۲) لیچ نے ,پگی، (Pagi) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے ,کُودرماس، (Kudramās) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے ,اَودائی، (Awadai) لکھا ہے۔

(۵) لیچ نے ,,منجن،، (Manjan) لکھا ہے، جو سندھی زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ سنسکرت کے مدھیہ، بیچ، آدھا، ہَن، دن یعنی دن کا بیچ یا آدھا یعنی دوپہر سے نکلا ہے۔ جارج شرٹ نے اپنے (بقیہ صفحہ نمبر ۴۸ پر)

دِیگر	سہ پہر
نیم نن (۱)	آدھی رات
اَولیکو پہر (۲)	پہلا پہر
اِرٹمیکو پہر (۳)	دوسرا پہر
مُسٹمیکو پہر (۴)	تیسرا پہر
چارمیکو پہر (۵)	چوتھا پہر
داسہ	اب
گُڑا	پھر (اس کے بعد)
داڑے	یہاں
ایڑے	وہاں
پیشن	باہر

(بقیہ صفحہ ۴۷) تحقیقی مقالے "سندھی میں دراوڑی عنصر"، ۱۸۷۸ء میں بھی براہوئی زبان میں "منجن"، یعنی دوپہر، لفظ کا رائج ہونا بتایا ہے۔

(۱) لیچ نے "نیم شف"، (Nem shaf) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے "اَولیکوپاس"، (Awaliko pas) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے "اِرٹمیکوپاس"، (Iraṭmiko pas) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے "مسٹمیکوپاس"، (Mustamiko pas) لکھا ہے۔

(۵) لیچ نے "چارمیکو"، (charmiko pas) لکھا ہے۔

تـہـٹی (۱)	اندر
مُر	دُور
ہرانگ (۲)	جدھر
مَدَانَہ (۳)	آہستہ، قریب
مُستی (۴)	آگے، قریب
چہارمان کنڈی	ہر طرف، چاروں طرف
چپاپاران	بائیں جانب
ہَم	نیز، بھی
موجبت (۵)	اس کے مطابق
رہیرہ	محض، صرف
آراڑے	کہاں

---

(۱) لیچ نے ,,فَہـٹی،،(Fahti) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ,,ہرانک،، (harank) لکھا ہے۔ اور اس کے معنی ''As far as" یعنی "جہاں تک اس کا تعلق" دیا ہے۔

(۳) براہوئی زبان کے جھالاوانی محاورہ میں ,,مدانہ، کو ,دیر، کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۴) لیچ نے ,,مُستی،، کے معنی صرف ,,قریب،، یعنی (near) دیا ہے۔

(۵) لیچ نے ,,موجبٹ،،(Mujibaṭ) لکھا ہے۔

مُخُوک(۱)	قریب
اُراکا	کہاں سے
بُرزا (۲)	اوپر
شیف	نیچے
جاگئی(۳)	رکھنا، محفوظ کرنا
ہَردے	روزانہ
اِسکا (۴)	تک
پدا (۵)	دوبارہ
اُرانگی(۶)	کہاں

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی (On this side) یعنی "اس طرف" دیا ہے۔

(۲) لیچ نے ,,برزا،،(Burzā) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Instead" یعنی ,,اس کے بجائے،، دیا ہے۔
جاگئی یا جھی کے معنی Placed یا "Settled in a place" ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "As far as" یعنی "جہاں تک اس کا تعلق ہے" کیا ہے۔

(۵) ,,پدا،، کے اور بھی معنی مثلاً ,,پدا تروٹ،، یعنی ,,واپس آؤں گا،، ,,پدا کیس،، یعنی ,, پیچھے کرو،، وغیرہ۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی ''Wherever'' یعنی ,,جہاں بھی،، کیا ہے
دراصل یہ معنی ,,ہرانگی،، کے معنی ہے۔

مونی (۱)	مخالف، سامنے
باز (۲)	کافی، بہت
پاراءِ (۳)	کی طرف سے
پہناد، پہناڈئی (۴)	قریب
کنےاِسک (۵)	میرے پاس، میرے نزدیک
چہ وقت	کب

---

(۱) ,,مونی،، کے اور بھی معنی ہیں، مثلاً ,,مونی،، یعنی ,,کالا،، مونی کاسہ یعنی آگے جانا۔

(۲) لیچ نے ,,بوس،,(Bos) لکھا ہے۔

(۳) براہوئی قوم کے باشندے ,,پارغان،، بھی بولتے ہیں جیسے، کنا پارغان یعنی میری طرف سے۔ ,,اے پارغان،، یعنی اس طرف، یہاں ,,پارغان،، رُخ کے معنی میں پیش ہوا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Successively" یعنی ,, مسلسل،، سلسلہ وار کیا ہے۔ لیکن اس کیلئے براہوئی میں ,,پدریسہ،، اور ,,پدے پد،، یا ,,پدوپد،، کے الفاظ موجود ہیں۔ ,,پہناد،، کے اور بھی معنی ہیں مثلاً ,,پہناد،، کننگ یعنی چشم پوشی کرنا ,,پہنادءِ تہ کچھ کر،، چوڑائی کو ناپ کرو وغیرہ۔

(۵) لیچ کے اصل الفاظ یہ ہیں ,,کنیر اس کنیک، (Knear, as kanek) اور اس کے معنی ''Near me'' یعنی ,,میرے نزدیک،، دیا ہے۔ لیکن میرے نزدیک کیلئے براہوئی میں ,,کنا خڑکا،، کے لفظ مستعمل ہے۔

ہاں، ہئو (۱)	ہاں
آہا	نہیں
مَرے (۲)	ہو جائے
اَول	پہلے پہل
زُو	تیزی سے، جلدی
بِگا	شام کو
اَسہ اَسہ وقت	بعض اوقات
مَدانہ (۳)	آہستہ
ہمونگ (۴)	وہاں، اُدھر
بغیر	اس کے سوا
ہَندُن	ایسے

(۱) لیچ نے یہاں ,,ہند آن،، (hand on) لکھا ہے جس کے معنی ,,جگہ،، ہے

(۲) لیچ نے یہاں ,,مَت،، (Mat) لکھا ہے۔ جس کے معنی ,,بکرا،، ہے۔

(۳) لیچ نے ,,مدا،، (Madā) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے ,,ہمون،، (Hamon) لکھا ہے۔ جس کے معنی "ایسے"، "ایسا ہی" ہے۔

حروف عطف (Conjunction)

عُ	اور
لیکن (۱)	لیکن
کہ (۲)	جو، کیلئے
ایڑے ہِنگ	وہاں جاؤ
ایڑے ہِمپہ	وہاں مت جاؤ
ہیت کر (۳)	بات کرو
پاپہَ ((۴)	مت بولو، مت کہو

(۱) براہوئی عام طور پر ,,وَلے،، بولتے ہیں۔

(۲) بیچ نے اس کے معنی ''that'' یعنی''وہ''دیا ہے۔ ,,کہ،، کے اور بھی معنی ہیں، مثلاً ,,داکہ بف،، یہ جو نہ آئے، یہاں ,,جو،، کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ,,داڑ کہ،، یعنی''اسے کیلئے'' یہاں,کیلئے،،معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ,,گُڑا کہ بف،، یعنی''پھر بھی نہ آئے'' یہاں,,بھی،، کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۳) بیچ نے اصل میں یہاں ,,پارَک،، (Parak) لکھا ہے۔ جس کے معنی ,,کہو،، ہے۔

آ(۴) بیچ نے یہاں ,,پاپ،، (Pāp) لکھا ہے۔ جس کے معنی ,,گناہ،، ہے۔

حروف ندبہ (ندا) (Interjection)

(۱) اَڑے	ارے
ہو اللہ	ہو اللہ
اَرمان	ارمان

---

(۱) پلیچ نے حروف ندبہ کے سرے میں اِن تینوں لفظوں کو ایک ساتھ، ایک جملہ کی صورت میں تحریر کیا ہے۔ ,,ادے ، ہولا! ارمان،، (Ade ,holla! arman) اور اس کے معنی ''What a pity'' یعنی افسوس کی بات ہے، کیا ہے۔ دراصل یہ تینوں الفاظ الگ الگ ہیں۔ پلیچ نے ,,اڑے،، کو ,,ادے،، لکھا ہے، اور ,,ہُو اللہ،، کو ,,ہُولا،، لکھا ہے۔ اس لئے ہم نے ان تینوں الفاظ کو الگ الگ اور اصل صورت میں متن میں درج کیا ہے۔

ذخیرہ الفاظ(Vocabulary)

کَسَر	راستہ
ہُچ	اُونٹ
کُچک	کتا
خَراس	بیل
ہیش	گدھا
پِشی	بلی
اِرغ	روٹی
دِیر	پانی
تُوفک	بندوق
زَغم	تلوار
اِسپر	ڈھال
کوٗس (۱)	قمیص
شَلوار	شلوار
خیری (۲)	چادر

(۱) لیچ نے اس کے معنی ,,کوٹ،، (Coat) دیا ہے۔ براہوئی میں ,,کوٹ،، کو ,,کوٹ،، ہی کہتے ہیں۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی (Waist band) یعنی زاربند، یا(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

موچِڑی	جوتے
ٹُوپ	ٹوپی
دُو	ہاتھ
نَت (۱)	پاؤں
خن	آنکھ
بامُس	ناک
با (۲)	مُنہ
دُوِی	زبان
خَف	کان
کاٹُم (۳)	سر
پیشکوّ	بال (مردوں کے لمبے بال)
رِیش	داڑھی
بَروت	مونچھیں
بجَ	پُٹھا (آدمی کے پیچھے کا حصہ)

(صفحہ ۵۵ کا بقیہ) ناڑہ، کیا ہے۔ براہوئی، زارہند یا ناڑہ کو ,,آہنجہ،، کہتے ہیں۔

(۱) لیچ نے یہاں (Nath) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی (Lip) یعنی ,,ہونٹ،، کیا ہے۔ براہوئی ہونٹ کو ,,جوڑ،، کہتے ہیں۔

(۳) لیچ نے ,,کاٹمب،، (Kātumb) لکھا ہے۔

مون	چہرہ
کوپہَ	کندھا
سروشک (۱)	کہنی
پونؒ (۲)	گھٹنا
زِیل	ناخن
پڈ	پیٹ
خَد (۳)	پستان
پَس	
روتینک	آنت
کلک (۴)	گال
مار	بیٹا
مَسِڑ	بیٹی
اَروَت	بیوی
اِیلمُ	بھائی

---

(۱) لیچ نے یہاں ,,سروچ،، (Saroch) لکھا ہے۔

(۲) یہ لفظ زیادہ تر سندھی میں استعمال ہوتا ہے۔ براہوئی میں ,,گوڈ،، اور ,,شِروش،، کے الفاظ رائج ہیں۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی (Bosom) یعنی ,,بغل،، دیا ہے۔

(۴) لیچ نے ,,کلخ،، (Kalakh) لکھا ہے۔

باوَہ	باپ
اِیڑ	بہن
لُمہَ (۱)	ماں
تاتہَ (۲)	چچی
بَلَہ	دادی
اِلہ	چاچا
زائیفہَ (۳)	بیوی
خَل	پتھر
صَندل (۴)	میز
غُصہ (۵)	ناراض
خوش (۶)	خوش

(۱) لیچ نے ,,لما،، (Lumā) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ,,تات،، (Tāt) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی (Woman) یعنی ,,عورت،، کیا ہے۔ عورت کیلئے براھوئی میں ,,پٹی آ،، اور ,,نیاڑی،، کے الفاظ رائج ہیں۔

(۴) لیچ نے یہاں ,,صندبے،، (Sandbe) لکھا ہے۔

(۵) لیچ نے یہاں ,,قہر،، (Kahar) لکھا ہے۔

(۶) لیچ نے یہاں ,,خَوَش،، (Khawash) لکھا ہے۔

خَرما	بھیڑیا
خلیغا	چیتا
اسٹر، بشار	شیر
مون	کالا
خِیسُن	لال، سرخ
پِیہُن (۱)	سفید
خَرُن	نیلا
سَمو، گُنگی	ہرا، سبز
پِو شکن	زرد، پیلا
ہنین	میٹھا
خَرین (۲)	کڑوا
بے	نمک
مُرند (۳)	جذباتی

(۱) لیچ نے „پیون،، (Piun) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Sour" یعنی „کٹھا،، کیا ہے۔ „کٹھا،، کو براہوئی میں „سور،، کہتے ہیں۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی (Salt adi:) یعنی „نمکین،، کیا ہے۔ „نمکین،، کو براہوئی میں „بےبےاِی،، کہتے ہیں۔

رِنیاری	ناشتہ
بُاسنی (۱)	گرمی
سَتنا	چھاؤں
دَسپاک	رومال
دے (۲)	سورج
اِستار	ستارہ
نوک (۳)	نیا چاند
توبے	پورا چاند
سُم (۴)	گولی
مَت	پہاڑی بکری
اُرا	گھر
دے ٹک	مشرق
خَرتو	اچھا

(۱) لیچ نے یہاں ,,باسن،،(Basun) یعنی ,,گرم،، لکھا ہے۔

(۲) براہوئی میں ,,دے،، کے دو معنی ہیں۔ ایک ,,سورج،، اور دوسرا ,,دن،،۔

(۳) لیچ نے ,,نوخ،،(NoKh) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Arrow'' یعنی ,,تیر،، کیا ہے۔ براہوئی میں ,,تیر،، کو ,,تیر،، ہی کہتے ہیں۔

گنڈو (۱)	چھوٹا
چُک	پرندہ
خاخو	کوا
گنجشک	چڑیا
دندان	دانت
اُور	انگلی
گٹ	چارپائی
ڈغار (۲)	زمین
کونٹ	قالین،اُونی دری
موزہ (۳)	جوتا
بیڑی	کشتی
مَش	پہاڑ
پاٹ (۴)	لکڑی

(۱) لیچ نے ,,گونڈو،، (Gondo) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Ground" یعنی ,,میدان،، کیا ہے۔ دراصل براہوئی میں ,,میدان،، کو ,,میدان،، اور ,,پٹ،، ہی کہتے ہیں،

(۳) لیچ نے صرف ,,موز،، (Moz) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Strick" یعنی ,,لاٹھی،، کیا ہے۔ براہوئی میں ,,لاٹھی،، کو ,,لٹ،، کہتے ہیں۔

خاخَر	آگ
تَناب (۱)	رسی
بَۓ	گھاس
دَرخت	درخت
آلو (۲)	آلو
زَڑدلو	زردلو (۳)
شَفتالو	آڑو (۴)
ہَنار	انار (۵)
صُوف	سیب
تُوت	توت
شَہتُوت (۶)	توت سے بڑا توت

(۱) براہوئی „تناب،، کے علاوہ „چِھٹ،، بھی بولتے ہیں۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "A fruite" یعنی „پھَل،، کیا ہے۔

(۳) لیچ نے یہاں صرف "A fruite" یعنی „ پھل،، لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے یہاں صرف "A fruite" یعنی „ پھل،، لکھا ہے۔

(۵) لیچ نے یہاں صرف "A fruite" یعنی „ پھل،، لکھا ہے۔

(۶) لیچ نے یہاں صرف "A fruite" یعنی „ پھل،، لکھا ہے۔

بَخِت (۱)	بخت
زَرغوش (۲)	سونف
اِسپیدار (۳)	سفیدہ
آہِن گر	آہن گر
زَرگر	سنار
موِلّ (۴)	دھواں
اُودَست	پاخانہ، پیشاب
خَسی	مکھن
کَریش	گھی
غَلہ	غلہ،اناج
پِریش (۵)	کنگنی

(۱) لیچ نے یہاں صرف "A fruite" یعنی ,,پھل،، لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اصل ,,نرغونچ،، (Narghoonch) لکھا ہے اور اس کے معنی ,, پھل،، کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "A fruite" یعنی ,,پھل،، لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اصل ,,مولٹ،، (Molt) لکھا ہے اور اس کے معنی "Milk" یعنی ,,دودھ،، کیا ہے۔ دراصل براہوئی میں ,,دودھ،، کو ,,پرواِلّ،، (Purwalh) کہتے ہیں۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "Cheena" لکھا ہے۔

شال	چادر
چُھگا	انگوٹھی
مُرغن (۱)	لمبا، طویل
ہُرّ	گہرا
دَروازہ (۲)	دروازہ
کرپاس	کپاس
کھیس	کمبل
دَرسُم	بکری کے بال
سِل	چمڑہ
تَہو	ہوا
گسگن (۳)	مر گئے (ہم)

---

(۱) لیچ نے یہاں ,,گنڈ،، "Gwand" لکھا ہے۔ جس کے معنی ,,چھوٹا،، ہے۔ لیکن لیچ نے اس کے معنی "Long" یعنی ,لمبا، کیا ہے اور گنڈ کے بعد ,مرغن، لفظ درج کیا ہے اور اس کے معنی "Broad" یعنی کشادہ، کیا ہے۔ دراصل براہوئی ,,کشادہ،، کو ,,شاہیت،، کہتے ہیں۔ اس کیلئے ہم نے ,,گنڈ،، لفظ کو حذف کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Dead" یعنی ,,مرا ہوا،، کیا ہے۔ دراصل مرا ہوا، کو براہوئی میں ,,کھوکا،، کہتے ہیں۔

نُت	آٹا
گوازی	کھیل
مُچ	مُکا
مَین	کیچڑ (کیچڑ میں پھنس جانا)
مُرُو	خرگوش
دَغر	بکری
سور	بھیڑ کا بچہ
خڑ	مینڈھا
دُروغ (۱)	جھوٹ
جہندم / جاندم (۲)	جنوب
پینگُن	بھوک
راست	سچ
قُطب	مغرب

(۱) لیچ نے یہاں ,,دَرَغ،، (Dragh) لکھا ہے۔
(۲) لیچ نے یہاں ,,جنوب،، (Junūb) لکھا ہے۔

خواتین کے زیورات (Ornaments of Women)

دِیوانی	ہندیا
جُھمگ	جھمکا، جمک
دُر	جھمکے،، بالا
پُھلی	نتھ
طَوق	طوق
تاویز	تعویذ
چندن ہار	بڑا ہار
کنگروا (۱)	کنگن
باہینک	چوڑیاں
پادینک	پازیب، پائل
چَھلو	انگوٹھی
خیال	تِل

---

(۱) لیچ نے یہاں ،،دسوانا،، (Daswāna) لکھا ہے۔

متفرقات (Metals or implements)

مِس	تانبہ، تانبا
بِرِنج، برانج	پیتل
آہن	لوہا
فولاد، پولاد	فولاد
سُرف	سیسہ
شوراہ	قلمی شورہ
گوگړت	گندھک
پِلپِل	مرچ
پِیل	ہاتھی
خولم	گندم
سا	جَو
برنج	چاول
سُو	گوشت
بیدیر	سالن
زارچوبہ	ہلدی
آخزم	ہرن
خَچر	خچر

گوئغ	تربوز
مُوچِنک	موچنا
تار (۱)	تیرنا
تاس	کھانے کا برتن، کٹوری
تھال	تال
کُدینہ	ہتھوڑا
گرِّسان	لکڑی کی بڑی پلیٹ
جوغِن	کونڈا، کھول، اوکھلا
خَل	موسل، دسنہ، ہٹہ

(۱) لیچ نے یہاں ,,لاتِک،، (Lātik) یعنی ,,بے اخلاق،، لکھا ہے اور اس کے سامنے اس کے معنی ,,تیرنا،، یعنی(sail) کیا ہے۔

پہاڑی درخت(Trees on the Mountains)

خَت	دپار
اُپُڑس	جوینپ، ابہل
گون، گُئن	جنگلی پستہ
شیِشار	ایک جنگل درخت

درخت (Trees)

شام پشتیر	پیلے پھولوں والی جنگلی بوٹی
بُوٹُوَ	بوٹہ، پودا
کَتل	کھجوروں کا تھیلہ
ہَوے	ہوے

فعل (verb)☆

ہِنگ	(۱)	چلے جا
بَرک	(۲)	آ، آجا
تُولک	(۳)	بیٹھ
بَش مَرک	(۴)	اٹھو

☆ محولہ بالا الفاظ، سب کے سب „ فعل امر ،، کے الفاظ ہیں۔

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Go" یعنی „ جانا،، دیا ہے، دراصل, جانا، کیلئے براہوئی میں „ ہِنگ ،، لفظ رائج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Come" یعنی „ آنا،، دیا ہے۔ „ آنا،، کیلئے براہوئی میں „بَنگ ،، لفظ رائج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Sit" یعنی بیٹھنا یا „بیٹھو،، دیا ہے۔ دراصل براہوئی میں „بیٹھنا،، کیلئے „ تُولِنگ ،، اور „بیٹھو،، کیلئے „ تول،، لفظ موجود ہیں۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Get up" یعنی „اٹھنا،، یا „اٹھو،، دیا ہے۔ براہوئی میں „اٹھنا،، کیلئے „بَش منگ ،، اور „اٹھو،، کیلئے „ بش مَہ ،، کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔

خاچِک (۱)	سوجا
بَش کبو تا(۲)	جگاؤ، اٹھاؤ

فعل متعدی (verb transitive)

کُنک (۳)	کھا
دِیر کُنک (۴)	پانی پیو
جنگ کرک(۵)	جنگ کرو، جھگڑا کرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Sleep" یعنی ,,سونا،، لکھا ہے۔ دراصل براہوئی میں ,,سونا،، کیلیئے ,,خاچنگ،، لفظ رائج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Awake" یعنی ,,جاگنا،، لکھا ہے، براہوئی میں اس کیلیئے ,,بش منگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے ,,کُنغ،، (Kunakh) لکھا ہے اور اس کے معنی "eat" یعنی ,,کھانا،، کیا ہے ,,کھانا،، کیلیئے براہوئی میں ,,کُننگ،، لفظ، ستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Drink" یعنی ,,پیا،، کیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ,,پینا،، یا ,پینے، کیلیئے براہوئی میں کوئی علیحدہ لفظ موجود نہیں ہے۔ صرف ,,کُننگ،، یعنی کھانا سے ,,پینا،، اور ,, کھانا،، دونوں مطلب نکالے جاتے ہیں۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "quarrel" یعنی ,, جھگڑا،، کیا ہے، براہوئی میں اس کیلیئے ,,جنگ کننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

تخِ	(۱)		رکھو
تول کرک	(۲)		وزن کرو
ہَرف ہِن	(۳)		اٹھاؤ لے جاؤ
خلبو	(۴)		مارو
سگھبوتہ	(۵)		برداشت کرو
خلاس کرک	(۶)		ختم کرو

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Place" یعنی ,,رکھنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,تخِنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے ,,تور کرک،، (Tor karak) لکھا ہے، اور اس کے معنی "Weight" یعنی ,,وزن کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,تول کننگ،، لفظ رائج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "take away" یعنی ,,لے جانا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دننگ،، لفظ موجود ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Beat" یعنی ,,مارنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,خلنگ،، لفظ موجود ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "Bear away" یعنی ,,برداشت کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,سگھنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی "Finish" یعنی ,,ختم کرنا،، لکھا ہے، براہوئی میں اس کیلئے ,,خلاس کننگ،، اور ,,ختم کننگ،، لفظ رائج ہیں۔

ہَر فک (۱)	اٹھاؤ
ہَر ىبو (۲)	پھاڑنا، چیرو
ہَلبو ہتبو (۳)	پکڑ کرلے آنا
توار کبو(۴)	بلاؤ
شعر خَلّ(۵)	گاؤ
راہی کننگ(۶)	بھیجنا، روانہ کرنا

(۱) لیچ نے اس کے معنی "take" یعنی ,,اٹھانا،، کیا ہے، براہوئی میں اس کیلیئے ,,ہرفنگ،، لفظ موجود ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "rip up" ,,یعنی پھاڑنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ,, ہرِنگ،، لفظ موجود ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "bring" یعنی ,,لے آنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ,,ہتنگ،، لفظ موجود ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "call" یعنی ,,بلانا،، کیا ہے۔ لیکن براہوئی میں اس کیلیئے لفظ ,,توار کننگ،، مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "sing" یعنی ,,گانا،، کیا ہے۔ مگر براہوئی میں ,,گانا،، کیلیئے ,,شعر خلنگ،، لفظ رائج ہے اور لیچ کے اصل لفظ (Shair khalt) ہے۔

(۶) لیچ نے یہاں اصل میں ,,ہفی،، "Hify" لکھا ہے اور اس کا مطلب "Send" یعنی ,, بھیجنا،، کیا ہے۔ ,,بھیجنا،، کیلیئے براہوئی میں ,,روانہ کننگ،، اور ,,راہی کننگ،، کے الفاظ رائج ہیں اور ہم نے ,,راہی کننگ،، متن میں لکھا ہے۔

ہُبو	(۱)	دیکھو
کھفنو	(۲)	سنو
ہیل کننگ	(۳)	سیکھنا
پُھرکہَ	(۴)	بھرو
منزل ماس	(۵)	آرام کرنا، ٹھیرنا
پِدرغ	(٦)	توڑو
شوُلہ	(۷)	ہارو

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Look" یعنی دیکھنا، کیا ہے۔ اس کیلئے براہوئی میں ,,ہُننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Listen" یعنی ,,سننا،، کیا ہے۔ براہوئی میں ,,سننا،، کیلئے دو لفظ ایک ,,بِننگ،، اور دوسرا ,, خف تو ننگ،، رائج ہیں۔

(۳) لیچ نے یہاں ,,رتی کاءِ،، (Rati kai) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "fill" یعنی ,,بھرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں ,,بھرنا،، کو ,,پُھرکننگ،، کہتے ہیں۔

(۵) لیچ کے اصل الفاظ ,,موزِل ماس،، (Mauzil mas) ہیں۔

(٦) لیچ نے اس کے معنی "Break" یعنی ,,توڑنا،، کیا ہے۔ لیکن براہوئی میں اس کیلئے ,,پرغنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۷) لیچ نے اس کے معنی "Pourp0t" یعنی ,,انڈیلنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں ,,انڈیلنا،، اور ,,ڈالنا،، کیلئے ,,شاغنگ،، لفظ مستعمل ہیں۔

ایتہِ	(۱)	دیدو
بَلمہ کہَ	(۲)	دوڑو
پاَلِف	(۳)	بھگودو
سِل	(۴)	دھوؤ
سُوار مَرک	(۵)	سوار ہو جاؤ

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Give" یعنی ,,دینا،، کیا ہے۔ ,,دینا،، کیلئے براہوئی میں ,,ایتنگ،، لفظ رائج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Flee" یعنی ,,بھاگ جانا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,نَرِنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ کا اصل لفظ ,,دیرِ تے خلٹ،، (Dirte khalt) یعنی ,,پانی،، میں ,,ڈبونا،، اور ,,گیلا کرنا،، لکھا ہے، براہوئی میں اس کیلئے ,,پالفنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ کا اصل لفظ ,,لِل،، (Lil) ہے، جو اصل ,,سِل،، ہے لیچ نے اس کے معنی "wash" یعنی ,,دھونا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,سِلنگ،، بولا جاتا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "Mount" یعنی ,,چڑھنا،، کیا ہے۔ ,,چڑھنا،، کیلئے براہوئی میں ,,لگِنگ،، اور ,,سوار مَنگ،، لفظ مستعمل ہیں۔ ,,لگنگ،، ,,چڑھنا،، کے معنی میں اور ,,سوار مَنگ،، ,,سوار ہونا،، کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

چوک۔ بُک ہلبو(۱)	چومو
دِھکہ تِتنگ (۲)	دِھکہ دینا
گِرنگ (۳)	باندھنا
گُم کیس (۴)	گم کرنا
سُست کننگ (۵)	ڈھیلا کرنا

---

(۱) لیچ کے اصل الفاظ "Buz halbo" ,,بوز ہلبو،، یعنی ,,منہ کا منہ میں دے دینا،، ہے، ہم نے موجودہ دور میں مروج الفاظ متن میں درج کئے ہیں۔ لیچ نے اس کے معنی "Kiss" یعنی ,,چومنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,بُک ہلنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ کے الفاظ ,,نتھے مُریف،، (Nathe murif) یعنی ,,پاؤں کو آگے کرو،، ہے، لیکن اس کے معنی "Kick" یعنی ,,دِھکہ دینا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کے لئے ,,دِھکہ تتنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے یہاں ,,گِرنیتی،،(Girnety) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Lose" یعنی ,,کھونا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,گم کننگ،، لفظ رائج ہے۔

(۵) لیچ کے اصل الفاظ ,,کائنہَ ملہَ،، (Qaena mala) ہے اور اس کے معنی "Loosen" یعنی ,,ڈھیلا کرنا،، کیا ہے۔ ہم نے براہوئی کے مروج لفظ کو متن میں درج کیا ہے۔ ,,کائنہ ملہ،، لفظ اب متروک ہوگیا ہے۔

باریم تخنگ (۱)	وزن رکھنا
مُوغ (۲)	سیئو
ہَف (۳)	اٹھاؤ
تِخ تہ (۴)	رکھو
شیف مَہ (۵)	جھکو، نیچے ہو جاؤ
دِیرکر (٦)	پانی کرو (پگھلاؤ)

(۱) لیچ نے اصل میں ,,باریم ہمپ،، (Baremehump) یعنی ,,وزن اٹھاؤ،، لکھا ہے اور اس کے معنی "Load" ,,وزن رکھنا،، کیا ہے۔ ,,وزن رکھنا،، کیلئے ہم نے متن میں مروج لفظ درج کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "sew" یعنی ,,سینا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,موغنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Lift up" یعنی ,,اٹھانا،، کیا ہے۔ ,,اٹھانا،، کیلئے براہوئی میں ,,ہَرفنگ،، اور ,,ہَفنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Put down" یعنی ,,رکھنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں ,,رکھنا،، کیلئے ,,تخنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "stoop" یعنی ,,جھکنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,جھکینگ،، اور ,,شیف مہ،، لفظ مروج ہے۔

(٦) لیچ نے اس کے معنی "melt" یعنی ,,پگھلنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دیرکننگ،، لفظ مروج ہے۔

خَلبو (۱)	مارو
جوکہَ تنگ (۲)	ٹیک لگانا
تالان کبو (۳)	پھیلاؤ، بچھاؤ
چھَٹ تیبو (۴)	پھیلاؤ
دِیر چھٹ تیبو (۵)	پانی چھڑکاؤ

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Kill" یعنی "مارنا"، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "خلنگ"، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اصل میں یہاں "تُغ بفک"، (Tugh bafak) یعنی "نیند نہیں آتی ہے"، کیا ہے اور ہم نے انگریزی معنی کے مناسبت سے براہوئی لفظ درج کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Spread" یعنی "پھیلانا"، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "تالان کننگ"، اور "شاغنگ"، کے الفاظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "scatter" یعنی "پھیلنا"، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "تالان مننگ"، لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "Sprinkle" یعنی "چھڑکنا"، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "چھٹ تننگ"، لفظ مستعمل ہے۔

رسینگبو (۱)	پہنچو
گُورِنگ (۲)	پھیڑنا
گھڑ خلبو (۳)	گڑھا کھودو
قبر کبو (۴)	قبر کرو۔ دفن کرو
تار خلبو (۵)	تیراکی کرو

(۱) لیچ نے اصل میں ,,رسیبو،، (Rase bo) لکھا ہے جو اصل میں رسیمبو (Resembo) ہے، اس نے اس کی معنی "arrive" یعنی ,,پہنچنا،، کیا ہے براہوئی میں اس کیلئے ,,رسینگبو،، لفظ مستعمل ہے۔ ,رسیمبو، کے معنی بھی وہی ہے جو ,,رسینگبو،، لفظ کی ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ,,سوکا کر،، (sokā kar) یعنی ,, تندرست وَ توانا کرو،، لکھا ہے۔ لیکن اس کے معنی "wrap" یعنی ,, پھیڑنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں پھیڑنا، کیلئے ,,پھیڑنگ،، لفظ مروج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "dig" یعنی ,,کھودنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے,,خُتنگ،،لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Bury" یعنی ,,دفن کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,گورکننگ،، ,,پُورینگ،، ,,دفن کننگ،، لفظ مستعمل ہیں۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی"swim" یعنی ,, تیرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,تارخلنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

نیشتار خلبو (۱)	تیراکی کرو
ٹُبی خلبو (۲)	غوطہ لگاؤ
دھڑبو (۳)	اترو
بیڑی آ سوار مبو (۴)	کشتی پر سوار ہو جاؤ
چٹیو (۵)	چاٹو
گٹ ہلبو (۶)	کاٹو

(۱) لیچ نے اس کی معنی بھی ,,تیرنا،، کیا ہے۔ اس کیلئے دیکھئے صفحہ ۷۹ کا حوالہ نمبر ۵۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "duck" یعنی ,,غوطہ لگانا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,ٹُبی خلنگ،، اور ,,گھت خلنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Land" ,,اترنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دھڑنگ،، اور ,,شیف مننگ،، کے الفاظ مستعمل ہیں۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی صرف "embark" یعنی ,,سوار ہونا،، کیا ہے اور ,,بیڑی،، کے لفظ کو معنی میں حذف کردیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,سوارمنگ،، کالفظ مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "Lick" یعنی ,,چاٹنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,چٹینگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی "bite" یعنی کاٹنا کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,گٹ ہلنگ،، اور ,,ڈلنگ،، کے الفاظ مستعمل ہیں۔

گُلم کر (۱)	گھونٹ لو
دَسَبو (۲)	بوؤ
لنگار کبو (۳)	ہل چلاؤ
خُلبو (۴)	ڈرو
سما کیس (۵)	اندازہ کرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "suck" یعنی ,,چوسنا،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,چوسنگ،، لفظ مستعمل ہے۔ اور ,,گھونٹ لینا،، کیلئے براھوئی میں ,,گُلم کننگ،،لفظ مروج ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ,,چھٹ تیبو،، یعنی ,,چھڑ کاؤ،، ,,پھلاؤ،، لکھا ہے۔ اور اس کے معنی "sow" یعنی ,,بونا،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,دسنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "plough" یعنی ,,ہل چلانا،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,لنگارکننگ،، لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "fear" یعنی ,,ڈرنا،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,خُلینگ،، لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "guess" یعنی ,,اندازہ کرنا،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,اندازہ کننگ،، اور ,,سما کننگ،، کے الفاظ مستعمل ہیں۔ ,,سما کننگ،، کے اور بھی معنی ہیں، جیسا بیدار ہونا، اور جاگنا۔

زندہ مَہ (۱)	زندہ ہو جاؤ
نُسَہ (۲)	پیسو
کَہہ (۳)	مر جاؤ
ہوغ (۴)	روؤ
خَسِنگ (۵)	پھینکنا

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Live" یعنی ,,رہنا،، کیا ہے۔ ,,رہنا،، کیلئے براہوئی میں ,,رہینگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "grind" یعنی ,,پیسنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,نُسِنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Die" یعنی ,,مرنا،، کیا ہے۔ ,,مرنا،، کیلئے براہوئی میں ,,کھَنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اصل میں ,,ہاغ،، (hāgh) لکھا ہے اور اس کے معنی "weep" یعنی ,,رونا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,ہوغنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے اصل میں یہاں ,,ہَرَ بِٹ،، (Harra biT) یعنی ,,چیر پھاڑ کر پھینکنا،، لکھا ہے اور اس کے معنی "Throw away" یعنی ,,پھینکنا،، کیا ہے۔

اِلینگ (۱)	جانے دینا
خَل (۲)	بجاؤ
مُجبو (۳)	ہنسو
شُوکار کشہ (۴)	سیٹی بجاؤ
جَحَہ (۵)	کھانسو

---

(۱) لیچ نے اصل میں ,,ہیتہ کاءِ،، (Hetakai) یعنی ,,دیگر روانہ کرو،، لکھا ہے۔ اور اس کے معنی "let go" یعنی ,,جانے دینا،، کیا ہے۔ ہم نے انگریزی معنی کی مناسبت سے براہوئی میں لفظ دیا ہے۔

(۲) لیچ نے خلت (Khalt) یعنی ,,مارنا،، لکھا ہے۔ دراصل ,, خل،، کے تین معنی ہیں۔ ایک ,,مارنا،، دوسرا ,,بجانا،، اور تیسرا ,,درد،،۔ جملے کی مناسبت سے ,,خل،، لفظ سے معنی نکالی جاتی ہے۔ یہاں ,,خل،، سے مراد بجاؤ ہے یعنی موسیقی کے کسی آواز کو بجانا مطلب ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Play games" یعنی ,,کھیل،، دیا ہے۔ ,,کھیل،، کیلئے براہوئی میں ,,گوازی،، لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے یہاں ,,شُوکار کشے،، (Shukar kashe) یعنی ,,سیٹی بجائے،، لکھا ہے اور اس کے معنی (whistle) یعنی ,,سیٹی بجانا،، لکھا ہے اس کیلئے براہوئی میں ,,سیٹی خلنگ،، یا ,,شوکار خلنگ،، لفظ مروج ہیں۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "Cough" یعنی ,,کھانسنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,جکینگ،، لفظ مروج ہے۔

ہچان (۱)	چھینکو
تُف کہ (۲)	تُھوکو
پلِنبو (۳)	دبانا، ملنا
تھڑبو (۴)	کاٹو، زبح کرو
تول کہ ہل (۵)	تول کرکے لو
حساب کبو (۶)	حساب کرو ، گنو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Sneeze" یعنی ,, چھینکنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,ہچانینگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "spite" یعنی ,, تھوکنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,تُف کننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اصل میں ,,پلٹبو،، (piltibo) یعنی (Shampoo) ,,ملنا،، لکھا ہے۔ ہم نے متن میں مروج براہوئی لفظ درج کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "cut" یعنی ,,کاٹنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,, تھڑنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے یہاں ,, تول کہ ہلٹ،، (Tolka halt) لکھا ہے۔ اور اس کے معنی "weight" یعنی ,, تولنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,, تولینگ،، یا ,,تورینگ،، لفظ مروج ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی "count" یعنی ,, گننا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,, حساب کننگ،، اور ,,لیکہ کننگ،، لفظ مروج ہیں۔

الیو (۱)	چھوڑو
گھرَبو (۲)	چھیلو، کُریدو
مُوشکبو (۳)	پونچو، رگڑو
ریڑتیبو (۴)	پھراؤ ، لڑکھاؤ
رد کیس (۵)	بھول جاؤ
شروع کر(۶)	شروع کرو

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Leave" یعنی ,,چھوڑنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,الینگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Scratch" یعنی ,,چھیلنا،، یا ,,کُریدنا،، کیا ہے براہوئی میں اس کیلئے ,,گھرینگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "rub" یعنی ,,رگڑنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,مُوشکنگ،، لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "roll" یعنی ,,لڑھکنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,ریڑتننگ،،لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "forget" یعنی ,,بھولنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,رَدکننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی "begin" یعنی ,,شروع کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,شروع کننگ،، لفظ مروج ہے۔

بشخ ایتہِ(۱)	حصہ دیدو
پدائی ایتہِ(۲)	واپس دیدو
خوش مَر (۳)	خوش ہو جاؤ
ویڑھ کر (۴)	گھیراؤ کرو
جُلو کننگ(۵)	حملہ کرنا
آرام کبو (۶)	آرام کرو، ٹھہرو

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Distribute" یعنی ,,تقسیم کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,بشخ کننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "give back" یعنی ,,واپس کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,پدا تننگ،، لفظ مروج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "rejoice" یعنی ,,خوش ہونا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,خوش مننگ،، لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Besiege" یعنی ,,قید کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,قید کننگ،، لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ کے اصل لفظ ,,رُوش کر،، (wrūsh kar) یعنی ,,منہ پر خراش کرو،، ہے، اس لئے ہم نے اس کے معنی کے مطابق براہوئی لفظ متن میں درج کیا ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی "stop" یعنی ,,ٹھہرنا،، کیا ہے۔ ,,ٹھہرنا،، کیلئے براہوئی میں ,,سلِنگ،، لفظ مروج ہے۔

مُسّن کر(۱)	اُلٹا کرو
تَما (۲)	گرا
بُڑزا کر(۳)	اوپر کرو
تَفبو (۴)	باندھو
ریفبو (۵)	دھوکہ دو
سوداکیس(۶)	بیچنا

(۱) لیچ نے اس کے معنی "upset" یعنی ,,پریشان کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,پریشان کنگ،، لفظ مروج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "fell down" یعنی ,,گرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,تِمنگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "open" یعنی ,,کھولنا،، کیا ہے۔ ,,کھولنا،، کیلئے براہوئی میں ,,ملِنگ،، لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Shut" یعنی ,,بند کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,بند کننگ،، لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "decieve" یعنی ,,دھوکا دینا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دھوکہ تننگ،، لفظ مروج ہے۔

(۶) لیچ کے اصل الفاظ ,,توندا کیس،، (Tonda kes) ہیں اور اس کے معنی "sell" یعنی ,,بیچنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,سودا کننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

ہَلبو (۱)	لے لو
چَرینگ (۲)	گھومنا
بَرام کر (۳)	شادی کرو
شوُلِو (۴)	حجامت کروں یا منڈھوں
راہی کر (روانہ کر) (۵)	روانہ کرو

(۱) لیچ نے اس کے معنی "buy" یعنی ,,خریدنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ,,بہا اٹ ہلنگ،، یا ,,ہلنگ،، کے الفاظ مستعمل ہیں۔ ,,ہلنگ،، لفظ سے ایک اور معنی بھی نکلتا ہے۔جو متن میں درج کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "wander" یعنی ,,اِدھر اُدھر کرنا،، کیا ہے۔ لیکن براہوئی میں ,,دانگ ہینگ کننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "marry" یعنی ,,شادی کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ,,برام کننگ،، لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اصل میں ,,تُھولِف،، (tholif) لکھا ہے۔ اور اس کے معنی "shave" یعنی ,,داڑھی کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ,,شولفنگ،، لفظ مستعمل ہے۔ ,,شولفنگ،، کے ایک اور معنی بھی ہے۔ یعنی ,,ہارنا،،۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "dispatch" یعنی ,,روانہ کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کے لئے ,,روانہ کننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

باسِفبو (۱)	گرم کرو، اُبالو
بجی کبو (۲)	بھونو، کباب کرو
بِس (۳)	تلو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "boil" یعنی ,,اُبالنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,باسفِنگ،، لفظ مروج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "roast" یعنی ,,بھونا،، یا ,,کباب کرنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,بجی کننگ،، لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "fry" یعنی ,,تلنا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,بِسنگ،، اور ,,تَرینگ،، الفاظ مستعمل ہیں۔

ناقص مرکبات اور مکالمات

(Phrases and Dailogues)

(مبارکباد کا فوری تبادلہ جو کہ میٹنگ میں شامل پارٹیوں کی طرف سے کیاجائے)

خواجہ بَسُس۔ (۱)	آپ آئے۔
دُراخ جوڑُس ؟(۲)	اچھے اور خوش باش ہیں ؟
ماک نا دُراخُ ؟(۳)	آپ کے بیٹے ٹھیک ہیں ؟
ایلمک نادُراخُ ؟(۴)	آپ کے بھائی ٹھیک ہیں ؟

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "You are welcome" یعنی „آپ کو خوش آمدید،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے „خواجہ بَخیرٹ،، کا جملہ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں صرف „درخس،، (Dur khus) لکھا ہے، جو اصل میں „دراخُ ائس،، ہے۔

(۳) لیچ نے یہاں حروف اضافت کیلئے „نے،، استعمال کیا ہے۔ ہم نے اس کی جگہ بلکہ ہر جگہ „نا،، لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Your brothers are they" یعنی „آپ کے بھائی کیسے ہیں؟،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے „ایلمک نا اَمرُ،، کا جملہ مروج ہے۔

قبیلہ نادُراخے ؟(۱)	تمہارے خاندان والے ٹھیک ہیں ؟
شہر نادراخے ؟(۲)	آپ کے شہر والے ٹھیک ہیں ؟
یار ہمراہ نادُراخے ؟	تمہارے خداندان والے ٹھیک ہیں ؟
شر دُراخ ئس ؟	آپ اچھے اور خوش باش ہیں ؟
دراخ خیر ٹی ئس ؟	= =
دراخ جوڑ ئس ؟	= =
شُکر کہ بَسُں	شکر ہے تم آئے
شُکر کہ ننا اُراٹی بَسُں	شکر کہ تم ہمارے گھر آئے
نے خدا ہیس	خدا تمہیں لائے
حیدر آباد نا کَسر اَراکانے ؟(۳)	حیدر آباد کا راستہ کہاں سے ہے ؟

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Your family are well" یعنی ,,آپ کے خاندان والے کیسے ہیں ؟،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,قبیلہ ،خاہوت نا اَمرے ؟،، کا جملہ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Your city are well?" یعنی ,,آپ کے شہر والے کیسے ہیں ؟ کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,شہر ناک نا اَمرُ،، کا جملہ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے حیدر آباد کا نام ,حیدر راواد،، (Haidrawād) لکھا ہے۔ اور اس کے معنی "Which is the road to Hyderabad" یعنی ,,حیدر آباد کا کونسا راستہ ہے ؟،، کیا ہے۔اس کیلیے ,,حیدر آباد نا اَراکسر ءِ ؟،، مروج ہے۔

کنے نشان ایتبو (۱)	مجھے دکھاؤ
ای حیدر آباد آءِ کاوہ	میں حیدر آبا جاؤں گا
او کاریم ءِ ای ہچ کپروٹ	میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا
اگر نم پارے نما خاطران کاریم ءِ	اگر آپ کہتے ہیں تو تمہارے لئے
کیوہ (۲)	کام کرونگا
دا شہر ٹی ننے ککڑ دو تموءِ	کیا گاؤں میں مجھے مرغا ملے گا؟
داشہر نا پن انت ءِ (۳)	اس شہر کا نام کیا ہے؟
داشہر ٹی سرکارنا مالیات اُخدرءِ	اس شہر میں حکومت کا کتنا حصہ ہے
داشہر نا مالیات بیست پنچ ہزارے	اس شہر کی پیداوار پچیس ہزار فی برس
سال نا	ہے۔

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Point it out to me" یعنی ,,مجھے اس کا بتاؤ،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,کنے دانا پابو،، کا جملہ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "If you tell me for your sake I will do the thing" یعنی ,,اگر تم اپنے لئے بتاؤ گے تو میں یہ کام کروں گا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,اگہ نی تینکہ پاسہ تو ای داکاریم ءِ کیوہ،، کا جملہ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ کا جملہ یہ ہے ,,داشہر نا پن دیرءِ،، (da shahar na pin dere) یہاں ,,دیرءِ،، حروف استفہام غلط استعمال کیا ہے۔ ,,دیرءِ،، حروف استفہام انسانوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

نی انت خوم سے اُس ؟	تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو ؟
اِی بھاز پندہ کرینٹ داسا	میں نے بڑی مسافت کی ہے اب
دمدرینگاٹ (۱)	تھک گیا ہوں
ہُلی آسوار اَسُٹ	میں گھوڑے پر سوار تھا اور میں
دمدرینگنٹ (۲)	تھکا ہوا نہیں ہوں۔
نے مار اَرے ؟	تمہارا بیٹا ہے ؟
نے مسڑ اَرے ؟	تمہاری بیٹی ہے ؟
بھاز سال مَریک پیدا مَسنےُ ؟	اسے پیدا ہوئے کتنے سال ہوئے ہیں ؟
دُوانزدہ سال ناءِ پیدا مَسنےُ	وہ بارہ سال پہلے پیدا ہوئی ہے
میر نا بھاز لشکر اَرے ؟	کیا میر کا لشکر بڑا ہے ؟
دا ہُلی نا بہا اَکسے ؟	اس گھوڑے کی قیمت کیا ہے ؟
اِیلم پنچ صَد اَٹ سودا کرینٹ	بھائی میں نے گھوڑا پانچ سو میں
تینا ہُلی ءِ	بیچ دیا ہے۔
جُوان کَرینُس کہ سوادکرینُس	تم نے یہ گھوڑا بیچ کر اچھا کیا ہے
بھاز مَسنےُ ؟	یہ بڑی رقم ہے ؟

---

(۱) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے "ای باز پنتھ کرینٹ دَن دنگارَنٹ" (Ee baz panth karinut dan dangaernut)

(۲) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے "ہُلی آسوار مَسُٹ دَم دَوَت" (Hully a swar masut dam dawat)

بُلی آچست کر سوار مرک (۱)	گھوڑے پر اچھی طرح سوار ہو جاؤ
سَہی مریس کسرٹ دُز بھاز	احتیاط کرنا راستے میں بہت چور
آرے پُھلور نے	ہیں وہ لوٹ لیں گے
داکَسرٹ دُھون آرے اِی	کیا راستے میں کوئیں ہیں میں پانی
دِیرکُنیوہ (۲)	پیوں گا
بَریسہ کہ کان	آؤ گے تو چلیں
کَبفرَہ نے تو	میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا
بَرَیوہ اِی تون نا	میں تمہارے ساتھ چلوں گا
کَنے رُخصت ایتہِ کاو (۳)	اجازت دیں، میں جاؤں
روپئی نا بیر بھاز تیسہ ؟	ایک روپے کے کتنے بیر دو گے
خواجہ بھازُ (۴)	یہ کافی ہیں۔

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Mount quickly" یعنی ,,جلدی سوار ہو جاؤ،، کیا ہے۔ اور ,بُلی آ،، یعنی ,,گھوڑے پر،، کے الفاظ کے معنی نہیں دیا ہے۔

(۲) یہاں لیچ نے ,,کُنیوہ،، کی جگہ ,,کِمِف،، (Kimif) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Give me leave, I will go" یعنی ,,مجھے اجازت دیں۔میں جاؤں گا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,کنے رخصت ایتہِ ای کاوہ،، کا جملہ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے بھاز کی جگہ ,,تابرءِ،، (Tabare) لکھا ہے۔

بھاز تیسہ دا بیر تے آن نی ؟(۱)	کتنے دو گے ان بیروں میں سے آپ ؟
پنچ سرک تیوہ	میں پانچ سرک دوں گا
اہلم عید نا مُبارک مَرے۔	بھائی تمہیں عید مبارک ہو
اِیمان سلامت مَرے (۲)	ایمان سلات ہو۔
نا عید مبارک مَرے (۳)	تمہاری عید مبارک ہو
دادے دَہ روپئی ایتہِ	اسے دس روپے دے دیں
اَسہ مُونو پیسہ ئس تفرہ تہ (۴)	ایک کوڑی پائی بھی نہیں دونگا

(۱) لیچ نے اس کے معنی "What ; price of these bers?"
یعنی ,,ان بیروں کی کیا قیمت ہے ؟،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دا بیر تا رقم / قیمت اخسے ؟،، کا جملہ مستعمل ہے۔
(۲) لیچ نے اس جملے کے دوسرے حصے ,,ایمان سلامت مرے،، کا ترجمہ "May you be happy" یعنی ,,دعا ہے کہ خوش رہو،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دعاءِ کہ خوش مریس،، کیا جاتا ہے۔
(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "And happy eed to you" یعنی ,,اور تمہیں بھی عید مبارک ہو،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,وَ نے عید مبارک مرے،، کہا جاتا ہے۔
(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "I will: not give a monu?" یعنی ,,میں اسے ایک کوڑی پائی بھی نہیں دونگا؟،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,ای دادے اسہ مونو پیسہ ئس ہم تفرہ؟،، بولا جاتا ہے۔

آنتئے تِفیسہ تہ مگرنا باوہَ نا مال۔	کیوں نہیں دیتے ہو؟ کیا تمہارے
آن گِڑ ائس کائک؟(۱)	باپ کی ملکیت سے کچھ جائے گا؟
اوبندغ ئر ا ہنا۔	وہ آدمی بھاگ گیا۔
اوبندغ جنگ ٹی کھسکُنے۔(۱)	وہ آدمی جنگ میں مر گیا۔
دادے اینو میر بیٹھے نے خلعت(۳)	آج میر نے اسے خلعت پہناد یا ہے۔
اِی حیدر آبادءِ خنائٹ۔	میں نے حیدر آباد دیکھا ہے۔

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "Why want you give? will it be out of your father's porperty, that you refus to give?" یعنی ,,تم کیوں نہیں دوگے؟ تمہارے والد کی ملکیت میں کمی آئے گی، جو تم انکار کر رہے ہو،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,نی انتئے تفیسہ؟ نا باوہ نا مال ٹی کمی بریک، کہ نی انکار کننگ ٹی اُس،، بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "That man was killed in battle" یعنی,,وہ آدمی جنگ میں مارا گیا،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,او بندغ جنگ ٹی کھسفنگا،، بولا جاتا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "Today the meer presented him with a dress of honour" یعنی ,,آج میر نے اسے اعزازی لباس تحفتاً دیا ہے،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,اینو میر دادے خلعت ئس ٹیکی تِسونے،، کہا جاتا ہے۔

اِی حیدر آبادءِ خنتنٹ۔	میں نے حیدر آباد نہیں دیکھا ہے۔
خلؔ ئس ہلکونے پھڈ ٹی کنا(۱)	مجھے پیٹ میں درد ہے۔
اینو باسُنی ءِ۔	آج گرمی ہے۔
اینو تخ ءِ۔	آج سردی ہے۔
غلہ غاک پُوسکن ءُ۔(۲)	اناج نیا (تازہ) ہے۔
آہا پُوسکن اَفس۔	نہیں نیا (تازہ) نہیں ہے۔
داغلہ غاک ہماز دے ناءُ؟(۳)	یہ اناج کتنے پرانے ہیں ؟
اَبا بختاور اِرا توءِ داغلہ غاتے ہرفینٹ (۴)	بختاور، دو مہینے ہو چکے ہیں اناج کو۔ کاٹا ہے (اٹھایا ہے)

---

(۱) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,خلٹ ہلکونے پڑ ٹی کنا،، (Khalh halkuni piḍati kana)

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "This food is fresh" یعنی ,,کھانا عمدہ ہے،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,داکنغ پوسکنو سے،، بولا جاتا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "This food is of many days" یعنی ,,یہ کھانا کئی دنوں کیلئے ہے،،۔ اس جملے کے دو معنی نکلتے ہیں۔ ایک وہ جو ہم نے متن میں درج کیا ہے اور دوسرا وہ جو لیچ نے کیا ہے۔

(۴) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,ابا بختاور اِرا توءِ دا غلہ غاک ہرفینٹ بختاور،، (Aba bakhtawar ira tue (بقیہ صفحہ ۹۸ پر)

داگڑا سے خیسن نا (۱)	یہ سونے کی چیز ہے
ایلم اَرا جاگہَ نا خیسن سے ؟ (۲)	بھائی، کس ملک (جگہ) کا سونا ہے
مکران نا خیسن سے یا قندھار نا سے ؟	مکران کا سونا ہے یا قندھار کا ؟
ایلم، اید تہ خدا چائے ایہن اوارے توجوانو سے (۳)	بھائی یہ تو خدا ہی جانتا ہے لیکن ہے تو اچھا

(صفحہ ۹۷ کا بقیہ) "da ghalaghak harfenut bakhtawar"
اور اس کے معنی پیچ نے "No, I reaped it two months ago, you bakhtawar" یعنی ,,نہیں، بختاور میں نے یہ دو ماہ قبل بویا تھا۔ بختاور،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,آھا، بختاور ای اِرا تو مہالو داتے دسائٹ ,,بختاور،، بولا جاتا ہے۔

(۱) پیچ اس کے معنی "This article is of gold" یعنی ,,یہ سونے کا زیور ہے،، کیا ہے۔ براھوئی میں اس کیلئے ,,دا خیسن نا سہت سے،، بولا جاتا ہے۔

(۲) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,مکران آ خیسن اَسے، یا قندھار نا اِتے،، (Mekran nā khisun ase, ya Candār nā ite)

(۳) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,ایلم ایتہَ خدا چوءِ اریتے جوان اُوسِت،، (I'Lum eta Khuda chou oe arete jwan asit)

دارو پئی ناگڑا سے (۱)	یہ روپے کی چیز ہے
کاٹم عِپالِفبو شولبو (۲)	سر کو دھوئیں اور منڈیں
کنا بوُٹے جوڑ کرینے ساحل (۳)	میرے بوٹ کو بنایا (مرمت) ہے ساحل نے
نبشت کبود اکا غداتے (۴)	ان کاغذوں کو لکھیں
گُداتے سِل (۵)	سر کے چادر کو دھوئیں
پیہن کتا	انکو سفید (چمکائیں) کریں

(۱) لیچ نے اس کے معنی "This is silver article" یعنی ,,یہ چاندی کا بنا ہوا زیور ہے،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دا پیہن (زر) ناجوڑ کرو کو سہت سے،، بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے اس جملے کے معنی "Wash and shave my head" یعنی ,,دھوئیں،، اور میرا سر منڈیں، کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس جملے کے معنی "The gentlemen had drawn my picture" یعنی ,,اس نوجوان نے میری تصویر کھینچی ہے،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دا ورنا کنا فوٹوءِ ہلکنے،، بولا جاتا ہے۔

(۴) لیچ نے اس جملے میں ,,نبشت،، (Nabisht) لفظ تحریر کرنے کی معنی میں استعمال کیا ہے، آج کل اسے ,,نوشتہ،، (Nivishta) بولا اور لکھا جاتا ہے۔

لیچ نے اس کے معنی "Wash the clothes" کپڑے ,,دھوئیں،، کیا ہے، براہوئی میں اس کیلئے ,,ہچّاتے سِل،، بولا جاتا ہے۔

شہر ئی رسینگا خیرٹ (۱)	شہر میں صحیح سلامت پہنچا
پیشن ہن گُم مرک (۲)	باہر جاؤ، گم ہو جاؤ
براہوئی ناہیتے ہچ تپرہ	میں براہوئی کا ایک لفظ تک نہیں جانتا۔
روپئی ہلک	پیسے لیں
سوگو کرک	مضبوطی سے تھامیں
تینتو تخک (۳)	اپنے پاس رکھیں
ہُلی آن شیف مر	گھوڑے سے اترو

(۱) اس جملے کی دو معنیں ہیں ایک وہ جو واحد متکلم ہے۔ اور دوسرا وہ جو واحد غائب کیلئے بولا جاتا ہے جو متن میں درج کیا گیا ہے۔ واحد متکلم کیلئے,, شہر ئی رسینگاٹ خیرٹ،بولا جاتا ہے،،

(۲) لیچ نے اس جملے کی معنی "Get out, do away with yourself, fellow" ,,نکل جاؤ، اپنے آپ کو نکالو دوست،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,پیشن مَہ، تینا تینٹ ءِ گشہ سنگت،، بولا جاتا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ,,تینتو (پاݨ ساݨِ سخخ،، (tenato (paṇsaṇ) sikhakh) اس جملے میں ,,پاݨ ساݨ،، سندھی زبان کے الفاظ ہیں ,پاݨ، کے معنی، خود اور ,ساݨ، کے معنی ,ساتھ، کے ہیں،، یعنی اپنے (خود کے) ساتھ۔

بیش آءِ سوار مَرک ئلی ریش ءِ	گدھے پر چڑھو، گھوڑے کو زخم ہے
خُلیسہ کنے آن چھُروک	مجھ سے اتنے ڈرتے ہو کہ تمہارا
ناکارہ۔ (۱)	پیشاب بہتاہے۔
دریاب خُشک مَسنے دِیر	دریا خشک ہو گیا ہے اس میں پانی نہیں
تہ کُٹانے پِحَت مسونے۔(۲)	ہے یہ کم گہرا ہوا ہے۔
دانا سیل ءِ کرک۔	اس کا دیدار (مزہ) کرو۔
کنے کاریم اَرے تَن سیل کپِنہ َ۔	مجھے کام ہے ہم دیدار نہیں کرینگے۔
اِی خُواری بھاز خنانٹ۔	میں نے بڑی تکلیف دیکھی ہے۔
چراغ ءِ لگِف۔	موم بتی جلاؤ۔
چراغ ءِ کَسِف۔	موم بتی بجھاؤ۔
دریاو! وَہیسہ ہِنک ملکاتے۔	دریا! بہتے جاؤ ملکوں کو آباد کرو تاکہ۔
آباد کرک غَریاک خوش مَریر۔(۳)	غریب خوش ہو جائیں۔

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "You fear me so, that you have wet yourself" یعنی,, تم مجھ سے اتنے خائف ہو کہ تم نے اپنے آپ کو پسینہ پسینہ کردیا ہے،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,نی کنے آن ہنداخہ خلیسہ کہ تینا تینٹ ءِ خیدی کرینس،، بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے ,,خشک،، کی جگہ ,,خراب،، (Khrab) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "River! flow on and make the country fertile that the poor may (بقیہ صفحہ ۱۰۲ پر)

بھاز سال زِندَہ مَریس	بہت سال زندہ رہو (خدا کرے)
مسلمان ہَشت صَد سال زِندہ مَس پدان کَسک	مسلمان آٹھ سو برس زندہ رہا پھر مر گیا۔
پھِر کرینے اِی پالسُنٹ (۱)	برسات ہو گئی ہے میں بھیگ چکا ہوں۔
پُچاتے کنا ہیلبودے آ (۲)	میرے کپڑے دھوپ میں رکھو
اِی حیدر آباد ٹی اِراتو مَسُنٹ	میں حیدر آباد میں دو ماہ رہ چکا ہوں
براہوئی نا بولیءِ ہرفیٹ داسا براہوئی مَسُٹ۔	میں نے براہوئی زبان سیکھ لی ہے اور اب براہوئی ہو گیا

(صفحہ ۱۰۱ کا بقیہ) "be happy" یعنی ,,دریا! بہتے جاؤ اور ملک کو اتنا سرسبز کرو کہ غریب خوش ہو جائیں،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,دریاو! ویسہ ہنکءُ ملکاتے ہنداخہ خرن کر کہ غریاک خوش مریر،، بولا جاتا ہے۔

(۱) لیچ نے اس کے معنی "The rain has fallen, I have got" یعنی ,,برسات ہو گئی ہے میں بھیگ رہا ہوں،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,,پھر کرینے ای پالنگ ٹی اُٹ،، بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ,,گد،، (Gud) کو ,,کپڑوں،، کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ ,,گد،، کو براہوئی ,,عورت کے سر کی چادر،، کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

داشہر ٹی جوانو پچ پیدا مروءِ۔(۱) اس شہر میں اچھا کپڑا ملے گا۔

اِی اَسہ تھان ئس ہلیوہ۔ (۲) میں ایک تھان لوں گا۔

اِی داتے خراسان آن خرید کرینٹ۔(۳)ان کو میں نے خراسان سے خریدا ہے۔

توءَ سے نا حکمت خدا انا نگ۔ خدا کی رحمت (حکم) سے ایک ماہ میں۔

داساءِ جوڑ مرور۔ تمہارے ہاتھ پاؤں ٹھیک ہو جائیں گے

آینو خید کرینے۔(۴) آج پسینہ نکلا ہے۔

---

(۱) لیچ نے یہاں "گد" کو "کپڑوں" کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اس جملے کے معنی "Is there any good cloth produced in that village?" یعنی "کیا اس گاؤں میں کوئی اچھا سا کپڑا بنایا جاتا ہے"۔ کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "انت؟ دا خلق / شہر ٹی جوانو پچ جوڑ کیرہ" بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے (I ase thān as viat halev) "ای اسہ تھان ئس ویت ہلیو"

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Hake them to Khorasan to sell" یعنی "میں ان کو بیچنے کیلئے خراسان لے جاؤں گا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "ای داتے بہا کننگ کہ خراسان آ کاوہ" بولا جاتا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Today you are perspiring" یعنی "آج تو آپ پسینہ پسینہ ہوئے جا رہے ہیں" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "اینو تو نے بھاز خید کننگ ئی ءِ" کہا جاتا ہے۔

داشہتوُ تاک اِراتُو آن گُڈ بِسرہ۔	یہ شہتوت دو ماہ میں پک جائیں گے۔
اِی سیوھن اِسکا کاوہ پِیر نا	میں پیر کی زیارت کیلئے سیوھن
زِیارت آءِ پیڑی نا۔ محنت آخدرءِ؟	جاؤں گا، کشتی کا کرایہ کتنا ہے؟۔
داہیتے بنگنُٹ۔	میں نے یہ بات سن لی تھی۔
داپھلءِ گند گشہ۔	اس پھول کو سونگھیں۔
داہچانا۔	وہ چھینکا۔
صاحب کنے کُلہ ہلکنے (۱)	جناب مجھے زکام ہو گیا ہے
رکیش کرینے (۲)	ناک بہہ رہا ہے۔
کُکڑاتے تینا جھلہ ننا	اپنے مرغیوں کو روکو ہمارے اناج
غلہ غاتے کُنگوُ (۳)	کو کھا گئے
اِرا روپئی کنے آن خواہا (۴)	مجھ سے دو روپے مانگے۔

(۱) لیچ نے ,,ہلکنے،، کی جگہ ,, کلکنے،،(kalkune) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ,,کیش،، کی جگہ ,,کیشد،،(Keshad) لکھاہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Catch that bird, it has eaten all my grain" یعنی ,,اس پرندے کو پکڑیں، اس نے میرا سارا اناج کھایا ہے،، کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ,داچک ءِ ہل، داکنا مچا غلہ غاتے کُنگے،، بولا جاتا ہے۔

(۴) لیچ نے خواہا،، کی جگہ,, خوایا،،(Khwāya) لکھا ہے۔

تینا پُٹاتے شوُلہ بَلن مَسُنو۔(۱) اپنے بال کاٹو، بڑھ گئے ہیں۔

(۱) لیچ نے ,, پٹاتے ،، کی جگہ ,, غاٹینے ،، (Ghatine) لکھا ہے۔

پہلا لوک گیت☆

مارو لعل

گوری مریوہ اُومار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بَریوہ اوچنکا مار جوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے
پاسَہ برینہ اُومار اُو لعل	وعدہ وصل اے کمسن اے لعل ناب
پاسَہ بَفیسہ اُومار اُو لعل	وعدہ وصل لیکن وفا نہیں اے لعل ناب
گوری مَریوہ اُومار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بریوہ اُوچنکا جُوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے
بَریسہ بَفیسہ اُوچُنکاوَرنا	امید وصل ہے یا نہیں اے نوخیز جوان
بامبائے سَلیسَہ اُو گلِ لالہ	بالائے بام ایستادہ نہ ہو گل لالہ
گوری مَریوہ اُومار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بَریوَہ اُوچنکا جُوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے
بلَہ خَنوئے نے اُوچُنکاوَرنا	اے نوخیز جوان کٹتی تمہیں دیکھ لے گی
تیناکروئے نے گل سوسن	سوسن تجھے ہتھیالے گی
گوری مَریوہ اُومار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بریوہ اُوچنکا جُوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے

☆ تفصیل کیلئے دیکھئے ,,مقدمہ،، صفحہ ۴۰ تا ۴۳ تک۔

دوسرا لوک گیت☆

نَے دِیرایتہِ

اُوزیبو نے دیرایتے	اے حسینہ پلادے ہمیں پانی
نادِیک ہَمنیو نے دیرایتے	شیرین ہے تیرے ہاتھوں کا پانی پلادے
گودی گِدان نانے دیرایتے	ملکہ گدان کی پلادے ہمیں پانی
نادِیک پُدینو نے دیرایتے	خنک ہے تیرے ہاتھوں کا پلادے ہمیں پانی
اُومار نادان نے دیرایتے	البیلا جوان پلادے ہمیں پانی
نااللہ نِگہبان نے دیرایتے	اللہ تیرا نگہبان پلادے ہمیں پانی
گودی گدان نانے دیرایتے	ملکہ گدان کی پلادے ہمیں پانی
پھُل اُس اُرانا نے دیرایتے	گل شبستان پلادے ہمیں پانی
بسمہ داسا نے دیرایتے	بس کربانکی ادا پلادے ہمیں پانی
کَیو نے دِلاسہ نے دیرایتے	دوں تمہیں دلاسہ پلادے ہمیں پانی
چلوَ نادو آٹے نے دیرایتے	ہاتھوں میں مندری تیرے پلادے ہمیں پانی

☆ تفصیل کیلئے دیکھئے ,,مقدمہ،، صفحہ ۴۳ تا ۴۶ تک۔

جائزہ نادُو آٹے ننے دیرایتے
وعدہ وصل میں ڈھیل تیرے پلادے
ہمیں پانی

دِیریک دِیر آٹو ننے دیرایتے
مجھولیاں پنگھٹ پر پلادے ہمیں پانی

سُوالیک پیر آٹو ننے دیرایتے
عقیدت مند آستانہ ء پیر پر پلادے
ہمیں پانی

کُنپہ پتاسہ ننے دیرایتے
بتاشا نہ کھا پلادے ہمیں پانی

نوشکل ءَ کاسہ ننے دیرایتے
نوشکی جانا تیرا پلادے ہمیں پانی

دِیر دِیر کینہ ننے دیرایتے
پکارتے ہیں ہم پانی پانی پلادے ہمیں پانی

اُزدِیر کینہ ننے دیرایتے
پیاس سے نڈھال ہم پلادے ہمیں پانی

خنک ناخُماری ننے دیرایتے
تیری آنکھوں میں خمار پلادے ہمیں پانی

شیرین اَناری ننے دیرایتے
سرخ مثل انار پلادے ہمیں پانی

چَلو نازَرے ننے دیرایتے
تیری مندری سنہری پلادے ہمیں پانی

بے شلی ناگرَے ننے دیرایتے
بے اولاد کی اُبھاگی پلادے ہمیں پانی

نادُوک ہمینو ننے دیرایتے
شیرین ہاتھوں سے پلادے ہمیں پانی

نادُوک پُدینو ننے دیرایتے
خنک ہاتھوں سے پلادے ہمیں پانی

خُولم ناخَسیلے ننے دیرایتے
گندم خوید ہے پلادے ہمیں پانی

یار نا اَصیلے ننے دیرایتے
عاشق نجیب ہے پلادے ہمیں پانی

پُر کہ تاسے ننے دیرایتے
بھر دے پیالہ پانی کا پلادے ہمیں پانی

نیم شف ناپاس ءنے دیر ایتے	وقت ہے نیم شب کا پلادے ہمیں پانی
اِسپُست وَ مُوڑہ نے دیر ایتے	لُو سرن اور خشک لُو سرن پلادے ہمیں پانی
سَکِیپہ نی جوڑہ نے دیر ایتے	ہمراہ رقیب نہ ہو جانِ من پلادے ہمیں پانی

چار دوست☆

ایک دفعہ چار دوست سفر پر روانہ ہوئے ۔ ایک تھا بڑھئی، دوسرا سنار، تیسرا درزی اور چوتھا فقیر۔ ان کے ساتھ کچھ ضرورت کی اشیاء بھی تھیں۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ وہ رات کو بہت ہی ویران جگہ پر پہنچ گئے۔ جہاں خوف ہی خوف چھایا ہوا تھا، جب اندھیرا چھانے لگا تو انہوں نے لکڑیاں جمع کر کے چولہا جلایا اور ضرورت کے مطابق کھانا پکا کر کھا لیا۔ کھانے کے بعد انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ ایک آدمی باری باری پہرا دے تاکہ رات بخیریت گذر جائے۔ لہذا طے یہ ہوا کہ تین آدمی سوجائیں، جبکہ چوتھا آدمی پہرا دے۔ بڑھئی نے کہا کہ سب سے پہلے میں ہی پہرا دوں گا۔ اس پر سب نے ہاں کہی اور سو گئے۔ بڑھئی نے سوچا کہ پہرا بھی دیتا رہوں اور کوئی نہ کوئی کام بھی کرتا رہوں تاکہ وقت اچھی طرح گذر جائے۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اسے ایک موٹی لکڑی نظر آئی۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ اس لکڑی میں سے کوئی چیز بنائی جائے۔ کچھ دیر بعد اس نے لکڑی سے ایک عورت بنا ڈالی۔ جب اس کی باری ختم ہوئی تو وہ سوگیا اور سنار پہرہ دینے لگا۔

☆دیکھئے تفصیل کیلئے ,,مقدمہ،، صفحہ ۴۶ تا ۴۸۔

سنار نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اچانک اس کی نظر لکڑی سے بنی ہوئی عورت پر پڑی۔ وہ بہت ہی حیران ہوا اور خوش بھی ہوا۔ اس نے سوچا کہ میرے بڑھئی دوست نے یہ عورت لکڑی سے بنائی ہے، کیوں نہ میں بھی زیورات بناکر اس عورت کو پہناؤں۔ اس نے اپنے تھیلے سے زیورات بنانے کے اوزار نکالے اور کچھ ہی دیر بعد سونے کا ہار ,بالیاں، کنگن اور دوسرے زیور تیار کر ڈالے اور اس عورت کو پہنا دیئے۔ اس کے بعد درزی کے پہرے کی باری آئی۔ اس نے دیکھا کہ قریب ہی لکڑی سے بنی ہوئی عورت موجود ہے اور اس نے زیور بھی پہنے ہوئے ہے۔ بہتر ہوگا کہ اب میں اسے کپڑے سی کر پہناؤں اور کچھ ہی دیر بعد اس نے عورت کیلئے ایک خوبصورت لباس سی ڈالا۔ اپنی باری ختم ہونے سے پہلے اس نے عورت کو کپڑے پہنائے اور اسے مکمل کردیا۔

اب فقیر جاگ اٹھا۔ اس نے نظر پھیرا کر اِدھر اُدھر دیکھا تو اسے لکڑی سے بنی ہوئی عورت نظر آئی۔ اس نے حیران ہوکر کہا کہ یا خدا اتنی خوبصورت عورت! لیکن افسوس کہ اس میں جان نہیں،،۔ پھر اس نے دعا مانگ کر کہا ,,او میرے خدا! میں آپ کا بہت شکر گذار رہوں گا، اگر تم اس عورت میں جان ڈالو گے،،۔ مہربان خدا نے اس کی دعا سن لی اور پھر ایک حرکت کرتی ہوئی خوبصورت عورت اس کے سامنے تھی۔

جب صبح ہوئی تو سارے مسافر دوست جاگ گئے۔ عورت کو

زندہ دیکھا تو سب نے دعویٰ کیا کہ ہماری ہے۔ بڑھئی نے کہا کہ یہ عورت میری ہی ہے، کیونکہ میں نے ہی اسے لکڑی سے بنایا تھا۔ سنار نے کہا کہ یہ عورت صرف اور صرف میری ہی ہو سکتی ہے کیونکہ زیور بنا کر میں ہی اسے خوبصورت بنایا تھا۔ درزی نے کہا کہ تم سارے پاگل ہو، یہ عورت صرف میری ہی ہے میں نے کپڑے سی کر اسے پہنائے ہیں۔ اس پر صرف میرا ہی حق بنتا ہے۔ فقیر نے کہا کہ اس عورت پر تو صرف میرا ہی دعویٰ چل سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے خدا سے دعا مانگ کر اس میں جان ڈلوائی ہے۔

اس طرح چاروں دوست عورت پر لڑنا شروع ہوئے۔ اس پر ایک دوست نے کہا کہ عورت کو لے کر شاہی راستے پر چلتے ہیں اگر راستے میں کوئی مسلمان مل جائے تو ہم اس سے اس معاملے کا فیصلہ کروائیں گے۔ چاروں مسافر دوست اس بات پر متفق ہوئے اور شاہی راستے پر چلنے لگے۔ کچھ ہی دور گئے تھے کہ ان کو ایک نوجوان وہاں سے گذرتا ہوا دکھائی دیا۔ ان میں سے ایک دوست نے اسے پکار کر کہا ,,بھائی صاحب! زرا رکیئے تو صحیح۔ خدا کے واسطے ہمارا فیصلہ تو کرتے جایئے،، نوجوان رک گیا اور ان چاروں دوستوں نے اپنے اپنے دلائل دیئے۔ اس پر نوجوان نے کہا کہ ,,یا خدا! تیرا شکر ہے کہ تم نے میری بیوی واپس لوٹائی ہے۔ کئی برس پہلے وہ مجھ سے بھاگ گئی تھی اس کے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا، لیکن اب تم بتاؤ کہ میری بیوی تو آگئی ہے پر میرا

کہاں ہے؟،، یہ سن کر چاروں مسافر دوست حقہ بقہ رہ گئے اور اس نوجوان سے لڑنے لگے۔ بہر حال طے یہ پایا کہ شہر کے کوتوال کے پاس جاکر فیصلہ کروالیا جائے۔ اس طرح وہ کوتوال کے پاس پہنچ گئے اور اسے درخواست کی کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ کوتوال نے ان کی باتیں سن کر ان سے کہا کہ ,,عورت کہاں ہے؟،، جب ان کو عورت دکھائی گئی تو اس نے فوراً کہا ,,گدھو! یہ تو میری بھابھی ہے۔ یہ ایک دن کسی بزرگ کی مزار پر میرے بھائی کے ساتھ گئی تھی اور اس نے میرے بھائی کو قتل کر ڈالا تھا۔ اب تم لوگوں نے عورت کو یہاں پہنچایا ہے لیکن میرے بھائی کی لاش کہاں ہے؟،، پانچوں دعویدار بہت ہی پریشان ہو گئے کوتوال نے ان کی اچھی خاصی پٹائی کی اور کہا کہ ,,گدھو! میری نظر سے چلے جاؤ ورنہ میں تمہیں بادشاہ کے پاس لے چلوں گا۔ اور تمہیں گدھے کے پیٹ میں ڈلواؤں گا۔،، اس پر ان پانچوں میں سے ایک نے کہا کہ ,,بہتر ہے کہ تم ہمیں بادشاہ کے پاس لے چلو وہی ہمارا فیصلہ کرے گا،، جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچے تو بادشاہ نے ان سے ان کے ہاں آنے کی وجہ پوچھی۔ سب نے اس عورت پر دعویٰ کیا۔ جب کوتوال کی باری آئی تو اس نے بادشاہ کو بتایا کہ ,,یہ عورت میرے بھائی کی بیوی ہے وہ ایک بزرگ کے مزار پر میرے بھائی کے ساتھ گئی تھی۔ ان لوگوں نے میرے بھائی کو قتل کیا اور اب اس عورت پر لڑ رہے ہیں۔ آج میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ یہ پانچوں لوگ میرے پاس

اس عورت کا فیصلہ کروانے آئے، میں نے فوراً ہی اپنی بھابھی کو پہچان لیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ اسے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ لیکن ان میں سے ہر کوئی بضد تھا کہ عورت اس کی ہے۔ لہٰذا ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ سے انصاف کروایا جائے،، کوتوال نے عورت کو آگے آنے کو کہا اور جب بادشاہ نے عورت کو دیکھا تو چلا کر کہا کہ ,,کمینو! یہ میری لونڈی ہے اور میرے خزانے کی چابیاں اس کے پاس ہوتی ہیں۔ یہ جو اس نے زیور پہنے ہوئے ہیں۔ یہ سارے اس نے ہم سے ہی چرائے ہیں اور بھاگ گئی ہے۔ شکر یہ ہے کہ وہ یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ اب تم یہاں سے رفوچکر ہوجاؤ کیونکہ یہ میری ہی ملکیت ہے،، یہ سن کر پانچوں دعویدار پریشان اور خوفزدہ ہوگئے، بادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے کہا کہ ,,ان پانچوں کو ایک بڑے گدھے کا پیٹ چیر کر ڈلوادو تاکہ یہ گدھے کے پیٹ ہی میں مر کھپ جائیں،،!

لہٰذا ایسا ہی کیا گیا اور کچھ ہی دنوں بعد وہ عورت بادشاہ کی بیوی بن گئی۔

دوسری لوک کہانی

مُلا منصور☆

کسی ملک کے دارالحکومت میں ایک آدمی رہتا تھا۔ جسے مُلا منصور نامی ایک بیٹا بھی تھا۔ منصور جب سات برس کا ہوا تو اس کے والدین انتقال کر گئے۔ لہٰذا بچپن میں ہی منصور کو شہر کے قاضی کے ہاں گھوڑوں کے رکھوال کے طور پر ملازمت کرنی پڑی۔ ایک دفعہ قاضی، منصور سے بہت ناراض ہوگئے اور اسے خوب پیٹا۔ اس لئے منصور نے قاضی کے ہاں ملازمت چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر قاضی نے اسے سمجھایا ''لڑکے! یہاں سے مت جاؤ، بھوکوں مر جاؤ گے،، اس پر منصور نے جواب دیا ''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، رزق دینے والا تو خدا ہے۔ وہ مجھے کبھی بھی بھوکا نہیں رکھے گا۔ وہ بہت مہربان ہے،، یہ کہتے ہوئے منصور نے اپنا سامان اٹھایا اور شہر سے باہر نکل آیا۔ وہ راستہ پر جارہا تھا کہ اچانک اسے ایک بوڑھا نظر آیا۔ اس نے منصور سے پوچھا ''بیٹا! کیا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں؟،، منصور نے جواباً کہا ''ہاں بابا! کیوں نہیں آیئے! ساتھ چلتے ہیں،، اور اس طرح پیدل چلتے چلتے وہ اس بوڑھے

☆دیکھئے تفصیل کیلئے ''مقدمہ،، صفحہ ۴۸ اور ۴۹۔

کے شہر میں پہنچ گئے۔ بوڑھا آدمی اسے اپنے گھر لے گیا جہاں اس کی بڑی خاطر تواضع کی گئی۔ بوڑھے کو ایک بیٹی بھی تھی اور وہ بڑی ہی خوبصورت جوان لڑکی تھی۔ رات باتوں باتوں میں گذر گئی اور دن نکل آیا۔ لڑکی، منصور پر فدا ہوچکی تھی۔ وہ اسے پسند آگیا تھا، ایک دن لڑکی نے ہمت کرکے اپنے بوڑھے والد سے کہہ ہی دیا "ابا جان! میں منصور سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ نے میری خواہش پوری نہ کی تو میں اپنے آپ کو جان سے مار ڈالوں گی" بوڑھے نے کہا "توبہ توبہ! یہ تم کیا کہہ رہی ہو لڑکی!؟" لڑکی نے فوراً کہا "نہیں بابا! میں شادی کروں گی تو صرف اس لڑکے سے!"۔

لہٰذا بوڑھے والد مان ہی گئے کیوں کہ وہ اس کی اکیلی بیٹی تھی اور اس طرح منصور اور اس لڑکی کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوگئی۔ ایک دن منصور نے اپنی بیوی سے کہا "بہتر ہے کہ ہم اپنے شہر چلیں" بیوی نے جواب دیا "مجھے کیا اعتراض! ضرور چلیں" پھر انہوں نے اپنا سامان باندھا اور اپنے شہر چلے آئے۔ سارے شہر میں یہ بات پھیل گئی کہ مُلا منصور نے ایک خوبصورت لڑکی سے شادی کردی ہے۔ یہ بات شہر کے بااثر لوگوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔

ایک دن شہر کے قاضی (جس کے بارے میں منصور نے اپنی بیوی کو تفصیل سے بتا دیا تھا) نے اپنے ملازم کے ذریعے منصور کی بیوی کو کہلوا بھیجا، "تم مجھ سے دوستی کرلو!" منصور کی بیوی نے کہاں "کیوں

نہیں!،، قاضی صاحب سے جاکر کہئے گا کہ وہ آج شام کو غریب خانے پر ضرور تشریف لائیں۔ مجھے ان سے مل کر بڑی خوشی ہوگی،،

بادشاہ نے بھی اپنا ملازم بھیجا، جس نے آکر منصور کی بیوی کو کہا ,,بادشاہ سلامت آپ سے دوستی کرنا چاہتے ہیں،، منصور کی بیوی نے فوراً کہا ,,کیوں نہیں! خدا بادشاہ سلامت کو اپنی امان میں رکھے، ان کو میرے بہت بہت سلام کہئے گا اور ان سے عرض کیجئے گا کہ وہ غریب خانے پر آج شام ضرور تشریف لائیں،،

بادشاہ کے وزیر نے بھی منصور کی بیوی کی بڑی تعریفیں سنی تھیں۔ لہٰذا اس نے اپنی ملازمہ کے ذریعے یہ پیغام کہلوا بھیجا کہ ,,مجھ سے دوستی کرلو! تم مجھے بے حد پسند ہو،، یہ سن کر منصور کی بیوی نے کہا ,,سر آنکھوں پر! مجھے وزیر کی دوستی قبول ہے۔ ان سے کہئے گا کہ وہ آج شام کو میرے ہاں تشریف لائیں،،

شہر کے وکیل نے بھی پیغام بھجوایا، منصور کی بیوی نے کہا ,,وکیل کی دوستی مجھے قبول ہے، ان سے کہئے گا کہ وہ آج شام کو میرے ہاں تشریف لائیں،،

منصور کی بیوی نے یہ سب کچھ اپنے شوہر کو بتادیا۔ اس پر شوہر نے کہا ,,تم بااختیار ہو! تم جو مناسب سمجھو کرلو،، بیوی نے کہا ,,میں شام کو ان لوگوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلوں گی۔ تم بس دیکھتے جانا،،۔

شام ہوچکی تھی، منصور کی بیوی ایک گھڑا لے آئی اور اسے پانی سے بھر کر ڈھانپ دیا اسی وقت قاضی صاحب اندر داخل ہوئے منصور کی بیوی نے اسے خوش آمدید کہا اور ایک طرف بٹھایا۔ قاضی بیٹھ گیا اور اپنے رومال سے ایک سو روپے نکال کر منصور کی بیوی کو دے دیئے۔

تھوڑے ہی دیر بعد بادشاہ آتے دکھائی دیئے۔ قاضی صاحب بادشاہ کو آتے دیکھ کر خوفزدہ ہوگئے „کیا ہوا قاضی صاحب!؟،، جواباً قاضی صاحب نے کہا „بادشاہ سلامت آرہے ہیں،، منصور کی بیوی نے کہا „کوئی بات نہیں، آپ گھبرائیں مت، ایسا کریں کہ وہ سامنے آٹے کی چکی پڑی ہے۔ اپنے آپ کو اس چادر میں ڈھانپ کر چکی پیستے رہیں بادشاہ چلے جائیں گے تو میں آپ کو بلاؤں گی،،

اور اسی وقت بادشاہ گھر میں داخل ہوئے اور سلام کیا۔ منصور کی بیوی بڑی خوش ہوئی۔ „یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں،، بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا „کوئی بات نہیں،، یہ کہتے ہوئے بادشاہ نے اپنے رومال سے دو ہزار روپے نکال کر اس کے حوالے کردیئے۔ اس نے یہ رقم لیکر ایک طرف رکھدی۔ کچھ دیر بعد بادشاہ نے کہا „آیئے! ہم کچھ دیر علیحدگی میں بیٹھیں اور تفریح طبع کا سامان کریں،، اس پر منصور کی بیوی نے کہا „میں نے آپ کیلئے کچھ چاول پکائے ہیں، انہیں کھا کر آپ تازہ دم ہوجائیں گے،، بادشاہ نے

خوش ہوتے ہوئے کہا ,,ہاں ہاں ضرور! آپ کے چاول کھا کر میں بہت خوش ہوں گا،،۔

تھوڑی دیر بعد کسی کے آنے کی آواز آئی۔ منصور کی بیوی فوراً باہر نکل آئی۔ دیکھا تو وزیر صاحب سامنے کھڑے تھے۔ اس نے فوراً کہا ,,میں آپ کے گھر آنا چاہتا ہوں،، اس پر منصور کی بیوی نے کہا ,,بادشاہ سلامت اندر تشریف رکھتے ہیں آپ زرا انتظار کریں،، وزیر نے پوچھا ,,تو پھر میں واپس چلا جاؤں،، منصور کی بیوی نے کہا ,,نہیں نہیں! میں آپ کو گھر لے چلتی ہوں بس ایک منٹ، میں ابھی آئی،، یہ کہہ کر وہ اندر چلی آئی اور بڑی بوری لے کر وزیر صاحب کے پاس چلی آئی،، آپ اس میں آرام سے بیٹھ جائیں،، وزیر اس کے اندر جاکر بیٹھ گئے۔ اور پھر وہ اس بوری کو گھسیٹتے ہوئے اندر لے آئی۔ بادشاہ نے پوچھا ,,اس میں کیاہے ؟،، جواب ملا ,,اناج ہے،،

اتنی دیر میں باہر کسی کے آنے کی آواز آئی۔ بادشاہ سہم گئے اور کہا ,,غالبًا کوئی آگیا ہے،، وہ باہر آئی تو وکیل صاحب سامنے کھڑے تھے وکیل نے پوچھا ,,میں آپ کے ساتھ اندر چلوں ؟،، منصور کی بیوی نے کہا ,,بادشاہ سلامت اندر تشریف رکھتے ہیں ایسا کریں کہ یہ رسی اپنے گلے میں باندھیں اور ہاتھ اور پاؤں کے بل میرے پیچھے پیچھے چلتے آئیں۔ وہ سمجھیں گے کہ یہ گائے کا بچھڑا ہے۔ میں آپ کو گائے کے باڑے میں لے چلوں گی۔ آپ وہیں بادشاہ سلامت کے جانے تک بیٹھے رہیں،،

منصور کی بیوی نے ایسا ہی کیا اور وکیل کو گائے کے باڑے میں لے گئی اور باہر سے تالا لگا کر چھت پر اپنے شوہر کے پاس چلی گئی۔

کچھ دیر بعد بادشاہ نے آواز دی ,,او لڑکی مجھے پیاس لگی ہے۔ مجھے پانی تو پلادیں،، قاضی صاحب جو کہ قریب ہی چکی پیس رہا تھا نے بھی کہا ,,او لڑکی میں تھک گیا ہوں، میں سامنے رکھی ہوئی بوری میں پڑے ہوئے اناج کو نہیں پیس سکوں گا،،

بادشاہ نے چونک کر پوچھا ,,تم قاضی تو نہیں؟،، ,,جی ہاں! میں ہی قاضی ہوں،، قاضی نے چادر ہٹاتے ہوئے کہا۔ اس پر بادشاہ نے کہا ,,قاضی صاحب آیئے میرے پاس بیٹھ جائیں! بھلا کیا حال احوال ہے؟،،

قاضی نے جواباً کہا ,,حال احوال یہ ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں،، اس اثناء میں لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ چھت سے نیچے آئی اور پھر دونوں نے بادشاہ کو سلام کیا۔ لڑکی نے کہا ,,بادشاہ سلامت آپ اور قاضی صاحب کی حالت تو بری ہوچکی ہے۔ اب وزیر صاحب اور وکیل صاحب کی حالت بھی دیکھیے،، یہ لوگ کہاں ہیں؟،، بادشاہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

,,ابھی دکھاتی ہوں، میرے ساتھ آئیں،، لڑکی نے کہا۔

اسی ہی لمحے بوری کا منہ کھولا گیا تو وزیر صاحب برآمد ہوئے۔ اس پر بادشاہ نے پوچھا ,,کیا حال احوال ہے وزیر صاحب؟،، وزیر شرمندہ

ہوگئے اور کہا ,,آپ کی حالت تو اچھی ہے لیکن بوری میں شام سے پڑے پڑے میرا برا حال ہوگیا ہے،،

پھر وہ سارے لوگ باڑے کے پاس آگئے۔ بادشاہ نے پوچھا ,,وکیل صاحب کہاں ہیں؟،، لڑکی نے کہا ,,بادشاہ سلامت! دروازہ کھولیئے،، دروازہ کھولا تو وکیل صاحب رسی سے گائے کے ساتھ بندھے پڑے ہوئے تھے اور وہ گوبروں سے لت پت ہوگئے تھے۔

یہ دیکھ کر بادشاہ بہت شرمندہ ہوئے اور کان پکڑ کر کہا ,,توبہ توبہ! تم میری بہن ہو، میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کرونگا۔ اب میں چلتا ہوں،، اس طرح قاضی، وزیر اور وکیل نے بھی اس کو اپنی بہن کہا اور پھر شرمندہ ہوکر اپنی اپنی راہ لی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد ملا منصور کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب وہ بچہ سات برس کا ہوا تو اسے قاضی کے ہاں تعلیم کیلئے بٹھایا گیا۔ ایک دفعہ منصور کی بیوی نے اپنے بیٹے کو قاضی کیلئے سلام دیئے۔ لڑکے نے قاضی صاحب سے کہا ,,جناب! ماں جی نے آپ کیلئے سلام بھیجے ہیں،، اس پر قاضی نے کہا ,,کیا آپ کی ماں کا آٹا ختم ہوچکا ہے؟،، لڑکے نے کہا ,,مجھے کیا پتہ جناب! یہ خود آپ ای سے پوچھیں،،

قاضی کی نیت پھر سے خراب ہوگئی اور اس نے فوراً اپنی ملازمہ کو منصور کی بیوی کے پاس بھیجا۔ منصور کی بیوی نے کہا ,,قاضی صاحب کو سلام کہئے گا اور ان سے درخواست کیجئے گا کہ برائے مہربانی آج

رات میرے پاس گذاریں،، ملازمہ کی زبانی یہ پیغام سن کر قاضی بہت خوش ہوئے۔

بیوی نے منصور سے کہا ,,آج رات ایک تماشہ کر رہی ہوں۔ لہٰذا وہ آج رات چھت پر جاکر سوجائیں اور یہ گھنٹیاں قاضی صاحب کے آنے کے تھوڑی دیر بعد بجائیں،،

شام ہوئی تو قاضی صاحب نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ منصور کی بیوی نے فوراً دروازے کی طرف بھاگی اور قاضی صاحب کو اندر گھر میں لے آئی۔ قاضی صاحب نے آتے ہی ایک سو روپے رومال سے نکال کر منصور کی بیوی کو دے دیئے۔ اتنے میں گھنٹیاں بجنے کی آواز قاضی صاحب کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ بہت پریشان ہوگئے اور پوچھا ,,یہ کیا ہے ؟،، منصور کی بیوی نے بھی مصنوعی پریشانی دکھائی اور کہا ,,قاضی صاحب! اب تو مارے گئے۔ میرے شوہر بہت سخت آدمی ہیں۔ اگر انہوں نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو پھر ہم دونوں کو جان سے مار ڈالے گا،،

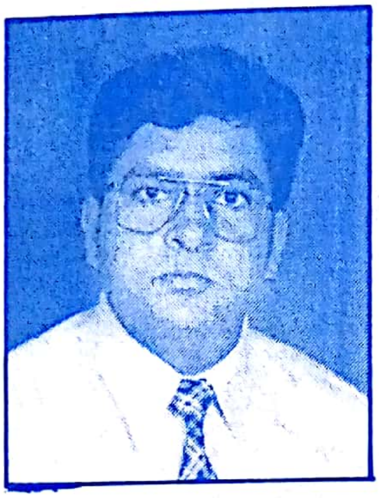
قاضی صاحب نے ہانپتے ہوئے کہا ,,تو پھر اب کیا کیا جائے،، منصور کی بیوی نے کہا ,,ایسا ہے کہ آپ صندوق میں چھپ جائیں۔ میں صندوق کا ڈھکنا بند کئے دیتی ہوں،، اور پھر منصور کی بیوی نے صندوق کو تالا لگایا اور خود چھت پر شوہر کے پاس چلی گئی۔

صبح سویرے منصور کی بیوی نے دھاڑیں مارنا شروع کردیں، اس پر اڑوس پڑوس کے لوگ جمع ہوگئے اور اس ماتم کی وجہ پوچھی

منصور کی بیوی نے بتایا کہ ,,کل اس کے شوہز اس کی ماں سے ملنے اس کے گاؤں گئے تھے، لیکن وہ فوت ہو چکی تھیں اور اب وہ ان کی لاش صندوق میں لے کر آیا ہے۔ تاکہ ان کو یہاں دفنایا جائے۔

کچھ لوگوں نے قبرستان جاکر اس کی قبر بھی کھود ڈالی۔ بادشاہ سلامت بھی وہاں آگئے تھے تاکہ وہ منہ بولی بہن کی ماں کے جنازے میں شرکت کر سکے۔ جب نہلانے کیلئے صندوق کھولی گئی تو اس سے قاضی صاحب بر آمد ہوئے۔ بادشاہ نے یہ دیکھا تو آگ بگولہ ہوگئے اور قاضی سے کہا ,,گدھے! شرم آنی چاہئے تمہیں! اپنی منہ بولی بہن سے شرارتیں کرنے سے باز نہیں آئے تم؟،،

قاضی بہت شرمندہ ہوگئے۔ جب لوگوں کو پتہ چل گیا کہ قصہ کیا تھا تو سارے اپنے اپنے گھروں کو لوٹے۔



غلام مصطفیٰ سولنگی اپنی ذات میں ایک ادارے کی مانند ہیں۔ وہ باہمت، باصلاحیت اور جفاکش نوجوان ہیں۔ ان کی شخصیت کے کئی حوالے ہیں۔ ایک عالم، ادیب، شاعر اور مترجم ہونے کے ساتھ ایک انسان دوست اور وسیع مطالعے کے مالک ہیں۔ ان کا نظریہ ,,علم،، ہے۔ وہ دھرتی سے کمیٹیڈ اور آل راؤنڈر لکھاری ہیں۔ بچوں، بڑوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کیلئے سندھی، اردو اور انگریزی میں ادب تخلیق کرنا ان کا خاص شعار رہا ہے۔ ان کی تخلیقات ملک کے نامور رسائل اور اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

غلام مصطفیٰ سولنگی شکارپور ضلع کی تحصیل گڑھی یاسین کے ایک چھوٹے سے گاؤں ,,سہتا شریف،، میں یکم اگست ۱۹۷۱ء کو غلام حیدر سولنگی کے گھر میں پیدا ہوئے۔ ایک ایسا گاؤں جہاں تعلیم کا فقدان اور جہالت کا عروج ہو، غلط سماجی رسومات کی بُہتات، شعور کی کمی اور ظلم و ستم کا بول بالا ہو، ایسے ماحول میں غلام مصطفیٰ سولنگی جیسے نوجوان کا پیدا ہونا، گندے پانی میں کنول کی مانند ہے۔ پرائمری سے لے کر گریجوئیٹ تک اپنے ہی ضلع کے اسکولز اور کالجز میں پڑھے ہیں۔ بعد میں قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے بین الاقوامی تعلقات میں M.Sc فرسٹ کلاس میں کیا۔ کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم ہونے کے ساتھ، بچوں کے رسالے ,,گلوا،، (شکارپور) کے اسسٹنٹ ایڈیٹر اور قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے میگزین ,,مہران موج،، کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔ ہر اچھے کام کی ابتداء اپنے ہی گھر سے کرنی چاہیئے کی مصداق انہوں نے اپنی بہن شبانہ سولنگی کو خود گھر میں پڑھاکر تعلیم یافتہ اور ادیبہ بنا دیا ہے، جس کی بدولت آج وہ بھی سندھی ادب میں خواتین ادیباؤں میں شمار ہوتی ہیں اور بہت سی کتابوں کی مترجم بھی ہیں۔ یہ سارا کریڈٹ غلام مصطفیٰ سولنگی کو جاتا ہے۔ یہ کتاب ,,براہوئی گرامر،، بھی ان کی علمی اور تحقیقی معیار کو عیاں کرتی ہے۔ ایک عالم اور ادیب میں جو خوبیاں ہونا لازمی ہیں، وہ ماشاء اللہ اِس نوجوان میں پائی جاتی ہیں۔ ہماری دعاہے کہ وہ لکھتے رہیں اور ادب کو مالامال کرتے رہیں۔

امام راشدی

پیر جو گوٹھ۔ نئوں ڈیرو